28
تفہیم السنۃ
کتاب الکبائر و الصغائر
کبیرہ اور صغیرہ
گناہوں کا بیان
www.KitaboSnnat.com
محمد اقبال کیلانی
حدیث پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

28

تفہیم السنۃ

کتاب الکبائر و الصغائر

کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کا بیان

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

نام کتاب .... کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کا بیان

مؤلف .... محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

اہتمام .... خالد محمود کیلانی

طابع .... ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ .... ہارون الرشید کیلانی

ناشر .... حدیث پبلیکیشنز ٥ لاہور

قیمت ....

ملنے کا پتہ

حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ ◉ لاہور ◉ پاکستان

☎ 0423-7232808 - 0300-4903927

E-Mail : hadithpublications@yahoo.com

: haroonkailani@gmail.com

: harunkailani@hotmail.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

یَـــا عِـــبَادِیْ!

اے میرے بندو!

”اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاالَّیْلِ وَالنَّھَارِ،
فَاسْتَغْفِرُوْنِی اَغْفِرْلَکُمْ“

”تم رات دن گناہ کرتے ہو، مجھ سے معافی مانگو، میں تمھیں معاف فرمادوں گا۔“ (مسلم)

☆ حمد صرف اس اللہ عزّ وجل کے لئے، جو اپنی الوہیت، ربوبیت اور صفات میں تنہا اور بے مثال ہے۔

☆ حمد صرف اس اللہ عزّ وجل کے لئے، جو رب ہے عرش عظیم کا، جو رب ہے بیت العتیق کا، جو رب ہے مشرق ومغرب کا، جو رب ہے زمین وآسمان کا اور رب ہے سارے جہانوں کا۔

☆ حمد صرف اس اللہ عزّ وجل کے لئے جو اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

☆ حمد صرف اس اللہ عزّ وجل کے لئے جس نے توبہ کا دروازہ موت تک کھلا رکھا ہے۔

- اور......درود وسلام ان پر، جو اللہ کے رسول ﷺ، اللہ کے حبیب ﷺ اور اللہ کے خلیل ﷺ بن کر آئے۔
- اور......درود وسلام ان پر، جو رؤف ورحیم اور بشیر ونذیر بن کر آئے۔
- اور......درود وسلام ان پر جنہوں نے ہمیں آگاہ فرمایا

"تم سب کے سب گنہگار ہو اور دن رات گناہ کرتے رہتے ہو۔"

پس......اے ہوش وگوش رکھنے والو!

بصیرت اور بصارت رکھنے والو!

اور دانش وبینش رکھنے والو!

ذرا غور تو کرو! ہم کس کس طرح دن رات گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں!

- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم عادت کے طور پر کرتے ہیں؟
- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم لاعلمی کی وجہ سے کرتے ہیں؟
- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم جانتے بوجھتے کرتے ہیں؟
- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم تنہائی کی وجہ سے کرتے ہیں؟
- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم مجبوری کے بہانے کرتے ہیں؟
- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم اپنی اولاد کا مستقبل سنوارنے کی خاطر کرتے ہیں؟
- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم اپنی ناک اونچی رکھنے کیلئے کرتے ہیں؟
- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم ترقی پسندی اور روشن خیالی کے نام پر کرتے ہیں؟
- کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم نیکی کی اشاعت اور نیکی کی تبلیغ کے

نام پر کرتے ہیں؟

- ☆ کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم دینداری اور پرہیزگاری کے زعم میں کرتے ہیں؟
- ☆ کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم معیار زندگی بلند کرنے کے لئے کرتے ہیں؟
- ☆ کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم ہوس زر اور ہوس اقتدار میں کرتے ہیں؟
- ☆ کتنے ہی گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب ہم شیطان کے دام فریب میں مبتلا ہو کر کرتے ہیں؟

——— تو پھر کون ہے جو یہ دعویٰ کرے......"میں تو گناہ نہیں کرتا"

☆ درود وسلام ان پر جنہوں نے ہمیں خبر دار فرمایا کہ......

دنیا میں تمہارے اوپر آنے والے مصائب و آلام......فقر وفاقہ......قحط سالی......مہلک بیماریاں......ڈاکے اور چوریاں......دکھ اور پریشانیاں......خانہ جنگی اور خوں ریزی......جھوٹے اور ظالم حکمران......دشمن کا خوف اور غلبہ نیز......آفات ارضی وسماوی وغیرہ ....سرتاسر تمہارے گناہوں کا نتیجہ ہے۔

☆ درود وسلام ان پر جنہوں نے ہمیں خبردار فرمایا کہ.........

آخرت میں تمہیں دیئے جانے والے عذاب......آگ کا عذاب ......سانپوں اور بچھوؤں کے ڈسنے کا عذاب......ہتھوڑوں اور گرزوں سے مارے جانے کا عذاب......زہریلے دھوئیں کا عذاب......تھوہر کھانے اور کھولتا پانی پینے کا عذاب......آگ کا طوق، آگ کی ہتھکڑیاں اور آگ کی

بیڑیوں کا عذاب......آگ کا لباس، آگ کا بستر، آگ کی چھتریاں اور آگ کی قناتوں کا عذاب......تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند کرنے کا عذاب......آگ کے ستونوں سے باندھنے کا عذاب......نیز ذلت اور رسوائی کے دیگر تمام عذاب سرتاسر تمہارے گناہوں کی وجہ سے ہوں گے۔

پس اے وہ لوگو......!

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہو............!

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا دعوی کرتے ہو......!

دنیا کی اس ذلت اور آخرت کی رسوائی سے بچنے کے لئے

آؤ............اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور!

ہم سب اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اس سے معافی مانگیں وہ یقیناً بڑا مہربان اور بخشنہار ہے......وہ یقیناً ہمارے گناہ معاف فرمادے گا......اور آسمان سے ہمارے اوپر رحمت کی بارش برسائے گا......ہمیں مال اور اولاد سے نوازے گا......ہمارے لئے باغات پیدا کرے گا......ہمارے لئے نہریں جاری فرمائے گا......اور آخرت میں ہمیں نعمتوں بھری جنت میں داخل فرمائے گا۔

کیا ہم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان اوپر تلے پیدا فرمائے......؟ پھر ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا......؟

کیا ہم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہمارے لئے زمین کو فرش بنایا......؟ پھر اس سے ہمارے لئے ہرے بھرے کھیت، پھل، پھول اور غلہ پیدا فرمایا......؟ وہ یقیناً بڑی قدرت والا اور غالب ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

☆☆☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ،

اَمَّا بَعْدُ !

اللہ اوراس کے رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی کا ہر کام گناہ کہلاتا ہے۔اہل علم نے کتاب وسنت کی روشنی میں گناہ کی دو قسمیں بیان کی ہیں، صغیرہ گناہ یعنی چھوٹے گناہ اور کبیرہ گناہ یعنی بڑے گناہ۔

سورۃ نساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿اِنْ تَجْتَنِبُوا کَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا﴾ترجمہ:''اگرتم ان کبائر سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہےتو ہم تمہاری برائیوں کو مٹادیں گےاور تمہیں عزت کی جگہ میں داخل کریں گے۔''(سورۃ نساء' آیت 31) اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دو طرح کے گناہوں کا ذکر فرمایا ہے۔کبائر یعنی بڑے گناہ اور سیئات'جن سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔

سورۃ النجم میں ارشادِ مبارک ہے﴿اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ط اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ﴾ترجمہ:''(نیک لوگ وہ ہیں) جو بڑے گناہوں سےاور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں مگر چھوٹے گناہ (ان سے سرزد ہو جاتے ہیں) بے شک تیرا رب بڑا مغفرت فرمانے والا ہے۔''(سورۃ النجم آیت 32) مذکورہ آیت میں بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دوطرح کے گناہوں کا ذکر فرمایا ہے۔بڑے گناہ اور لَمَم ' لَمَم کا لغوی مطلب ہے قلیل مقدار۔جس سے مراد صغیرہ گناہ ہے۔

ایک حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں' جمعہ سے جمعہ تک کی نمازیں

اور رمضان سے رمضان تک کے روزے درمیانی وقفہ کے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں بشرطیکہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔(مسلم)

مذکورہ حدیث میں بھی کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط پر صغیرہ گناہوں کے مٹانے کا ذکر ہے۔قرآن مجید کی آیات اور حدیث شریف سے گناہوں کی کبائر اور صغائر میں تقسیم واضح ہو جاتی ہے۔

گناہوں کی کبیرہ اور صغیرہ میں تقسیم کے بعد دوسرا سوال یہ ہے کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں اور صغیرہ کون سے؟

اہل علم نے کبیرہ گناہوں کی فہرست میں ان گناہوں کو شمار کیا ہے جن کے بارے میں قرآن وحدیث میں واضح طور پر جہنم کی سزا بتائی گئی ہے یا جن کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے شدید غصہ کا اظہار فرمایا ہے۔مثلاً ''فلاں ہلاک ہوا'' یا ''فلاں پر لعنت ہے'' یا ''فلاں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا'' یا ''فلاں کو اللہ تعالیٰ پاک نہیں فرمائے گا'' یا ''فلاں پر اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں فرمائے گا'' وغیرہ

ایک حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کبائر میں بھی درجات ہیں بعض بڑے درجے کے کبیرہ گناہ ہیں بعض کم درجہ کے۔ایک بار آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ''کیا میں تمہیں کبائر میں سے سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''کیوں نہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔'' (بخاری) اس کا مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہ جس درجہ کا بڑا ہوگا عذاب بھی اسی درجہ کا زیادہ ہوگا، کبیرہ گناہ جس درجہ کا کم ہوگا اس کا عذاب بھی اسی درجہ کا کم ہوگا۔

یاد رہے صغیرہ گناہ کو معمولی سمجھ کر اس پر مسلسل عمل کرتے رہنا بھی صغیرہ کو کبیرہ گناہ بنا دیتا ہے۔

تکبر کی وجہ سے صغیرہ گناہ پر عمل کرنا بھی صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتا ہے۔رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو بائیں ہاتھ سے کھاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''دائیں ہاتھ سے کھا۔'' اس آدمی نے تکبر کی وجہ سے کہا ''میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کا دایاں ہاتھ مفلوج فرما دیا۔(مسلم)

بعض اوقات آدمی کی نیت صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتی ہے۔مثلاً اگر تین آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور ان میں سے دو آدمی آپس میں سرگوشی کریں تو یہ صغیرہ گناہ ہے، لیکن اگر سرگوشی کرنے والوں کی نیت

تیسرے آدمی کو رنج پہنچانا ہو تو یہی صغیرہ گناہ کبیرہ بن جائے گا۔

بعض اوقات صغیرہ گناہ کا نتیجہ اسے کبیرہ گناہ بنا دیتا ہے۔ مثلاً کسی عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ دلکش اور لوچ دار آواز سے گفتگو کرنا صغیرہ گناہ ہے، لیکن اگر یہ گفتگو ناجائز تعلقات پر منتج ہو تو پھر یہ کبیرہ گناہ بن جائے گا۔

یہ بات تو واضح ہے کہ کبیرہ گناہ کے مرتکب پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ بعض کبائر کی شدت اور سنگینی کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے ان کی الگ الگ سزاؤں کا ذکر بھی ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً نماز عشاء ترک کرنے والے کا سر پتھروں سے کچلا جائے گا، تارک زکاۃ کے گلے میں زہریلا سانپ ڈالا جائے گا، تارک صیام کو الٹا لٹکا کر اس کے جبڑے چیرے جائیں گے، جھوٹ بولنے والے کے جبڑے، آنکھ اور نتھنے گدی تک باری باری چیرے جائیں گے، غیبت کرنے والے تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے کا گوشت نوچیں گے، شراب پینے والوں کو جہنمیوں کے جسم سے نکلنے والی پیپ پلائی جائے گی۔ زانی مردوں اور عورتوں کو ننگے بدن آگ کے تنور میں جلایا جائے گا، تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی شکل دے کر ذلیل کیا جائے گا، خودکشی کرنے والے جہنم میں بار بار اپنے آپ کو خودکشی کے طریقے سے قتل کرتے رہیں گے، دوسروں کی باتیں چھپ کر سننے والوں کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا، سود کھانے والا خون کے سمندر میں غوطے کھائے گا، وغیرہ۔

کبیرہ گناہ کا مرتکب کتنی دیر تک جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتے گا؟ اس کا انحصار گناہ کی شدت اور سنگینی پر ہے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی سزا میں تخفیف کرنا چاہیں یا مکمل طور پر معاف کرنا چاہیں تو وہ بالکل الگ معاملہ ہے۔ **لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ !**

صغیرہ گناہ وہ ہیں جن سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع تو فرمایا ہے، لیکن ان کی سزا بیان نہیں فرمائی یا ان کے بارے میں شدید الفاظ استعمال نہیں فرمائے یا اظہار ناراضی نہیں فرمایا۔ یاد رہے کبیرہ گناہ کی نیت یا ارادہ بھی صغیرہ گناہ میں شمار ہوتا ہے البتہ جب آدمی اس پر عمل کر گزرے تو پھر وہ کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔

کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کی مزید تفصیل قارئین کرام کو کتاب ہذا کے ابواب ''کبیرہ گناہ'' اور ''صغیرہ

گناہ'' میں مل جائے گی۔

کبائر اور صغائر کی تعداد کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کتاب ہذا میں دی گئی تعداد مکمل نہیں ہے اور شاید مکمل تعداد مرتب کرنا ممکن بھی نہیں۔ کبائر کے بارے میں اہل علم نے متعدد کتب تحریر فرمائی ہیں جن میں کبائر کی تعداد مختلف بیان فرمائی ہے۔ مثلاً امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''کتاب الزواجر'' میں 460 کبائر کا ذکر فرمایا ہے جبکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''کتاب الکبائر'' میں 69 کبائر کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کبائر کی تعداد مقرر نہیں۔ کچھ ایسا ہی معاملہ صغائر کا ہے ان کی تعداد کا تعین کرنا بھی بہت مشکل ہے البتہ کبائر اور صغائر کی پہچان کے لئے اہل علم نے جو اُصول بتائے ہیں انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے ایک سرسری سا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، لیکن اس کے ٹھیک ٹھیک تعین کے لئے اہل علم کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

ہمارے گناہ اور مصائب وآلام:

کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کی وجہ سے آدمی پر سب سے بڑی ہلاکت اور مصیبت تو یقیناً آخرت میں ہی آئے گی جہاں اسے چار و نا چار جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا لیکن اس دنیا میں بھی گناہ انسان کے لئے کسی راحت یا سکون کا باعث نہیں بنتے بلکہ انسان پر آنے والے تمام مصائب وآلام، بیماریاں اور پریشانیاں، تکلیفیں اور مصیبتیں، دکھ اور رنج درحقیقت ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہی آتے ہیں۔

المیہ یہ ہے کہ ہم اپنی جہالت یا غفلت کی وجہ سے ان مصائب وآلام اور آفات ومشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے ساری زندگی مادی اسباب کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں، لیکن کسی طرح بھی نجات حاصل نہیں کر پاتے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ جب تک مرض کی صحیح تشخیص نہ ہو تب تک مرض کا صحیح علاج ممکن نہیں اور جب تک مرض کا صحیح علاج نہ ہو تب تک مرض سے نجات حاصل کرنا ممکن نہیں۔

قرآن مجید کی درج ذیل آیات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ہمارے مصائب وآلام کا سبب ہمارے گناہ بنتے ہیں۔

① ﴿وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ○﴾ ترجمہ: ''اور جو بھی مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے آتی ہے حالانکہ اللہ بہت سے گناہ تو ویسے

ہی معاف فرما دیتا ہے۔" (سورۃ الشوریٰ، آیت 30)

② ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝﴾ ترجمہ: "خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بعض اعمال کا مزا چکھائے اور وہ باز آجائیں۔" (سورۃ الروم، آیت 41)

③ ﴿وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ﴾ ترجمہ: "اور جو بھی مصیبت تجھے پہنچتی ہے وہ تیرے نفس (کے شر) کی وجہ سے پہنچتی ہے۔" (سورۃ النساء، آیت 79)

④ ﴿فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝﴾ ترجمہ: "(پہلے لوگوں پر) جو مصیبت آئی وہ ان برائیوں کی وجہ سے آئی جو انہوں نے کیں اور اِن لوگوں میں سے بھی جو ظالم ہیں جلد ہی اپنے کرتوتوں کے برے نتائج دیکھ لیں گے۔ یہ لوگ ہمیں عاجز کرنے والے نہیں ہیں۔" (سورۃ الزمر، آیت 51)

⑤ ﴿وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝﴾ ترجمہ: "اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جب وہاں کے رہنے والے ظلم کرنے لگیں۔" (سورۃ القصص، آیت 59)

اللہ تعالیٰ کا یہ قانون اور ضابطہ جس طرح افراد کے لئے ہے اسی طرح اقوام کیلئے بھی ہے۔ چند آیاتِ قرآنی ملاحظہ ہوں:

① قوم نوح کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ ان کی ہلاکت کا سبب ان کے گناہ ہی تھے۔ ارشاد مبارک ہے ﴿مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۝﴾ ترجمہ۔ "قوم نوح کے لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے ہی غرق کئے گئے اور آگ میں داخل کئے گئے اس وقت وہ اللہ کے مقابلہ میں کسی کو اپنا مددگار نہ پا سکے۔"

(سورۃ نوح آیت 25)

② قوم عاد کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے سے انکار کیا اور رسول کی نافرمانی کی اس لئے ان پر عذاب آیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ وَ

اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝﴾ ترجمہ۔ اور یہ ہے قوم عاد، انہوں نے اپنے رب کی آیات ماننے سے انکار کیا اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور حق سے عناد رکھنے والے ہر جبار کے پیچھے چلے (جس کے نتیجہ میں) اس دنیا میں بھی ان پر لعنت کی گئی اور آخرت میں بھی (لعنت کئے جائیں گے) خبردار! قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا سنو (اسی وجہ سے) قوم عاد ہلاک کی گئی (سورۃ ہود آیت 60-59)

③ قوم ثمود کی ہلاکت کا سبب بھی ان کے گناہ ہی تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: ''اور جو قوم ثمود تھی ان کے سامنے ہم نے ہدایت پیش کی لیکن انہوں نے ہدایت کے بجائے اندھا پن پسند کیا چنانچہ ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے انہیں رسوا کن عذاب نے آلیا۔'' (سورۃ فصلت/حم سجدہ، آیت 17)

④ قوم شعیب کی ہلاکت کا سبب بھی رسول کی نافرمانی ہی تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝﴾ ترجمہ: ''اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ شعیب نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو آخرت پر ایمان لاؤ اور زمین میں فساد برپا نہ کرتے پھرو۔ قوم نے شعیب کو جھٹلا دیا، چنانچہ زبردست زلزلے کے عذاب نے انہیں پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (سورۃ العنکبوت آیت 37-36)

⑤ قوم لوط ہم جنس پرستی کے گناہ میں مبتلا تھی، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں روکا تو باز نہ آئے بلکہ حضرت لوط علیہ السلام کا مذاق اڑایا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے پتھروں کی بارش برسا کر انہیں ہلاک فرما دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ۝﴾ ترجمہ: ''ہم نے قوم لوط پر (پتھروں کی) بارش اس طرح برسائی جس طرح بارش برسانے کا حق ہوتا ہے پھر دیکھو ان مجرموں کا انجام کیسا ہوا؟'' (سورۃ الاعراف آیت 84)

⑥ قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسی قوم کا نام لئے بغیر ایک بستی کی مثال بیان فرمائی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بے حدوحساب نعمتوں سے نواز رکھا تھا، لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جس کے نتیجہ میں ان پر خوف وہراس اور فقروفاقہ کا عذاب مسلط کر دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○﴾ ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال پیش فرماتا ہے جو پرامن اور پرسکون (زندگی بسر کرتی) تھی ہر طرف اسے بافراغت رزق پہنچتا تھا پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے انہیں کے کرتوتوں کی وجہ سے بھوک اور خوف کا (خوب) مزہ چکھایا۔'' (سورۃ النحل، آیت 112)

⑦ سورہ سبا میں اللہ تعالیٰ نے یمن میں بسنے والی ایک متمدن خوشحال اور اپنے وقت کی عظیم الشان قوم، قومِ سبا کا واقعہ بیان فرمایا ہے جن کی بحری اور بری تجارت ساری دنیا کے لئے قابل رشک تھی اور زراعت کے میدان میں کوئی دوسری قوم اس کی ثانی نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا میں انہیں عروج عطا فرما رکھا تھا، لیکن جب انہوں نے اللہ کے احکام کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پستی اور ذلت کے ایسے گڑھے میں پھینکا کہ ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ج جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ط كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ○ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ○ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ط وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ○﴾ ترجمہ: قوم سبا کے لئے ان کے اپنے ہی مسکن میں ایک نشانی موجود تھی اس کے دائیں اور بائیں دو باغ تھے (انہیں حکم دیا گیا) اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو کہ نعمتوں بھرا ملک ہے اور گناہ معاف فرمانے والا رب ہے! لیکن انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) منہ موڑا اور ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب بھیج دیا اور ان کے (پھلدار) باغوں کو کڑوے کسیلے پھلوں اور جھاڑ جھنکار کے علاوہ چند بیری کے درختوں کے باغوں سے بدل دیا ہم نے انہیں یہ سزا ان کی ناشکری کی وجہ سے دی اور ایسی ہی سزا ہم ہر ناشکرے انسان کو دیتے ہیں۔ (سورۃ سبا، آیت 15-17)

گذشتہ اقوام کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ دنیا میں افراد یا اقوام پر عسر اور یسر کی کیفیتیں بلا سبب نہیں آتیں بلکہ افراد یا اقوام جب تک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی رہتی ہیں تو انہیں اللہ اپنی نعمتوں سے نوازتا رہتا ہے اور جب اس کی نافرمانی اور ناشکری کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر کوئی نہ کوئی عذاب مسلط فرما دیتا ہے۔

صادق المصدوق سید الانبیاء سرور عالم ﷺ نے بھی امت کی توجہ بار بار اس حقیقت کی طرف مبذول فرمائی ہے کہ افراد اور اقوام پر آنے والے تمام چھوٹے بڑے مصائب و آلام، فقر و فاقہ، بیماریاں، ذلت و رسوائی باہمی جدال و قتال درحقیقت ہمارے گناہوں کے باعث ہی آتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

① ''زکاۃ ادا نہ کرنے کے گناہ میں اللہ تعالیٰ قحط سالی اور فقر و فاقہ کا عذاب مسلط فرما دیتے ہیں۔'' (طبرانی)

② ''جہاد ترک کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ ذلت اور رسوائی کا عذاب مسلط فرما دیتے ہیں۔'' (ابوداؤد)

③ ''سود کی وجہ سے مال میں برکت ختم کر دی جاتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

④ ''گناہوں کی وجہ سے انسان اپنے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

⑤ ''امر بالمعروف و نہی عن المنکر ترک کرنے والوں کی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں۔'' (ترمذی)

⑥ ''موسیقی گانے بجانے اور شراب پینے والوں پر زلزلوں کا عذاب آتا ہے۔'' (ترمذی)

⑦ ''حلال اور حرام میں تمیز نہ کرنے والوں کی شکلیں مسخ کر دی جاتی ہیں۔'' (احمد)

⑧ ''بے حیائی اور فحاشی پھیلانے والوں پر نامعلوم مہلک بیماریوں کا عذاب نازل ہوتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

⑨ ''ماپ تول میں کمی کرنے والوں پر آفات ارضی و سماوی کے علاوہ ظالم حکمرانوں کا عذاب بھی مسلط کر دیا جاتا ہے'' (ابن ماجہ)

⑩ ''عدالتوں میں غیر شرعی فیصلے کرنے پر اللہ تعالیٰ خانہ جنگی کا عذاب مسلط فرما دیتے ہیں'' (ابن ماجہ)

حاصل کلام یہ ہے کہ افراد ہوں یا اقوام ان پر آنے والے مصائب و آلام، ارضی و سماوی آفات، زلزلے، سیلاب، قحط سالی، نئی نئی اور نامعلوم ہلاکت خیز بیماریاں، غربت و افلاس، فقر و فاقہ، صنعتوں کی

تباہی، تجارتی خسارے، زراعتی زوال، بدامنی، دہشت گردی، ڈاکے، قتل وغارت، خانہ جنگی، دشمنوں کا خوف اور غلبہ یہ سب کچھ درحقیقت افراد یا اقوام کے گناہوں کا ہی نتیجہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا مسلمہ قانون اور ضابطہ ہے جس سے کسی فرد یا قوم کو استثنیٰ حاصل نہیں ہے۔

قانون مکافات اور ہم:

اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ برصغیر ہند کی تقسیم دوقومی نظریہ (اسلام اور کفر) کی بنیاد پر ہوئی بانیِ پاکستان کی تقریروں میں اس کے جابجا حوالے ملتے ہیں۔ ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' ایک ایسا واضح اور عام فہم نعرہ تھا جس نے برصغیر کے مسلمانوں کے جذبات میں بجلیاں سی بھر دی تھیں لوگوں نے اس کلمہ کی خاطر گھر بار، مال ودولت، عزت وآبرو، اعزہ واقارب حتی کہ اپنے بیوی بچے تک قربان کردیئے۔ دوران ہجرت میں سکھوں اور ہندوؤں نے مسلمانوں پر جو روح فرسا مظالم ڈھائے وہ اس پر مستزاد تھے، لیکن پاکستان بننے کے بعد عملاً کیا ہوا؟ وہی جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام، وہی کفر وشرک، وہی سودی معیشت اور لوٹ مار، وہی رشوت اور حرام خوری، وہی شراب نوشی اور زناکاری، وہی جوئے اور منشیات کے اڈے، وہی قتل وغارت اور خون ریزی، وہی ڈاکے اور چوریاں، وہی خیانت اور بے ایمانی، وہی عریانی اور بے حیائی۔ وہی ذاتی مفادات کی لوٹ مار!

افسوس! ہمارے حکمران دوقومی نظریہ اور اسلامی نظام کے خوبصورت اخباری بیانات تو جاری فرماتے رہے لیکن عملاً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا نام لینے والوں یا اسلامی نظام کا مطالبہ کرنے والوں پر عرصہ حیات تنگ کیا۔ گالیوں، گولیوں اور جیلوں کے ذریعہ ان کا راستہ روکا، اسلامی شعائر اور احکام کی توہین کی، حدود اللہ کو ظالمانہ سزائیں قرار دیا، اسلام کو پسماندہ اور ناقابل عمل نظام کہہ کر تضحیک کی، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمیں ہماری اس بدترین منافقت اور بدعہدی کی سزا یہ دی کہ وطن عزیز صرف 25 برس کے بعد دوٹکڑے ہوگیا۔ پہلی تقسیم (1947) میں دشمنوں کے ہاتھوں خون بہا اور گلے کٹے، عزتیں تار تار ہوئیں، لیکن دوسری تقسیم میں اپنوں کے ہاتھوں اپنوں کا خون بہا، گلے کٹے اور عزتیں تار تار ہوئیں۔ مسلمانوں کی چودہ سوسالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسی ذلت آمیز شکست ہوئی کہ مسلمانوں کی نوے ہزار سپاہ انتہائی بزدل مشرک دشمن کے ہاتھوں قید ہوئی۔ اس عبرت ناک سزا کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم کبائر کی دلدل سے نکلتے، سودی نظام معیشت ختم

کرتے قتل وغارت، چوری ڈاکے، رشوت، شراب فروشی، شراب نوشی اور زنا جیسے جرائم ختم کرنے کے لئے قوانین حدود نافذ کرتے، کرپشن کے کینسر سے نجات حاصل کرتے۔عریانی اور فحاشی جیسے کبائر پر پابندی لگاتے، لیکن افسوس ہمارے شب و روز نہ صرف اسی پرانی ڈگر پر چلتے رہے بلکہ جرائم اور گناہوں کے مقابلے میں ہم پہلے سے کہیں زیادہ دلیر ہوگئے اور آج ساٹھ سال کے بعد جرائم اور گناہوں کی دنیا میں ہم کہاں کھڑے ہیں اس کا اندازہ درج ذیل چند کبائر کی صورت حال سے لگایا جا سکتا ہے۔

شرک : شرک ایسا کبیرہ گناہ ہے جس کے ہوتے ہوئے دنیا میں کہیں بھی خیر و برکت حاصل نہیں ہوسکتی۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کا مطلب ہی شرک کی مکمل نفی اور توحید کا مکمل اقرار ہے۔ پاکستان کے مطالبے کی بنیاد یہی کلمہ توحید تھا، لیکن پاکستان کے حکمرانوں نے اس بنیاد کو ہمیشہ نظر انداز کیا اور کسی بھی درجہ میں اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہمارے واجب الاحترام علماء کرام کا وہ گروہ جو نصف صدی قبل کوچہ سیاست سے غلاظت اور گند صاف کرنے کی غرض سے وادی سیاست میں وارد ہوا تھا اس نے بھی اس اکبر الکبائر کی غلاظت اور گند کو صاف کرنے پر توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی، بلکہ اس طرف سے مکمل چشم پوشی فرمائی گویا یہ کوئی قابل ذکر گناہ ہی نہیں جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ جب تک شرک کی غلاظت اور گند صاف نہیں ہوتا تب تک دیگر کبائر کو ختم کرنا ممکن ہی نہیں۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ برصغیر ہندو پاک پر کفر و شرک کے سائے صدیوں پرانے اور بڑے گہرے ہیں اور ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پاکستان جیسی عجمی سرزمین سے مکمل طور پر شرک کے مراکز کو ختم کرنا آسان کام نہیں تاہم اتنا تو بہرحال ہونا چاہئے تھا کہ اگر واقعی پاکستان کی بنیاد کلمہ توحید ہی تھی تو پاکستان بننے کے بعد مراکز شرک کی تعداد میں اضافہ نہ ہوتا یا کم از کم اس کی بڑھتی ہوئی رفتار میں ہی کمی واقع ہو جاتی، لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ بستی بستی، گلی گلی اور محلے محلے شرک کے مراکز قائم ہو رہے ہیں اور آئے روز ان میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے جبکہ دوسری طرف توحید کی دعوت دینے والے یا نام لینے والے قابل گردن زدنی قرار دیئے جارہے ہیں۔ یہ تو عوام الناس کا معاملہ ہے جنہیں عام طور پر جاہل سمجھا جاتا ہے۔ اگر خواص کو دیکھا جائے جنہیں پڑھا لکھا تصور کیا جاتا ہے، تو ہمارے حکمران، وزراء، امراء، گورنر، اعلیٰ سول اور فوجی افسران، ججز اور سیاستدانوں میں سے بیشتر یا تو خود گدی نشین ہیں یا گدیوں اور خانقاہوں کے

عقیدتمند یا خدام ہیں۔الا من شاء اللہ!

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ قوم کی ذہنی تطہیر یا ذہن سازی کرنے والے اور بزعم خویش دانشور کہلانے والے صحافیوں، ادیبوں اور شاعروں نے امسال ربیع الاول کے حوالہ سے یا پھر حرمین شریفین کے سفر کے حوالے سے کالم اور مضامین لکھے جن میں رسول اکرم ﷺ سے اظہار عقیدت کے لئے اس طرح کے فقرات تحریر فرمائے ''مدینہ سے بلاوا آیا تو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔'' ''حضور آپ ﷺ کا کرم ہے کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔'' ''کیا حضور ﷺ کو ہماری درخواستوں کی ضرورت ہے کیا وہ خود ہمارے دلوں کی کیفیت نہیں جانتے ؟'' ''یا اللہ! حضور ﷺ کے صدقے ہمارے ملک پر رحم فرما۔'' ''رحمت دو جہاں ﷺ کی کرم فرمائی سے دیار پاک جانے کا قصد ہے۔'' ''حضور کی نظر کرم کا محتاج حاضر ہے۔'' یہ تحریریں تو خود چیخ چیخ کر پکار رہی ہیں کہ وطن عزیز میں خواص بھی اسی طرح شرک کی غلاظت میں لت پت ہیں جس طرح عوام مہذب، خوبصورت اور دلکش الفاظ شرک کو توحید میں نہیں بدل سکتے یہ تو ایک عقیدے اور نظریئے کی تبدیلی کا نام ہے جب تک وہ تبدیلی ذہنوں میں نہ آئے تب تک شرک، شرک ہی رہتا ہے۔

گذشتہ ساٹھ سال کا جائزہ لیا جائے تو اس عرصہ میں دین خانقاہی کی وسعت میں روز افزوں اضافہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ'' پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' کا نعرہ لگانے والوں کو درحقیقت اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ وہ کون سا بارِ گراں اٹھانے کا وعدہ فرما رہے ہیں اور اگر علم رکھتے تھے، تو پھر انہوں نے صریحاً اپنے عہد سے بے وفائی کی اور اس بے وفائی کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔شرک تو اللہ تعالیٰ کو گالی دینے کے مترادف ہے۔جس سرزمین پر شب و روز اس کثرت سے شرک کیا جا رہا ہو وہاں خیر و برکت کا نزول کیسے ہوگا؟

قتل اور اغوا: حقوق العباد کے معاملے میں قتل سرفہرست ہے۔قیامت کے روز حقوق العباد میں سے قتل کا حساب سب سے پہلے ہوگا اور اس کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا لیکن وطن عزیز میں خون ناحق کس قدر آسان اور ارزاں ہے اس کا اندازہ درج ذیل خبروں سے لگایا جا سکتا ہے۔

① کراچی میں ٹارگٹ کلرز کی پندرہ سے زیادہ ٹیموں کا انکشاف ہوا ہے۔35 سے زائد کلر بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں۔5 ٹیموں نے اڑھائی سال میں 130 شہری قتل کئے۔فرار ہونے والے ساؤتھ

افریقہ، امریکہ اور کینیا میں روپوش ہیں۔ ایک ملزم آغا حسن نے اعتراف کیا کہ اس نے 200 سے زیادہ افراد قتل کیے، جن میں ریٹائرڈ ڈی ایس پی رحیم بنگش' ڈی ایس پی نواز رانجھا' انسپکٹر ناصر الحسن، اے ایس آئی مرزا، اے ایس آئی حاجی ندیم اور جامعہ بنوریہ کے شیخ الحدیث محمد امین بھی شامل ہیں [1]

② عدالت کے سامنے اقبالی بیان دیتے ہوئے اجمل پہاڑی نے 110 سے زیادہ افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کیا۔ [2]

③ 18 رمضان المبارک 1432ھ کی رات پاکستان ٹی وی پر یہ خبر نشر ہوئی کہ کراچی شہر میں دو دنوں کے دوران (یعنی 17 اور 18 رمضان) میں 134 افراد قتل کیے گئے جن میں سے کئی افراد کی لاشیں بند بوریوں میں ملیں بوری بند لاشوں کے ہاتھ پاؤں ٹانگیں اور بازو کٹے ہوئے تھے۔

④ 19 رمضان المبارک کی خبر ملاحظہ فرمائیں۔ ''135 افراد ہلاک درجنوں اغوا۔ مردہ خانوں میں نعشیں رکھنے کی جگہ کم پڑ گئی بعض افراد کو دکانوں اور گھروں سے اغوا کیا گیا بوریوں میں بند لاشوں سے پرچیاں ملیں جن پر تحریر تھا ''امن چاہتے ہو یا جنگ یا مزید بھیجیں'' یاد رہے تاجروں نے بھتوں کی پرچیاں ملنے پر کاروبار بند کر دیا تھا۔ [3]

⑤ 22 رمضان کو 11 افراد قتل ہوئے 23 رمضان کو 13 افراد قتل ہوئے 3 افراد کی تشدد زدہ لاشیں ملیں۔ [4]

⑥ صرف کراچی شہر میں جنوری تا اگست ٹارگٹ کلنگ سے ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد ملاحظہ ہو۔ جنوری میں 125، فروری میں 92، مارچ میں 22، اپریل میں 166، مئی میں 144، جون میں 215، جولائی میں 325 اور اگست (یکم تا 21 اگست) میں 362 افراد قتل ہوئے۔ [5]

⑦ بلوچستان میں گذشتہ چار سال کے دوران میں 1271 افراد کی ٹارگٹ کلنگ ہوئی۔ [6]

⑧ کراچی کی صورت حال تشویشناک ہوگئی 3 دنوں میں 100 آدمی قتل ہوئے۔ سینکڑوں زخمی اور اربوں کا نقصان۔ [7]

---

[1] اردو نیوز جدہ 26 اکتوبر 2011ء
[2] ترجمان القرآن، 10 اکتوبر 2011
[3] اردو نیوز جدہ 19 اگست 2011ء
[4] روزنامہ جنگ 23 اگست 2011ء
[5] ایکسپریس 21 اگست 2011ء
[6] ایکسپریس 14 اپریل 2012
[7] ایکسپریس 14 فروری 2012

⑨ بلوچستان کے وزیر داخلہ نے انکشاف کیا ہے کہ بعض صوبائی وزراء اغوا برائے تاوان میں ملوث ہیں۔❶

⑩ راولپنڈی سے گلگت جانے والی چار بسوں کے مسافروں کو بوش داس کے علاقے میں فوجی وردیوں میں ملبوس دہشت گردوں نے اتار کر شناختی کارڈ چیک کئے اور 18 افراد کے ہاتھ پشت پر باندھ کر انہیں گولیاں ماردیں۔❷

قتل اور اغوا کی مذکورہ بالا قومی سطح کی خبروں کے علاوہ زن، زر، زمین کے جھگڑوں میں روزانہ جو قتل ہوتے ہیں، وہ ان کے علاوہ ہیں۔ جس خطہ زمین پر انسانوں کا قتل اور اغوا اس قدر ارزاں ہے اس خطہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی یا عذاب آئے گا؟

کرپشن: کرپشن یعنی خیانت اور رشوت کبیرہ گناہ ہے رشوت لینے اور دینے والے دونوں افراد پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ راشی اور مرتشی دونوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، اس کے باوجود کرپشن کا کینسر کس طرح قوم کی رگوں میں رچ بس چکا ہے۔ اس کا اندازہ درج ذیل خبر سے لگا لیجئے:

''پاکستان میں گاڑیوں کی چوری میں ملوث ایک گروہ کے سرغنہ محمد حسن نے عدالت میں بتایا کہ اس نے تقریباً 700 ٹویوٹا لینڈ کروزر، پراڈو اور پجیرو جیسی لگژری گاڑیاں اسلام آباد اور گردونواح سے چوری کر کے پشاور اور مردان کی مارکیٹ میں فروخت کی ہیں، جہاں یہ گاڑیاں اثر ورسوخ رکھنے والے سیاستدان، بیوروکریٹس، سینئر بینکرز اور دیگر اہم شخصیات قانونی طور پر اپنے نام کروالیتی ہیں۔

ملزم نے بتایا 4 ماہ قبل اس کا گروہ ایک ٹویوٹا کرولا اسلام آباد سے چوری کر کے ایبٹ آباد لے جارہا تھا، راستے میں سب انسپکٹر نے روکا اور 7 لاکھ روپے لے کر گاڑی چھوڑ دی۔ ملزم نے بتایا کہ پشاور میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے 2010ء میں 700 چوری شدہ گاڑیوں کے جعلی کاغذات تین سے چار لاکھ روپے لے کر بنائے۔

ملزم نے یہ بھی بتایا کہ فورسینک سائنس لیبارٹری (FSL) کے اہلکار انجن اور چیسز نمبر تبدیل کی ہوئی گاڑیوں کی کلیرنس رپورٹ چالیس ہزار سے لے کر ایک لاکھ روپے تک رشوت لے کر بنا دیتے ہیں۔ ملزم محمد حسن نے یہ بھی بتایا کہ وہ چار مرتبہ گرفتار ہونے کے بعد رشوتیں دے کر فرار ہو چکا ہے۔ 2006ء

❶ ایکسپریس 16 فروری 2012ء ❷ ایکسپریس 16 فروری 2012ء

میں پہلی بار لاہور پولیس نے اسے گرفتار کیا اور کیمپ جیل میں رکھا۔ جیل کے ڈاکٹر کو 4 لاکھ رشوت دے کر علاج کے بہانے خود کو سروسز ہسپتال میں منتقل کروایا۔ اسپتال میں ڈیوٹی پر مامور دو کانسٹیبلز کو ایک لاکھ روپے رشوت دے کر ہسپتال سے فرار ہوا۔ دوسری بار وہ اڈیالہ جیل راولپنڈی میں قید ہوا۔ جیل سپرنٹنڈنٹ کو 4 لاکھ رشوت دی اور اس کی معاونت سے عدالت میں پیشی سے واپسی پر ہیڈ کانسٹیبل اور دیگر اہلکاروں کو 6 لاکھ روپے ادا کیے جس پر انہوں نے خود مجھے محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ تیسری بار پھر لاہور میں گرفتار ہوا جیل کے ڈاکٹر کو ساڑھے چار لاکھ روپے رشوت دے کر علاج کے بہانے لیڈی ولنگڈن ہسپتال منتقل ہوا اور حفاظت پر مامور دو پولیس اہلکاروں کو ایک لاکھ روپے دے کر فرار ہو گیا۔ چوتھی بار مردان پولیس نے گرفتار کیا۔ تھانے کے ایس ایچ او نے 7 لاکھ روپے لے کر چھوڑ دیا۔

ملزم نے بتایا کہ اب پانچویں بار میں چوری کے الزام میں نہیں بلکہ ایک ڈانس پارٹی میں شرکت پر گرفتار ہوا ہوں جس کے بعد ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنے جرائم کا اعتراف کر رہا ہوں۔ ❶

اس ایک واقعہ سے نہ صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قومی اداروں میں کرپشن کس انتہا کو پہنچ چکی ہے بلکہ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کرپشن کی وجہ سے مجرموں کو کس قدر تحفظ حاصل ہے نیز یہ کہ پورے ملک میں کرپشن کی بنیاد پر مجرموں کا نیٹ ورک کس قدر مضبوط ہے کرپشن سے متعلق کچھ مزید خبریں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

① چوروں کا ایک گروہ اڈیالہ جیل میں براجمان ہے جبکہ ان کے ساتھی میدان عمل میں سرگرم ہیں اور وہ جیل میں بیٹھے تاوان حاصل کرتے ہیں۔ ❷

② ملک میں کلیدی عہدے حاصل کرنے کا نرخ پچاس کروڑ روپے تک پہنچ چکا ہے۔ سینٹ کے موجودہ انتخابات میں ممبر شپ کا نرخ 65 کروڑ تک جا پہنچا۔

③ سندھ کے سابق وزیر داخلہ نے انکشاف کیا ہے کہ نثار مورائی جوئے کا اڈہ چلانے کیلئے مجھے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے ماہانہ بھتہ دیتا تھا اور یہ اڈہ اب بھی چل رہا ہے۔ ❸

④ وزیر اعظم کے ایک صاحبزادے کے خلاف ایفی ڈرین کیس میں 7 ارب روپے کی کرپشن کا مقدمہ

❶ روزنامہ جنگ 16 اگست 2011 کالم "کرپشن کی انتہا" ❷ ایکسپریس 22 ستمبر 2011ء

❸ روزنامہ اردو نیوز جدہ 11 نومبر 2011

عدالت عظمیٰ میں زیر سماعت ہے جبکہ دوسرے صاحبزادے کے خلاف حج سکینڈل میں کرپشن کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔وطن عزیز کے ایک مؤقر ماہنامے نے سابق وزیراعظم کی کرپشن پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے ''جناب یوسف رضا گیلانی جن کا پورا خاندان یعنی بیگم، بیٹے، بیٹیاں اور بھائی سب بڑے سائنٹفک انداز میں رشوت کا دھندا چلا رہے تھے۔انہیں توہین عدالت میں سزا پانے کے بعد ایوان اقتدار سے بہت بے آبرو ہو کر نکلنا پڑا اور یوں بدعنوان مافیاؤں کا ایک بہت بڑا سہارا ٹوٹ گیا ہے۔''❶

⑤ وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کو سپریم کورٹ کی طرف سے نااہل قرار دینے پر صدر پاکستان نے اپنی پارٹی کے مخدوم شہاب الدین کو وزارتِ عظمیٰ کے لئے نامزد کیا۔اسی روز ان کے کرپشن سکینڈل میں وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے جس وجہ سے موصوف وزارتِ عظمیٰ کے تاج سے محروم ہو گئے۔

⑥ مخدوم شہاب الدین کی وزارتِ عظمیٰ سے محرومی کے بعد صدر پاکستان نے اپنی پارٹی کے ایک اور نورتن راجہ پرویز اشرف کو وزارت عظمیٰ کے منصبِ جلیلہ کے لئے نامزد فرمایا اور وہ منتخب ہو گئے۔یاد رہے کہ نو منتخب وزیراعظم رینٹل پاور ہاؤس سکینڈل میں اربوں روپے کی کرپشن میں ملوث ہیں اور ان کا مقدمہ پہلے سے ہی سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

ایں ہمہ خانہ آفتاب است

⑦ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے سربراہ نے بتایا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں پر استعمال ہونے والی رقم میں سے 30 تا 40 فیصد خورد برد ہو جاتی ہے جبکہ 500 ارب روپے کے ٹیکس کرپشن کی وجہ سے جمع نہیں ہو پاتے۔❷

⑧ زلزلہ زدگان اور سیلاب زدگان کے لئے آنے والی امدادی اشیاء اور اربوں ڈالرز امداد میں خورد برد نے فرینڈز آف پاکستان اور ڈونرز اداروں کا اعتماد خاک میں ملا دیا ہے۔❸

⑨ عالمی ادارے ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے مطابق موجودہ حکومت کے 4 سالہ دور میں 18500 ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے۔❹

---

❶ ماہنامہ اردو ڈائجسٹ، لاہور، جولائی 2012ء ❷ اردو نیوز جدہ 30 ستمبر 2011

❸ اردو نیوز جدہ 30 ستمبر 2011ء ❹ روزنامہ جنگ 11 فروری 2011

⑩ حال ہی میں دریافت ہونے والے کرپشن کے نئے کردار، بحریہ ٹاؤن کے مالک ملک ریاض نے تو کرپشن کے گزشتہ سارے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ 40 روپے ماہانہ مزدوری سے کھرب پتی بننے والے جاگیردار اور سرمایہ دار کی کرپشن کی ہوشربا داستانیں آج کل اخبارات کی زینت بن رہی ہیں۔ عام آدمی حیران ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اب کسی سطح پر ایمانداری نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں؟[1] رسول اکرم ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ جس ملک میں حصول لعنت کا کام ہر ادارے میں ہر سطح پر اس کثرت اور دیدہ دلیری سے ہو رہا ہے اس ملک میں فقر و فاقہ، قحط سالی، ٹارگٹ کلنگ، اغوا، چوریاں، ڈاکے، زلزلے، سیلاب اور دشمنوں کے تسلط جیسے عذابوں کا نازل ہونا باعثِ تعجب کیوں؟

عمل قوم لوط: شریعت اسلامیہ میں زنا بہت ہی قبیح اور قابل نفرت گناہ ہے جس کی سزا غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے اور شادی شدہ کے لئے سنگسار کرنا ہے۔ لیکن عمل قوم لوط زنا سے بھی زیادہ سنگین اور قابل نفرت گناہ ہے جس کی سزا یہ ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کیا جائے۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اجتماعی طور پر اس قبیح فعل میں مبتلا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انہیں یہ سزا دی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے قوم لوط کی بستیوں کو زمین سے اکھاڑ کر اپنے پروں پر اٹھایا اور اوپر لے جا کر زمین پر الٹ دیا۔ اس کے بعد ان پر پتھروں کی بارش برسا دی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ۞﴾ ترجمہ: ”اور ہم نے ان پر اس طرح بارش برسائی جس طرح بارش برسانے کا حق ہوتا ہے بڑی ہی بری بارش تھی جو ہم نے ڈرائے جانے والوں پر برسائی۔

---

[1] کرپشن کے حوالہ سے یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ شرعاً کسی بھی ناجائز ذریعہ سے حاصل ہونے والی کمائی سے کیا گیا صدقہ و خیرات اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ بعض لوگ اس بات کو بڑی نیکی سمجھتے ہیں کہ فلاں نے کرپشن تو کی ہے، لیکن اس کی وجہ سے اتنے گھروں کے چولہے جل رہے ہیں۔ اس کے ہاں اتنا بڑا لنگر ہے جس سے روزانہ ہزاروں لوگ فیض یاب ہوتے ہیں۔ اس نے اتنے مسکینوں اور محتاجوں کا وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ وہ صاحب ہر سال اتنے آدمیوں کو حج یا عمرہ کرواتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سارے کام اپنی جگہ نیکی کے کام ہیں، لیکن رشوت، سود، خیانت، دھوکہ، فریب، بیت المال میں خورد برد، بینکوں میں اربوں کے قرضے لے کر معاف کروانے اور سرکاری سامان خریدنے میں کمیشن لینے جیسے کبائر سے حاصل ہونے والی کمائی سے کیا گیا ہر صدقہ اور ہر نیکی باطل ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں کیا جاتا۔“ (مسلم) ہمیں یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ نیکی صرف وہی ہے جسے اللہ یا اس کا رسول نیکی قرار [illegible] اگر کسی برائی کو نیکی کہنے لگے تو وہ اسلام کی نگاہ میں ہرگز نیکی قرار نہیں پائے گی۔

(سورۃ الشعراء آیت 173)

نائن الیون کے خودساختہ ڈرامے سے قبل بھی وطن عزیز میں ٹی وی، ویڈیو، ڈش، انٹرنیٹ، فلمیں، عریاں اور نیم عریاں تصاویر پر مشتمل غلیظ اور گندے جرائد کی وجہ سے فحاشی، بے حیائی اور بدکاری کم تو نہیں تھی، لیکن نائن الیون کے بعد ملحد، بے دین اور بے غیرت حکمرانوں نے روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نام پر جس طرح فحاشی اور بے حیائی کو فروغ دیا ہے اس کا اندازہ اس خبر سے لگایا جاسکتا ہے۔ ''دو کروڑ انٹرنیٹ صارفین والا ملک پاکستان مسلسل دوسرے سال بھی دنیا بھر میں جنسی مواد یا سیکس سرچ کرنے میں پہلے نمبر پر رہا۔'' ❶

ایک اور خبر ملاحظہ ہو ''صوبائی دارالحکومت لاہور میں شراب اور ڈانس پارٹیوں کا رجحان تیزی سے زور پکڑ رہا ہے۔ پوش علاقوں کی کوٹھیوں میں پارٹیوں کے انعقاد کے لئے ساونڈ پروف ہال تعمیر کئے جا رہے ہیں ان پارٹیوں کے انعقاد میں، جہاں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے با اختیار اور مال دار افراد شامل ہیں، وہاں ایلیٹ کلاس کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم امیرزادے اور امیرزادیاں بھی شامل ہیں۔ ❷

چند سال قبل کوئی شخص یہ تصور کرسکتا تھا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایک عام سے نیم خواندہ شہر میں درج ذیل سانحہ ہوسکتا ہے۔ ''پنجاب کے شہر چیچاوطنی کے سرکاری سکول میں کتے اور کتیا کی شادی کی تقریب منعقد کی گئی بعد میں سکول کے ہیڈ ماسٹر سمیت ذمہ دار افراد کو معطل کر دیا گیا۔'' ❸

پاکستان میں چار پانچ سال پہلے کسے معلوم تھا کہ ویلنٹائن ڈے کس بلا کا نام ہے؟ لیکن روشن خیال حکومتوں کی سرپرستی کے بعد آج ویلنٹائن ڈے (14 فروری) غیر علانیہ طور پر قومی تہوار کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کالجوں اور سکولوں میں لو برڈز (Love Birds) کیلئے لو جیلز (Love Jails) کا اہتمام، راہ چلتی لڑکیوں کو پھولوں کی پیش کش، ویلنٹائن ڈے کارڈز کی تقسیم، ڈانس پارٹیوں کا اہتمام، قومی اخبارات کے ویلنٹائن ڈے پر ایڈیشن اور ٹی وی چینلز کے عریانی اور بے حیائی پر مشتمل ہیجان انگیز مکالمے اور پروگرام ......اور اگر کوئی روک ٹوک یا مذمت کرے تو وہ جاہل اور تنگ نظر...... قوموں پر جب زوال آتا ہے تو ان کی اخلاقی، قومی اور دینی اقدار کا یونہی جنازہ نکلتا ہے۔ بقول علامہ اقبال ؒ

---

❶ روزنامہ جنگ 31 دسمبر 2011 ❷ نوائے وقت 21 جولائی 2011

❸ اردو نیوز، جدہ، 27 ستمبر 2011

آ میں تجھ کو بتاتا ہوں کہ تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

ہماری اخلاقی، قومی اور دینی اقدار کے تنزل اور پستی کا عالم اب یہ ہو چکا ہے کہ ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' میں کھلم کھلا ہم جنس پرستوں کے اجتماعات ہونے لگے ہیں۔ گزشتہ سال جولائی میں اسلام آباد کے امریکی سفارتخانے میں امریکی ہم جنس پرستوں نے ایک تقریب منعقد کی جس کے لئے امریکی سفارت خانہ نے باقاعدہ پریس نوٹ جاری کیا جس میں واضح کیا کہ پاکستان میں ایک ایسے وقت میں جب کہ انتہا پسند عناصر پورے معاشرے کو نشانہ بنائے ہوئے ہیں ہم انسانی حقوق اور ہم جنس پرستوں کے حقوق کی مسلسل حمایت کا اعادہ کرتے ہیں تقریب میں مشن آفیسرز، امریکی فوجی نمائندوں غیر ملکی سفارتکاروں اور پاکستان میں (Lesbian Gay Bisexual Trans&Inter Sex Gender Association) کے نمائندوں سمیت 75 افراد نے شرکت کی۔ دوران تقریب امریکی ناظم الامور نے پاکستانی ہم جنس پرستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''اہل پاکستان کی جدوجہد اگرچہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ تاہم امریکی سفارت خانہ نہ صرف ان کا حامی ہے بلکہ ہر قدم پر ان کے شانہ بشانہ ہے۔ ❶

بلاشبہ پاکستان کے تمام علماء کرام اور بعض اراکین پارلیمنٹ نے اس طوفان بدتمیزی اور بے حیائی پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا ہے لیکن روشن خیال اور اعتدال پسند حکومت نے مکمل سکوت اختیار کیا۔ ❷

سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کو قوم لوط کے ساتھ کوئی خاص دشمنی تھی کہ انہیں تو اس گناہ کی پاداش میں صفحہ ہستی سے ہی مٹا دیا گیا اور پاکستانی قوم اللہ تعالیٰ کی بڑی چہیتی قوم ہے کہ اسے ستر خون معاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو رسول اکرم ﷺ کے کنبے قبیلے کے مشرکین کو مخاطب کر کے فرما دیا تھا'' ﴿اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ

---

❶ روزنامہ جنگ 3 جولائی 2011

❷ یاد رہے ہم جنس پرستوں کی تنظیم ''انٹرنیشنل لیز بن گے بائی سیکسوئل ٹرانس اینڈ انٹرسیکس جینڈر ایسوسی ایشن'' کا قیام 1987 میں عمل میں آیا۔ 110 ممالک کی 700 تنظیمیں اس کی ممبر ہیں اس کی ایک شاخ پاکستان میں بھی قائم کی گئی ہے۔ دنیا کے 113 ممالک میں ہم جنس پرستی کو قانونی حیثیت حاصل ہے جبکہ 76 ممالک میں غیر قانونی ہے ایران۔ سعودی عرب۔ موریطانیہ۔ یمن اور سوڈان میں ہم جنس پرستی کی سزا موت ہے۔ 18 دسمبر 2008 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 66 ممالک کے تعاون سے ہم جنس پرستوں کے حقوق کو تسلیم کیا 2009 میں اقوام متحدہ نے ہم جنس پرستوں کے حق میں اعلامیہ جاری کیا جس پر تمام مغربی اور یورپی ممالک نے دستخط کئے لیکن 57 مسلمان ممالک نے اس پر اعتراض کیا (جنگ 7 جولائی 2011)

أُولَـٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۞ ترجمہ: ''کیا تمہارے (زمانے کے) کفار پہلی قوموں سے بہتر ہیں (کہ ان پر عذاب نہیں آئے گا) یا تمہارے (کفار کے) لئے آسمانی کتاب میں برأت لکھ دی گئی ہے۔'' (کہ تم جو چاہو کرتے رہو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا) (سورۃ القمر، آیت 43)

جب رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی پر رسول ﷺ کے اپنے کنبے قبیلے پر عذاب نازل ہو سکتا ہے تو پاکستانی قوم اس قبیح گناہ کی پاداش میں اللہ کے عذاب سے کیسے بچ سکتی ہے؟ پھر ہے کوئی رجل رشید 18 کروڑ مسلمانوں کے ملک میں سے جو اس آنے والے عذاب کو ٹالنے کی تدبیر کرے؟

مجرموں کا تحفظ:

عہد نبوی ﷺ میں ایک قریشی خاتون نے چوری کی جس کے لئے اہل مکہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ذریعہ معافی کی سفارش کروائی جس پر رسول اکرم ﷺ سخت ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا ''تم سے پہلی قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور چھوٹا آدمی چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کر دیتے۔'' پھر آپ ﷺ نے وہ عظیم الشان الفاظ ادا فرمائے جو عدل وانصاف کی تاریخ میں قیامت تک اپنی مثال آپ رہیں گے ارشاد فرمایا ''اگر میری بیٹی فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو اللہ کی قسم میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔'' (مسلم)

حقیقت یہ ہے کہ قانون کی بلا تفریق تنفیذ ہی کسی معاشرے یا قوم کی سلامتی اور بقا کی ضامن ہوتی ہے وطن عزیز کی گذشتہ ساٹھ سالہ تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگتی کہ ہمارے انحطاط اور زوال کا باعث ہی یہ طرز عمل ہے کہ قانون صرف چھوٹے لوگوں کے لئے ہے بڑوں کے لئے نہیں۔ تاریخ پاکستان کے چند تلخ حقائق ملاحظہ ہوں

① 1947ء میں پاکستان معرض وجود میں آیا اور صرف 25 سال بعد 1972 میں دولخت ہو گیا۔ یہ تاریخ اسلام کا عظیم سانحہ تھا۔ شکست کے اسباب ومحرکات کا جائزہ لینے کے لئے حمود الرحمٰن کمیشن بنایا گیا جس نے واضح طور پر لکھا کہ سینئر فوجی کمانڈروں کو کرپشن۔ شراب۔ عورتوں کی لت۔ مکانوں اور پلاٹوں کے لالچ نے دشمن سے لڑنے کے قابل ہی نہ چھوڑا تھا۔ کمیشن نے جنرل یحییٰ خاں، جنرل عبدالحمید خاں، جنرل پیرزادہ، جنرل عمر، جنرل گل حسن، جنرل مٹھا اور جنرل نیازی پر کھلا مقدمہ چلانے

کی سفارش کی لیکن اس وقت کا حکمران سیاسی ٹولہ بھی جرنیلوں کے جرائم میں برابر شریک تھا اس لئے مقدمات قائم کرنا تو دور کی بات حمودالرحمٰن کمیشن کی رپورٹ ہی منظر عام پر نہ آنے دی گئی اور یوں قومی جرائم کے مرتکب تمام بڑے مجرموں کو تحفظ مہیا کرنے کی روایت ڈال کر ملک کو تباہی اور بربادی کے راستے پر ڈال دیا گیا۔

② موجودہ اور گذشتہ حکومت کی ملی بھگت سے طے ہونے والے کالے قانون این آر او (National Reconcialation Ordinance) کے تحت آٹھ ہزار سے زائد مجرموں کو تحفظ مہیا کیا گیا ہے جس میں 4 وزرا، 43 سیاستدان، 842 بیوروکریٹس اور 3 سفارت کار شامل ہیں۔ جامعہ حفصہ میں سینکڑوں معصوم طالبات کے قاتل۔ 21 مئی 2007 کو کراچی میں چالیس سے زائد افراد کے قاتل اور بعض اہم قومی شخصیتوں مثلاً حکیم محمد سعید، محمد صلاح الدین اور مفتی شامزئی وغیرہ کے قاتل بھی این آر او سے مستفید ہونے والوں میں شامل ہیں۔

③ آج کل کراچی میں ہونے والی خوں ریزی میں قاتل اور مقتول دونوں حکومتی اتحادی پارٹیوں کے ہیں سب کو معلوم ہے قاتل کون ہے اور مقتول کون؟ لیکن قاتلوں کو اپنی اپنی پارٹیوں کی طرف سے مکمل تحفظ حاصل ہے۔ سو سے زائد انسانوں کا قاتل اجمل پہاڑی اور دو سو سے زائد انسانوں کا قاتل حسن خاں دونوں اپنی اپنی پارٹیوں کے سائے تلے محفوظ اور مامون ہیں۔

④ صدر پاکستان ملکی تاریخ کے بہت ہی خداترس اور رحمدل انسان ہیں جو کسی بھی مجرم کو سزا دینا پسند نہیں فرماتے۔ اگر عدالت کسی مجرم کو سزا دے تب بھی انہیں بہت گراں گزرتی ہے، لہٰذا وہ اسے فوراً معاف فرما دیتے ہیں حتی کہ اپنی بیگم کے قاتلوں کے بارے میں بھی ان کا دعویٰ ہے کہ وہ انہیں اچھی طرح جانتے ہیں، لیکن ان کے نام افشا کر کے شرمندہ نہیں کرنا چاہتے۔ جو شخص اپنی بیوی کے قاتلوں کے نام افشا کر کے انہیں شرمندہ نہیں کرنا چاہتا اسے دوسرے مقتولوں کے قاتلوں کے نام افشا کر کے شرمندہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

⑤ اخباری اطلاع کے مطابق 2011ء کے اختتام تک ملک بھر کی جیلوں میں قتل، اغوا برائے تاوان اور دیگر سنگین مقدمات میں سزائے موت پانے والے قیدیوں کی مجموعی تعداد 8319 ہو چکی ہے جن

میں سے پنجاب کی جیلوں میں 7321 ' خیبر پختونخوا کی جیلوں میں 348 ' سندھ کی جیلوں میں 467 اور بلوچستان کی جیلوں میں 83 قیدی سزائے موت کے انتظار میں ہیں۔ عدالتیں قتل اغوا برائے تاوان کے کیسوں میں سزائے موت کے فیصلے سنا رہی ہیں مگر ان فیصلوں پر گزشتہ چار سال سے عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ ❶

⑥ موجودہ قومی اور صوبائی اسمبلی کے درجنوں ممبروں کی ڈگریاں جعلی ثابت ہوئیں جن میں بعض اہم شخصیتیں بھی شامل ہیں پورے ملک میں ایک مرتبہ خوب شور وغل ہوا۔ عدالتیں بھی چیختی چلاتی رہیں لیکن درجنوں ممبران میں سے کوئی ایک بھی ایسا غیرت مند یا باضمیر انسان نہیں نکلا جو اس جرم کے احساس سے مستعفی ہوتا نہ ہی حکومت کے ذمہ داران میں سے کوئی ایسا رجل رشید نکلا جو دھوکہ دہی اور فریب کے ان مجرموں کو سزا دلوانے کی آواز اٹھاتا، البتہ یہ ضرور ہوا کہ سپریم کورٹ نے قومی اسمبلی کے جن تین ارکان کو نا اہل قرار دیا، انہوں نے عدالتی احتساب کے خوف سے استعفیٰ دے دیا۔ ان میں سے ایک حکومتی پارٹی کا رکن تھا، جسے عزت مآب وزیر اعظم پاکستان نے ضمنی انتخاب میں دوبارہ نہ صرف ٹکٹ عنایت فرمایا بلکہ بنفس نفیس اس کی الیکشن مہم میں حصہ لیا۔ لوگوں کو ووٹ دینے کی ترغیب دلائی اور اسے دوبارہ اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا۔ حال ہی میں سپریم کورٹ نے وزیر داخلہ کی پارلیمانی رکنیت معطل کی تو جناب وزیر اعظم نے انہیں فوراً وزیر داخلہ سے مشیر داخلہ کا پروانہ عطا فرما دیا۔ اعلیٰ ترین مناصب پر جلوہ افروز شخصیتوں کی طرف سے عدالتی فیصلوں کو بے اثر کرنے اور مجرموں کو تحفظ عطا کرنے کی ایسی نادر و نایاب مثالیں آپ کو دنیا کے کون سے ملک میں ملیں گی؟ ❷

---

❶ اردو نیوز جدہ 28 دسمبر 2012

❷ دنیا میں باعزت اور باوقار قومیں کس طرح اپنے ملک کے آئین اور عدالتی فیصلوں کا احترام کرتی ہیں اس کا اندازہ درج ذیل خبروں سے لگایا جا سکتا ہے: ① سعودی عرب کی ایک یونیورسٹی میں خاتون پروفیسر کی ڈگری جعلی ثابت ہونے پر اسے ایک برس قید اور دس ہزار ریال جرمانے کی سزا ہوئی۔ عدالتی فیصلے کے بعد مفتی اعظم نے نہ صرف اس فیصلے کی توثیق کی بلکہ یہ فتویٰ بھی دیا کہ جعلی ڈگری پر ملازمت کرنے والے کی کمائی حرام ہے۔ (اردو نیوز جدہ 21 مئی 2011) ② برطانیہ میں جعلی ڈگری پر کام کرنے والی ہندوستانی ڈینٹسٹ ونیشا شرما کو عدالت نے 3 سال قید کی سزا سنائی۔ (نوائے وقت 31 مارچ 2011) ③ سعودی عرب میں ایک پاکستانی تین آدمیوں کو قتل کرکے پاکستان فرار ہو گیا پولیس نے ایک پاکستانی رضاکار کی خدمت حاصل کر کے اسے پاکستان بھیجا جس نے قاتل کو دوبارہ سعودی عرب واپس آنے کی رغبت دلائی اور اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا۔ قاتل جیسے ہی سعودی عرب کی سرزمین پر اترا پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ مقدمہ چلا عدالت نے قصاص کا حکم صادر کیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ (اردو نیوز 24 فروری 2012) .... باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

⑦ عدالت عظمیٰ میں خود صدر پاکستان کے خلاف پاکستان سے غیر قانونی طور پر 60 ملین ڈالر سوئس بنکوں میں ٹرانسفر کرنے کا ایک مقدمہ زیر سماعت ہے۔ عدالت عظمیٰ کی بار بار ہدایت کے باوجود وزیر اعظم سمیت تمام حکومتی ادارے صدر مملکت کے تحفظ اور دفاع کیلئے دن رات سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ اس غیر قانونی سرمائے کا کسی طرح عدالت پیچھا چھوڑ دے۔

⑧ سپریم کورٹ نے مذکورہ فیصلہ کی کاپی سپیکر قومی اسمبلی کو بھجوائی تا کہ اس فیصلے پر ایکشن کے لئے معاملہ چیف الیکشن کمشنر کو بھیجا جائے، لیکن سپیکر قومی اسمبلی نے سزا یافتہ وزیر اعظم کو اسمبلی سے ووٹ آف کانفیڈنس دلوا کر مکمل طور پر تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی۔

⑨ آج 12 جولائی 2012ء بروز جمعرات کی خبر ملاحظہ فرمائیں "قومی اسمبلی کے بعد سینٹ نے بھی توہین عدالت بل کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت صدر، وزیر اعظم، گورنرز، وزراء اعلیٰ اور دیگر تمام وزراء کرام کو توہین عدالت سے استثنیٰ حاصل ہوگا۔"

ویسے تو وطن عزیز میں غیر قانونی اور غیر علانیہ طور پر پہلے بھی طاقتور لوگوں کو قانون سے استثنیٰ حاصل تھا، لیکن اب اس ظلم کو قانون کی شکل دے کر گویا اس ظلم پر مہر تصدیق ثبت کر دی گئی ہے۔ جو حدیث شریف کی رُو سے قوموں کو تباہ اور ہلاک کرنے والا قانون ہے اور یوں زبان حال سے قوم کے سرداروں نے خم ٹھونک کر وہی بات کہہ دی ہے جو قوم عاد کے سرداروں نے کی تھی ﴿ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴾ ترجمہ: "اگر تو واقعی سچا ہے تو لے آ وہ عذاب جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے۔" (سورہ الاعراف، آیت 70)

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین!

ہم نے یہاں صرف پانچ کبائر کا تجزیہ پیش کیا ہے، لیکن وطن عزیز کے حالات پر ایک اچٹتی سی نگاہ ڈالئے اور غور فرمائیے کہ کونسا کبیرہ گناہ ایسا ہے جس کا ارتکاب علی الاعلان نہیں ہو رہا۔ دھوکہ، فریب چوری، ڈاکے، بھتے، ناجائز قبضے، جوا، شراب، زنا، بدکاری، ناچ گانا، بیت المال میں لوٹ مار، قتل، اغوا، یتیموں، بیواؤں اور بے کسوں پر ظلم اور حق تلفی، سود، رشوت، فحاشی، عریانی، شرعی احکام کا استہزا، اسلام کا استہزا، جادو، ٹونے ٹوٹکے، ترک نماز، ترک زکاۃ، ترک صیام، ترک حج وغیرہ کونسا ایسا کبیرہ گناہ ہے جس سے ہمارا ملک واقعی پاک ہے؟

......بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ ④ ہنگری کے صدر نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری میں جعل سازی کے تنازعہ پر استعفیٰ دے دیا۔ (جسارت 14 اپریل 2012) ⑤ جرمنی کے صدر اچین وولف نے کرپشن کا سکینڈل سامنے آنے اور پراسیکیوٹرز کے پارلیمنٹ سے صدر کا استثنیٰ ختم کرنے کے مطالبہ کے بعد اپنے عہدے سے یہ کہتے ہوئے مستعفی ہو گئے کہ اب وہ قوم کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ (ایکسپریس 18 فروری 2012)

مذکورہ بالا کبائر کے نتیجہ میں آخرت کا جو معاملہ ہوگا سو ہوگا، دنیا میں ہم ان کبائر کا خمیازہ یوں بھگت رہے ہیں کہ ہمارے سونا اگلنے والے کھیت بنجر ہوتے جارہے ہیں ایک طرف دریاؤں کا پانی خشک ہورہا ہے اور دوسری طرف سیلاب زلزلے اور ڈینگی بخار جیسی سماوی آفات معمول بنتی جارہی ہیں۔ بجلی اور گیس کے بحران کی وجہ سے ہزاروں صنعتیں بند ہوچکی ہیں، لاکھوں محنت کش بے روزگاری کے عذاب میں مبتلا ہیں بے روزگاری کی وجہ سے جرائم کی شرح میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ چوریاں، ڈاکے، قتل وغارت، اغوا برائے تاوان اور خودکش حملے روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ نہ جان محفوظ نہ مال محفوظ نہ گھربار محفوظ! کوئی دوسرا ملک یہاں آکر سرمایہ کاری کرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ پاکستانی سرمایہ کار اپنا سرمایہ بیرون ملک منتقل کررہے ہیں۔ بجلی، گیس، پٹرول اور اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ نے لوگوں کو خودکشیوں پر مجبور کردیا ہے۔ لوگ اپنے جگر گوشوں کو فروخت کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ ریلوے پی آئی اے سٹیل مل جیسے نفع بخش ادارے تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے ہیں۔ بجٹ کا خسارہ دس کھرب روپے تک پہنچ گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے سالانہ اخراجات آمدنی کے مقابلہ میں دس کھرب روپے زیادہ ہیں۔ دہشت گردی کی نام نہاد جنگ میں ہمارا ملک 72 ارب ڈالر کا نقصان اٹھا چکا ہے 300 سے زائد ہونے والے ڈرون حملوں میں 40 ہزار سے زیادہ لوگ (اکثریت بے گناہ شہری) ہلاک ہوچکے ہیں زخمیوں کی تعداد لاکھوں میں ہے اور بے گھر ہونے والے شہری 40 لاکھ سے زائد ہیں۔ نومبر 2011ء کو نیٹو اور امریکی فوج نے سرحدی چیک پوسٹ پر حملہ کیا جس میں دو درجن سے زائد فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اب یہ خبر بھی آچکی ہے کہ بلوچوں کو ماورائے عدالت قتل کرنے کی آڑ میں امریکی کانگریس میں بلوچستان کی علیحدگی کے لئے قرارداد پیش کردی گئی ہے۔ [1]

کوئی اعتراف کرے یا نہ کرے لیکن ہمیں اس بارے میں ذرہ برابر شک نہیں کہ وطن عزیز کے موجودہ حالات دراصل اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مختلف صورتیں ہیں جن میں ہم اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے مبتلا ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے قانون جزاوسزا کے مطابق کہنا چاہیے کہ ہم اپنے گناہوں کی وجہ سے جس سزا کے مستحق تھے رحمٰن ورحیم ذات نے رحم فرماتے ہوئے ہمیں وہ سزا نہیں دی بلکہ مہلت پر مہلت دیئے چلی جارہی ہے

[1] روزنامہ ایکسپریس، 8 فروری 2012ء

اگر ہم نے اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا اور گناہوں سے توبہ نہ کی تو پھر ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات ساری قوموں کے لئے ایک جیسا ہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَّمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: ”ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہوں کی وجہ سے پکڑا ان میں سے کسی پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی کسی کو زبردست چیخ نے آلیا کسی کو زمین میں دھنسا دیا کسی کو غرقاب کر دیا (یاد رکھو!) اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔“ (سورہ العنکبوت آیت 40) پھر ہے کوئی قوم کے سرداروں میں سے ایسا بطل جلیل جو قرآن مجید کی اس آواز پر کان دھرے؟

نجات کے لئے گناہوں سے بچنا بھی اہم ہے:

ایمان کے بعد نیک اعمال بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ آخرت میں نجات کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہی دو چیزوں کو شرط قرار دیا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: ”اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہی لوگ جنت والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“ (سورۃ البقرۃ آیت 82) ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴾ ترجمہ: ”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کی مہمانی کے لئے فردوس کے باغات ہوں گے۔“ (سورۃ الکہف آیت 107)

قرآن پاک میں اس مضمون پر مشتمل سو سے زائد آیات موجود ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نجات کا دارومدار ایمان کے بعد نیک اعمال پر ہے۔

شیطان، انسان کا انتہائی عیار اور مکار دشمن ہے۔ وہ لوگوں کو مختلف طریقوں سے جہنم میں لے جانے کے لیے دن رات گھات لگائے ہوئے ہے، اس نے روز ازل سے یہ عہد کر رکھا ہے ”میں تیری سیدھی راہ پر لوگوں کی گھات میں بیٹھوں گا، پھر ان کے آگے سے، ان کے پیچھے سے، اُن کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے ان پر حملہ کروں گا۔“ (سورہ الاعراف آیت 17) چنانچہ کسی کو شیطان دین وایمان سے باغی بنا کر سیدھا سیدھا گناہوں کی وادی میں پہنچا دیتا ہے کسی کو نیک اعمال کے ساتھ شرک میں مبتلا کر دیتا ہے، کسی کو نیک اعمال کی شکل میں بدعات پر لگا دیتا ہے، کسی کو نماز روزے کے ساتھ سود اور رشوت

جیسے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے، کسی کو نیک اعمال کے ساتھ ریا اور شہرت کے نشہ میں مگن کر دیتا ہے اور کسی کو نیک اعمال کے غرور اور تکبر میں مبتلا کر کے جہنم کی راہ پر ڈال دیتا ہے، کسی کو حرام مال کما کر صدقہ خیرات کرنے کی لذت میں مبتلا کر دیتا ہے، کہیں مستحبات اور مباحات کا ذوق پیدا کر کے فرائض اور واجبات سے غافل کر دیتا ہے، کہیں نیک اعمال کے ساتھ جھوٹ، چغلی، غیبت، دوسروں کا استہزا، تحقیر اور توہین جیسے کبائر میں مبتلا کر دیتا ہے، کہیں نیک اعمال کے ساتھ حقوق العباد سے بے نیاز کر دیتا ہے اور یوں بظاہر انسان نیک اعمال جمع کر لیتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ شیطان ایسے ایسے لاتعداد اور سنگین گناہ کروا ڈالتا ہے جو اس کے ڈھیروں نیک اعمال کو برباد کر دیتے ہیں اور یوں وہ قیامت کے روز جنت کی بجائے جہنم کا مستحق بن جاتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے امت کو نیک اعمال کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے کی نصیحت بڑے حکیمانہ انداز میں فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا ''جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی مفلس تو وہی ہے جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکاۃ جیسے نیک اعمال لے کر آئے گا، لیکن اس کے ساتھ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا، چنانچہ اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی اگر نیکیاں ختم ہوگئیں تو مظلوموں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالنے شروع کر دیئے جائیں گے حتیٰ کہ اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔'' (مسلم)

ایک اور حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''بعض لوگ قیامت کے روز تہامہ پہاڑ کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو غبار بنا کر اڑا دیں گے۔'' ایک صحابی نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں ان کی نشانیاں بتائیں کہیں ہم بھی ان میں شامل نہ ہو جائیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ تمہارے ہی بھائی بند ہوں گے تمہاری قوم سے ہی ہوں گے جس طرح تم راتوں کو عبادت کرتے ہو ویسے ہی وہ بھی راتوں کو عبادت کرنے والے ہوں گے، لیکن تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کریں گے۔'' (ابن ماجہ)

مذکورہ بالا احادیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ نجات کے لئے نیک اعمال کے ساتھ ساتھ کبائر سے بچنا کتنا اہم اور ضروری ہے؟ انسان کی اس سے بڑی بدبختی اور بدنصیبی کیا ہوگی کہ وہ اپنی دانست میں

ڈھیروں نیک اعمال کر کے لے جائے، لیکن قیامت کے روز اس کے سارے نیک اعمال ایک ایک کر کے اس کے گناہوں کی نذر ہو جائیں اور وہ جہنم کا مستحق ٹھہرے ﴿ اَلاَ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴾ ''خبردار! یہی ہے کھلا خسارہ۔'' (سورۃ الزمر آیت 15)

گناہوں سے بچنے کا مؤثر ترین ذریعہ......اللہ کا خوف!

قرآن مجید نے گذشتہ اقوام کے حوالہ سے اہل ایمان کو بار بار یہ حقیقت ذہن نشین کروائی ہے کہ جن اقوام نے آخرت کا انکار کیا وہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہوگئیں جس کی نتیجے میں ظالم، بے رحم اور سفاک بن گئیں ہر طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہوئیں اور اخلاقی اعتبار سے اسفل السافلین کے گڑھے میں جا گریں۔ سورۃ نمل میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے ﴿وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ○ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ○﴾ ترجمہ: ''اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ جب ہم اور ہمارے آباؤ اجداد مٹی ہو چکے ہوں گے تو کیا واقعی قبروں سے نکالے جائیں گے؟ یہ وعدہ تو ہم سے بھی کیا گیا اور ہمارے آباؤ اجداد سے بھی کیا گیا یہ تو محض افسانے ہیں جو پہلے وقتوں سے چلے آرہے ہیں، کہو ذرا زمین میں چل پھر کر تو دیکھو کہ ایسے مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔ (سورۃ النمل 69)

آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی پکڑ سے بے خوفی انسان کو سرکش اور باغی بنا دیتی ہے۔ دنیا کا کوئی قانون اور طاقت اس کا ہاتھ نہیں روک سکتی۔ قوم عاد ہو یا قوم ثمود، فرعون ہو یا قارون اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہو کر وہ سب ظالم اور سفاک بن گئے۔ اس کے برعکس اگر اللہ کا خوف دل میں بیٹھ جائے، تو پھر دن کی روشنی ہو یا رات کی تاریکی، مجمع عام ہو یا گھر کی چار دیواری۔ انسان معمولی سا گناہ کرنے کی جرات نہیں کرسکتا۔

قرآن مجید کا کمال یہ ہے کہ وہ انسان کو گناہوں سے بچنے کے لئے مختلف انداز سے ان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا کرتا ہے۔ کہیں یہ کہہ کر کہ اللہ تمہارا حساب لینے والا ہے، اللہ بڑی طاقت اور قوت والا ہے اس سے ڈر کر رہو، کہیں یہ کہہ کر کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے وہ تمہارے دلوں کے بھید جانتا ہے۔ بالآخر تم نے اسی کے پاس جانا ہے، کہیں یہ بتا کر کہ وہ گناہگاروں کو جہنم میں ڈالے گا، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے، وہ مجرموں سے انتقام لے کر رہے گا۔

قرآن مجید کی اس تعلیم کا یہ اثر تھا کہ عہد نبوی میں گناہوں میں ڈوبی ہوئی قوم جب قرآن مجید کی تعلیمات سے آشنا ہوئی تو وہ بے داغ سفید کپڑے کی طرح گناہوں سے پاک اور صاف ہوگئی۔ انہیں صرف یہ بتانے کی ضرورت تھی کہ فلاں کام گناہ کا ہے اسے چھوڑ دو تو وہ اسے فوراً ترک کر دیتے۔ جب شراب پیتے ہوئے لوگوں نے منادی کی آواز سنی کہ شراب پینا حرام ہے، تو سب نے وہیں اپنے ہاتھ روک لئے اور برتنوں میں موجود شراب ضائع کر دی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مال زکوۃ وصول کرنے کے لئے تحصیلدار مقرر فرمایا، لیکن ساتھ نصیحت فرمائی ''اللہ سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو کہ قیامت کے روز تم آؤ تو زکوۃ میں خیانت کا کوئی اونٹ، گائے یا بکری تمہارے کندھے پر سوار ہو (اور تم آ کر مجھے سفارش کرنے کے لئے کہو۔)'' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال زکوۃ میں خیانت کا یہ انجام ہوگا؟'' آپ نے فرمایا ''ہاں۔'' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے ''اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تحصیلدار کا کام نہیں کروں گا۔''

حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن رکھا تھا ''دھوکا اور فریب آگ میں ہیں۔'' اگر میں نے یہ نہ سنا ہوتا، تو میں دوسرے لوگوں کی نسبت کہیں زیادہ دھوکہ اور فریب دینے والا ہوتا۔''

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے آواز دی ''ابو مسعود، خبردار!'' جب حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی، تو اپنا کوڑا وہیں پھینک دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یاد رکھ جتنی تو اس غلام پر قدرت رکھتا ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔'' حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج کے بعد میں کسی غلام کو نہیں ماروں گا اور اِس کو میں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی۔''

حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ سے زنا کا جرم سرزد ہوا، تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے چار بار اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اپنے آپ کو گناہ سے پاک کرنے کی درخواست کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کرنے کے بعد انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اللہ کے خوف اور ڈر کی ایسی کوئی مثال عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کے علاوہ کسی اور عہد میں بھی ملتی ہے؟

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل فتح مکہ کے بعد فرار ہو گئے ۔حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حکیم ایمان لے آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر کے لئے امان طلب کی ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال مہربانی اور شفقت سے امان دے دی ۔ام حکیم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کو تلاش کرتے ہوئے جدہ سے واپس آ رہی تھیں کہ راستے میں عکرمہ نے اپنی بیوی سے خلوت کا ارادہ کیا، تو ام حکیم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر سے فوراً الگ ہو گئیں اور بتا دیا کہ میں مسلمان ہوں اور تم کافر، جب تک تم اسلام قبول نہیں کرتے، تب تک میں تم پر حرام ہوں ۔اللہ کے خوف اور ڈر کے علاوہ ہے کوئی دنیا کا قانون یا ضابطہ جو انسان کی فکر اور سوچ میں ایسا عظیم انقلاب برپا کر سکے؟

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فوت ہونے لگے، تو ان کے عزیز مسلمہ بن عبدالملک نے کہا ''امیر المومنین ! آپ نے اپنی اولاد کو مال و دولت سے محروم کر دیا ۔کاش اب آخری وقت میں ان کے لئے کوئی وصیت کرتے جائیں ۔'' حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا ''اگر میری اولاد متقی اور پرہیز گار ہو گی، تو اللہ اپنے فضل و کرم سے انہیں غنی کر دے گا اور اگر گناہوں میں مبتلا ہوں گے، تو میں انہیں مال و دولت دے کر ان کے گناہوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا ۔'' پھر بیٹوں کو بلایا اور فرمایا ''پیارے بیٹو! دو باتوں میں سے ایک بات تمہارے باپ کے اختیار میں تھی، پہلی یہ کہ تم دولت مند ہو جاؤ اور تمہارا باپ جہنم میں چلا جائے اور دوسری یہ کہ تم محتاج رہو اور تمہارا باپ جنت میں چلا جائے، میں نے دوسری بات کو پسند کیا ہے اور تم کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں ۔'' تمام تر اختیارات کے باوجود دیانت اور امانت کا یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے بغیر کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟

اس میں شک نہیں کہ بعض دیگر عوامل بھی انسان کو گناہوں سے بچانے کا باعث بنتے ہیں ۔مثلاً باپ کی سزا کا خوف ۔لیکن یہ خوف بھی عارضی ہے ۔جب باپ موجود نہ ہو یا اولاد کی عمر زیادہ ہو جائے تب یہ خوف بھی از خود ختم ہو جاتا ہے ۔سوسائٹی میں بدنامی کا خوف بھی بعض اوقات گناہ سے بچنے کا باعث بنتا ہے لیکن یہ خوف بھی تب تک مؤثر ہوتا ہے جب تک انسان کو اپنی بدنامی کا احساس ہو، جب یہ احساس ختم ہو جائے تب یہ خوف بھی بے اثر ہو جاتا ہے ۔بعض اوقات پولیس کا خوف بھی انسان کو گناہوں سے روکے رکھتا ہے، لیکن پولیس کی عدم موجودگی میں یہ خوف بھی بے اثر ہو جاتا ہے ۔بعض اوقات قانون کا خوف بھی

انسان کو گناہوں سے روکنے کا باعث بنتا ہے، لیکن بعض مجرم قانون سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں اور یوں قانون بھی گناہوں کو روکنے میں غیر موثر ثابت ہوتا ہے۔

بعض گناہ ایسے ہیں جن کی گرفت والدین کر سکتے ہیں نہ پولیس کر سکتی ہے اور نہ ہی ان گناہوں کے لئے قانون سازی کی جا سکتی ہے۔ مثلاً آنکھوں کے گناہ، دل اور دماغ کے گناہ، کانوں کے گناہ۔ یہ ایسے گناہ ہیں جن سے اللہ کے ڈر اور خوف کے علاوہ دنیا کی کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا ڈر اور خوف ہی ایک ایسا مستقل اور مؤثر عامل ہے جو افراد و اقوام کو گناہوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اللہ کا ڈر انسان کے اندر بیٹھا ہوا ایک ایسا پولیس مین ہے جو انسان کو گناہ سے روکنے کے لئے ہر وقت پوری طرح مستعد رہتا ہے۔

پس حاصل کلام یہ ہے کہ انسان کو گناہوں سے روکنے کا سب سے مؤثر ذریعہ اللہ کا خوف ہی ہے۔

والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اس انداز سے کریں کہ بچپن سے ہی ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف جاگزیں ہو جائے۔ اساتذہ کو چاہئے کہ وہ اپنے شاگردوں کو خوفِ الٰہی کی تلقین کریں۔ اہل علم کو اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعے عوام الناس کے دلوں میں اللہ کا خوف پیدا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف جہاں معاشرے کو گناہوں سے پاک کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے وہاں آخرت میں بھی اللہ کا خوف ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ۝﴾ ترجمہ: ''اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اور اپنے آپ کو خواہشات سے روک لیا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔'' (سورۃ النازعات، آیت نمبر 41-40)

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

مسند احمد کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''جس آدمی نے سچے دل سے کلمہ پڑھ لیا وہ جنت میں جائے گا۔'' اس مضمون کی بہت سی احادیث الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ تمام کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ایک حدیث کے الفاظ یوں بھی ہیں ''جس آدمی کے دل میں رتی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔'' (ابوداؤد)

ایسے ہی مضامین پر مشتمل احادیث پڑھ کر بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس آدمی نے ایک دفعہ کلمہ پڑھ لیا ،وہ جو چاہے کرتا رہے، جہنم میں نہیں جائے گا اور بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوگا۔ اگر چہ ان احادیث کے ظاہری الفاظ سے تو یہ مفہوم درست معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر یہی مفہوم درست سمجھ لیا جائے ،تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے آخرت کے حوالے سے جن کبائر کی سزاؤں اور عذابوں کا ذکر فرمایا ہے وہ کن لوگوں کے لئے ہیں؟ کفار اور مشرکین کے لئے تو ویسے ہی ابدی جہنم ہے ،ان کے لئے الگ الگ گناہوں کی سزائیں اور عذاب بتانے کی ضرورت ہی نہیں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ سزائیں کلمہ گو کبائر کے مرتکب مسلمانوں کے لئے ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت پر جہنم سے نکالے جانے والے لوگ کون ہوں گے؟ کفار اور مشرکین کے لئے تو رسول اکرم ﷺ کی شفاعت ہے ہی نہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کے نتیجہ میں جہنم سے نکلنے والے لوگ کبائر کے مرتکب مسلمان ہی ہوں گے۔

پس مذکورہ بالا احادیث کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جس آدمی نے سچے دل سے کلمہ توحید کا اقرار کیا اور کبھی کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا وہ خواہ کتنا بڑا گنہگار ہی کیوں نہ ہو جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد ایک نہ ایک روز جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اسی طرح جس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ ''جس آدمی کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔'' اس سے مراد یہ ہے کہ کلمہ گو موحد ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں جائے گا، بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے عارضی طور پر جہنم میں جائے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اُسے جہنم سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا، لہٰذا اس بارے میں کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ کلمہ گو موحد ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا۔ ہاں ہمیشہ کیلئے واقعی جہنم میں نہیں جائے گا البتہ کبائر کی سزا بھگتنے کے بعد ہمیشہ کیلئے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ ان شاء اللہ

قانون اور ضابطہ تو وہی ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا معاملہ بالکل اس سے الگ ہے وہ اپنے فضل و کرم سے جس گنہگار موحد کے جتنے چاہیں کبیرہ گناہ معاف فرمادیں اور اسے جہنم کی ہوا تک نہ لگنے دیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر پوری طرح قادر ہیں ﴿يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ﴾ ''وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے۔'' (سورۃ الدھر، آیت 31)

صغیرہ گناہوں کی معافی:

صغیرہ گناہوں کی مغفرت کے معاملے میں بیشتر لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

اولاً صغیرہ گناہوں کو صغیرہ سمجھتے ہوئے انہیں اہمیت نہیں دی جاتی۔ ثانیاً ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے نیک اعمال (نماز، روزہ، صدقہ خیرات، عمرہ حج وغیرہ) کے بدلے میں ازخود اللہ تعالیٰ ہمارے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتے ہیں، لہٰذا صغیرہ گناہوں کے بارے میں عام طور پر لوگ نہ تو فکر مند ہوتے ہیں اور نہ ہی یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ صغیرہ گناہ کون کون سے ہیں؟

ایک مومن کے لئے یہ اندازِ فکر بالکل درست نہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ ہمارے بعض نیک اعمال کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ازخود ہمارے صغیرہ گناہ معاف فرماتے رہتے ہیں، لیکن اس کی دو شرطیں ہیں، جو یہ شرطیں پوری کرے گا، اس کے صغیرہ گناہ واقعی ازخود اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ساتھ ساتھ معاف فرماتے رہیں گے، لیکن جو شخص یہ شرطیں پوری نہیں کرے گا اس کے صغیرہ گناہ نیک اعمال کے بدلے میں ازخود معاف نہیں ہوں گے، بلکہ کبیرہ گناہوں کے ساتھ ساتھ اس سے صغیرہ گناہوں کی باز پرس بھی ہوگی، لہٰذا ان دونوں شرطوں کی وضاحت کرنا بہت ضروری ہے۔

پہلی شرط ...... کبیرہ گناہوں سے اجتناب:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں صغیرہ گناہوں کی معافی کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے ﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾ ترجمہ: ''اگر تم ان کبائر سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہاری برائیوں کو مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ میں داخل کریں گے۔'' (سورۃ النساء، آیت 31) سورہ شوریٰ میں ارشاد مبارک ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: ''(ثواب کے مستحق) وہ لوگ ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے تو لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔'' (سورۃ الشوریٰ آیت 37) ایک حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ''پانچ وقت کی نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک کے درمیانی وقفہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں بشرطیکہ کبائر سے بچا جائے۔'' (مسلم)

مذکورہ بالا آیات کریمہ اور حدیث شریف کے الفاظ سے یہ بات واضح ہے کہ صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا وعدہ کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط سے مشروط ہے، لہٰذا جو آدمی کبائر میں مبتلا ہے اور کبائر سے

بچنے کی کوشش نہیں کرتا اس کے صغیرہ گناہوں کا حساب بھی اسی طرح ہوگا جس طرح اس کے کبیرہ گناہوں کا حساب ہوگا۔ اگر ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے یا غیبت کرتا ہے یا رشوت لیتا ہے یا داڑھی منڈاتا ہے یا کوئی اور کبیرہ گناہ کرتا ہے تو ایسے لوگوں کے صغیرہ گناہ نیک اعمال کے بدلے میں معاف نہیں ہوتے بلکہ انہیں کبیرہ گناہوں کے ساتھ ساتھ اپنے صغیرہ گناہوں کی سزا بھی بھگتنی پڑے گی۔

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط پر صغیرہ گناہ معاف کرنے کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے بعض تاجر کسی چیز کی سیل بڑھانے کے لئے اشتہار لگادیتے ہیں ''Buy one Get one free'' یعنی ایک چیز خریدنے والے کو دوسری چیز بلا قیمت دی جائے گی۔ اگر کوئی خریدار، دکاندار سے کہے کہ مجھے خریدنے والا آئیٹم تو نہیں چاہئے البتہ بلا قیمت والا دے دو تو کوئی بھی دکاندار ایسا نہیں کرے گا، بلا قیمت دینے کی سہولت فقط اس آدمی کے لئے ہے جو پہلے ایک آئیٹم خریدے گا۔ ایسا ہی معاملہ کبیرہ گناہوں سے بچنے کے بعد صغیرہ گناہوں کی معافی کا ہے۔ جو کبیرہ گناہوں سے بچے گا اس کے صغیرہ گناہ معاف ہوں گے جو کبیرہ گناہوں سے نہیں بچے گا اس کے صغیرہ گناہ بھی معاف نہیں ہوں گے۔

درحقیقت کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط پر صغیرہ گناہوں کی معافی میں مصلحت یہ ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شعوری کوشش کرے گا اس کے لئے صغیرہ گناہوں سے بچنا نہ صرف یہ کہ بہت آسان ہوگا بلکہ بہت محبوب اور مرغوب ہوگا اور یوں وہ دونوں طرح کے گناہوں سے محفوظ اور مامون ہو جائے گا۔ سیدھی سی بات ہے کہ جس شخص نے کروڑوں کی کرپشن سے اپنے آپ کو محفوظ کر رکھا ہے اس کے لئے سینکڑوں کی کرپشن سے بچنا کون سا مشکل کام ہے؟

حاصل کلام یہ ہے کہ نیک اعمال کے نتیجہ میں صغیرہ گناہوں کی معافی کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔

دوسری شرط...... صغیرہ گناہوں پر مداومت سے اجتناب

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے بعض گناہوں کو ''صغیرہ'' قرار دے کر ہمارے لئے بہت سی آسانیاں اور سہولتیں پیدا فرما دی ہیں ورنہ گناہ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو بہر حال ہے تو وہ نافرمانی ہی جس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک حدیث شریف میں ارشاد مبارک ہے ''جن گناہوں کو تم معمولی سمجھتے ہو ان

سے بھی بچو، کیونکہ ان کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ سوال کرنے والے ہیں۔" (ابن ماجہ)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ "گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچو اس لئے کہ انسان کے معمولی گناہ جمع ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اسے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔" (احمد)

مسند احمد ہی کی ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر صغیرہ گناہ پر مداومت کو ہلاکت قرار دیا ہے۔ ارشاد مبارک ہے "ہلاکت ہے اصرار کرنے والے کے لئے جو لوگ جانتے بوجھتے گناہوں پر اصرار کرتے ہیں۔" مذکورہ بالا احادیث سے دو باتیں واضح طور پر معلوم ہو رہی ہیں۔

① ہر گناہ سے انسان کو بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے خواہ وہ گناہ بظاہر کتنا معمولی ہی کیوں نہ ہو۔

② کسی معمولی اور حقیر گناہ پر بھی اصرار کرنا یعنی مداومت اختیار کرنا گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

ایک دوسری حدیث سے تو یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ مداومت کے بغیر بھی صغیرہ گناہ انسان کی ہلاکت کا باعث بن سکتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "حلال اور حرام دونوں واضح ہیں، لیکن اُن کے درمیان بعض چیزیں (عام آدمی کو) شبہ میں ڈالنے والی ہیں، جو شخص ان شبہ والی چیزوں سے دور رہا وہ واضح حرام چیزوں سے بھی بچا رہے گا اور جو شخص ان شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا ممکن ہے وہ واضح حرام چیزوں میں بھی پڑ جائے۔ خبردار رہو، گناہ، اللہ کی چراگاہ ہیں، جو شخص اس چراگاہ کے قریب قریب رہے گا بعید نہیں وہ چراگاہ کے اندر بھی گھس پڑے۔" (بخاری)

رحمتِ عالم ﷺ کی یہ تنبیہ کس قدر حقیقت پر مبنی ہے۔ اس کا اندازہ معاشرے میں موجود جرائم پیشہ افراد کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مجرم، جرائم کی ابتداء ہمیشہ چھوٹے چھوٹے جرائم سے کرتے ہیں اگر ان کی روک ٹوک نہ ہو تو آہستہ آہستہ بڑے جرائم میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ اشتہاری مجرم بن جاتے ہیں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو شخص چھوٹے جرائم سے بچنے کی کوشش نہیں کرے گا وہ آہستہ آہستہ بڑے جرائم کا ارتکاب بھی کر گزرے گا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ صغیرہ گناہ کبیرہ گناہوں کے قاصد ہوتے ہیں۔

لمحہ بھر کے لئے غور فرمائیے! بیماری خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو ہم اسے نظر انداز نہیں کرتے اور فوراً اس کا علاج کرتے ہیں صرف اس ڈر سے کہ کہیں بیماری بڑھ نہ جائے۔ تجارت میں نقصان خواہ کتنا معمولی کیوں نہ ہو ہم اسے ہرگز نظر انداز نہیں کرتے اور فوراً دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آگ کا انگارہ

خواہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو ہم اسے فوراً بجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہیں اس سے آگ بھڑک نہ اُٹھے۔ کانٹا خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو ہم اسے فوراً نکال پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دنیا کے معاملے میں اگر ہماری یہ سوچ درست ہے تو پھر دین کے معاملے میں یہ سوچ کیسے درست ہوسکتی ہے کہ صغیرہ گناہ معمولی ہیں ان کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں؟

صغیرہ گناہوں کو معمولی سمجھنا اس اعتبار سے بھی غلط ہے کہ ممکن ہے ایک گناہ کو ہم صغیرہ سمجھ رہے ہوں اور حقیقت میں وہ کبیرہ ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''آج تم ایسے اعمال کر رہے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں، حالانکہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان اعمال کو ہلاک کرنے والے گناہ سمجھتے تھے۔'' (بخاری)

بات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص واقعی یہ چاہتا ہے کہ اس کے نیک اعمال کے نتیجہ میں صغیرہ گناہ معاف ہوتے رہیں اُسے یہ دونوں شرطیں پوری کرنی چاہئیں۔

اولاً: کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی بھرپور کوشش۔

ثانیاً: صغیرہ گناہوں پر مداومت سے مکمل اجتناب۔

دونوں شرائط پوری کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ ہمارے نیک اعمال کے نتیجہ میں صغیرہ گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمِ

کبیرہ گناہوں کا کفارہ...... سچی توبہ!

کبیرہ گناہ کیسے معاف ہوسکتے ہیں؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ﴾ ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہارے گناہ مٹا دے اور تمہیں اس جنت میں داخل فرما دے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔'' (سورۃ التحریم آیت 8)

سچی توبہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے صرف گناہ معاف کرنے کا ہی نہیں بلکہ جنت میں داخل کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ''سچی توبہ کرنے والا گناہوں

سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اس نے گناہ کیا ہی نہیں‘‘۔ ارشاد نبوی ہے ((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ)) ’’گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔‘‘ (ابن ماجہ) سچی توبہ کا اعلیٰ اور افضل درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف گناہ معاف فرما دیتے ہیں بلکہ توبہ کرنے والے کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○﴾ ترجمہ ’’مگر جس نے توبہ کی، ایمان لایا، نیک عمل کئے ایسے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیں گے اللہ تو بخشنے والے اور بہت رحم فرمانے والے ہیں۔‘‘ (سورۃ الفرقان آیت 70)

مذکورہ بالا آیات اور حدیث سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ سچی توبہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ صغیرہ اور کبیرہ سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ سچی توبہ کے تقاضے کیا ہیں؟ اس بارے میں درج ذیل امور پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

① **احساس ندامت** : اپنے گزشتہ گناہوں پر انسان کو ندامت اور شرمندگی ہونی چاہئے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ((اَلنَّدَمَةُ تَوْبَةٌ)) یعنی ’’ندامت ہی حقیقت میں توبہ ہے۔‘‘ (ابن ماجہ)

② **معافی مانگنا** : احساسِ ندامت کے بعد مسنون الفاظ میں انسان کو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے۔ [1] ارشادِ نبوی ہے ((اِنِّیْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ أَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً)) ’’بلاشبہ میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔‘‘ (بخاری)

③ **آئندہ گناھوں سے اجتناب کا عزم** : توبہ کے بعد آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم کرنا بھی سچی توبہ کے تقاضوں میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ﴿وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ○﴾ ترجمہ ’’بے شک میں بہت بخشنہار ہوں اس آدمی کے لئے جو توبہ کرے، ایمان لائے، نیک عمل کرے پھر اس پر جمار ہے۔‘‘ (سورۃ طٰہٰ آیت 82)

④ **مغفرت کا یقین**: سچی توبہ کے تقاضوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان توبہ کرنے کے بعد اپنے گناہوں کی مغفرت کا پختہ یقین رکھے۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت توبہ کا ذکر جن الفاظ میں

[1] گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے بعض مسنون الفاظ کتاب ہٰذا کے باب ’’کبائر کا کفارہ‘‘ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

فرمایا ہے وہ قابل غور ہیں۔ ارشاد بار تعالیٰ ہے ﴿اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَہَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ﴾ ترجمہ: ''ان لوگوں کی توبہ قبول کرنا اللہ کے ذمہ ہے جو (گناہ کے انجام کی) لاعلمی کی وجہ سے گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر جلدی توبہ کر لیتے ہیں ایسے لوگوں کی توبہ اللہ قبول فرماتے ہیں بیشک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔'' (سورۃ النسآء، آیت 17) آیت میں ''عَلَی اللّٰہِ'' فرما کر یہ واضح کیا گیا ہے کہ سچی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمانا اللہ کے ذمہ فرض ہے۔

ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے کہا ''اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! جب تک تیرے بندوں کی روحیں ان کے اجسام میں ہوں گی میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا۔'' جواب میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''مجھے میری عزت اور جلال کی قسم اور مجھے میرے بلند مرتبہ کی قسم! جب تک میرے بندے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں گے میں انہیں معاف فرماتا رہوں گا۔'' (احمد)

ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اور عرض کی ''ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ!'' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہو ((اَللّٰہُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ)) ترجمہ: ''یا اللہ! میرے گناہوں کے مقابلہ میں تیری بخشش بہت وسیع ہے اور مجھے اپنے (برے) اعمال کے مقابلے میں تیری رحمت پر زیادہ بھروسہ ہے۔'' اس آدمی نے یہ الفاظ کہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دوبارہ کہو۔'' اس نے دوبارہ یہی الفاظ کہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر کہو۔'' اس نے تیسری مرتبہ کہے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اٹھو اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے۔'' (حاکم) پس سچی توبہ کے بعد ایسا ہی پختہ یقین توبہ کرنے والے کو ہونا چاہئے کہ اللہ نے واقعی میری توبہ قبول فرمالی ہے اور مجھے معاف فرما دیا ہے۔

⑤ **توبہ بلا تاخیر ہونی چاہئے** : قبولیتِ توبہ کی شروط میں سے یہ بھی ہے کہ جیسے ہی انسان کو گناہ کا احساس ہو، فوراً توبہ کرے اور اس میں تاخیر نہ کرے۔ سورۃ النساء کی آیت میں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے ﴿ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ﴾ یعنی فوراً توبہ کرنے کی قید لگائی ہے اور دوسری طرف واضح الفاظ میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے ﴿وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَہُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ﴾ ترجمہ ''توبہ ان کی قبول نہیں ہے جو گناہ کئے چلے جائیں اور جب ان میں سے کسی کی موت آجائے تو کہے ''اب میں توبہ کرتا ہوں۔'' (سورۃ النساء آیت

18) حدیث شریف میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "توبہ کا وقت نزع کے وقت سے پہلے تک ہے۔" (ابن ماجہ)

پس سچی توبہ وہی ہے جو گناہ کا احساس ہوتے ہی فوراً کی جائے...... آج نہیں کل...... محض شیطان کا دھوکہ ہے یہ...... کل...... تو زندگی بھر نہیں آتا، لہٰذا توبہ کے معاملے میں آج نہیں تو کل کے بجائے...... ابھی ورنہ کبھی نہیں...... پر عمل کرنا چاہیئے۔

⑥ **حقوق کی ادائی**: ایسے گناہ جن میں کسی دوسرے آدمی پر ظلم یا زیادتی کی گئی ہو یا کسی کا حق چھینا گیا ہو یا کسی کی بے عزتی کی گئی ہو اسے اس کا حق واپس کرنا یا اس سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے۔ حقوق العباد کی ادائی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ خاص طور پر قرض کے بارے میں ارشاد فرمایا "اللہ کی قسم! اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔" (نسائی) کسی کا معمولی سا حق مارنے کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا "اس پر جنت حرام ہے۔" (مسلم) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے "جس نے کسی بھائی کی بے عزتی کی ہو یا کوئی اور ظلم کیا ہو اسے چاہیئے کہ دنیا میں ہی معاف کروالے ورنہ قیامت کے روز اس بے عزتی یا ظلم کے برابر اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی، اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے۔" (بخاری) تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ قبولیت توبہ کے لئے لوگوں کے حقوق کی ادائی بہت ضروری ہے۔

⑦ **شرک سے پاک عقیدہ**: قبولیتِ توبہ کیلئے عقیدے کا شرک سے پاک ہونا سب سے پہلی اور بنیادی شرط ہے۔ عقیدے میں شرک کی آمیزش ہو تو وہ قبولیت توبہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہ معاف فرماتا ہے جب تک (بندے اور اللہ کی رحمت کے درمیان) پردہ حائل نہ ہو۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! پردہ کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پردہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا ہو۔" (احمد) لہٰذا توبہ سے پہلے شرک سے تائب ہو کر عقیدہ درست کرنا چاہیئے پھر اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔

مذکورہ بالا امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے کی گئی توبہ سچی توبہ ہوگی۔ (ان شاء اللہ) جس کی قرآن

حدیث میں بے حدوحساب فضیلت آئی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿اِنَّ اللّٰـهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝﴾ترجمہ:''اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔''(سورۃ البقرہ، آیت 222)توبہ کی اس سے بڑی فضیلت اور کیا ہوگی کہ توبہ کے بعد خود اللہ تعالیٰ بندے سے محبت فرمانے لگتے ہیں۔دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ ترجمہ''اے محمد کہو، اے میرے بندو جنہوں نے اپنے آپ پر زیاتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا بے شک اللہ سارے کے سارے گناہ معاف فرمانے والے ہیں اور وہ بے شک بہت معاف فرمانے والے اور مہربان ہیں۔''(سورۃ الزمر، آیت 53)

ایک حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔اللہ کے ڈر سے رونے والی آنکھ اور دوسری اللہ کی راہ میں (لشکر اسلام کے لئے) پہرا دینے والے کی آنکھ۔''(ترمذی)

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ توبہ کر کے اللہ کی محبت حاصل کرنے، استغفار کر کے سارے کے سارے گناہ معاف کروانے اور اللہ کے ڈر سے چند آنسو بہا کر جہنم سے براءت حاصل کرنے کا موقعہ موت سے پہلے پہلے صرف اسی دنیا میں ہے۔مرنے کے بعد دوسری دنیا میں معاملہ اس سے بہت مختلف ہوگا۔فاسق اور فاجر لوگ اللہ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے اور معافی کے خواستگار ہوں گے لیکن انہیں دھتکار دیا جائے گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ﴾''وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے (لیکن ارشاد ہوگا) لعنت ہو اہل جہنم پر۔''(سورۃ الملک آیت 11)

بلاشبہ آج اللہ کے ڈر سے آنکھ سے نکلا ہوا ایک آنسو اللہ کو بڑا محبوب ہے ایک آنسو کی قیمت اللہ تعالیٰ نے جہنم سے براءت رکھی ہے لیکن قیامت کے روز ایک آنسو نہیں کروڑوں کھربوں آنسو بہانے کی بھی اللہ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے''جہنمی (جہنم میں) اس قدر روئیں گے کہ ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلنے لگیں گی، رو رو کر (ان کے) آنسوؤں میں پانی کی جگہ خون آنا شروع ہو جائے گا۔''(حاکم) لیکن اُن کے رونے کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو قطعاً کوئی پرواہ نہیں ہوگی بلکہ یہ کہہ کر ان کے رونے دھونے کا مذاق اڑایا جائے گا﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا

كَثِيرًا ۝﴾ یعنی'' آج ایک ہلاکت کونہیں بہت سی ہلاکتوں کوپکارو۔''(سورۃ الفرقان آیت 14)

وہی ذات جو آج ہماری توبہ کے لئے دن کے وقت بھی ہاتھ پھیلاتی ہے اور شام کے وقت بھی ہاتھ پھیلاتی ہے۔(مسلم)وہی ذات جو آج روزانہ وقت سحر خود اپنے بندوں سے پوچھتی ہے کون ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے، میں اس کے گناہ معاف کروں؟(بخاری)وہی ذات قیامت کے روز بات تک سننا گوارا نہیں کرے گی۔ارشاد ہوگا﴿قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ﴾ ترجمہ''دفع ہو جاؤ پڑے رہو اس جہنم میں اور مجھ سے بات تک نہ کرو۔''(سورۃ المؤمنون آیت 108)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس دنیا کی زندگی میں جلد سے جلد گناہوں کی معافی مانگ کر اپنے رب کو راضی کرلیں، کہیں زندگی کی یہ مہلت عمل ختم نہ ہو جائے، بابِ توبہ بند ہو گیا تو پھر سوائے حسرت وندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ ترجمہ:''دوڑو اپنے رب کی مغفرت حاصل کرنے کے لئے اور اپنے رب کی جنت حاصل کرنے کے لئے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔''(سورۃ آل عمران، آیت 133)

☆☆☆

صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کے موضوع پر کتاب لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں گناہوں کی سنگینی کا احساس پیدا ہوتا کہ لوگ شعوری طور پر گناہ سے نفرت کرنے لگیں گناہوں کو ترک کرنے کا عزم کریں اور توبہ استغفار کر کے آئندہ کے لئے پاک اور صاف ستھری زندگی بسر کرنے کا عزم کریں۔کتاب پڑھنے کے بعد اگر ایک یا دو آدمیوں کی زندگی بھی بدل جائے تو میں سمجھوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میری محنت قبول فرمالی۔

رسول اکرم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق قیامت کے قریب فتنے بارش کے قطروں کی طرح (مسلسل) نازل ہوں گے۔(بخاری) قیامت آنے میں کتنی مدت باقی ہے یہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی جانتے ہیں لیکن فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونا ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

پہلے کفار ومشرکین نے قرآن مجید اور پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین کر کے اپنے خبث باطن کا اظہار کیا

اب ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے کفار و مشرکین نے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کا دل آزار سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے کفار و مشرکین کو خود مسلمانوں کے اندر سے منافقوں اور غداروں کا ایک گروہ عہد صحابہ سے ہی ملتا چلا آرہا ہے، جو آج بھی اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض و عناد کی وجہ سے اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کیلئے سعی نامراد میں مشغول ہے۔

اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت اور ناموس کا دفاع کرنا، جہاں اہل ایمان پر واجب ہے، وہاں منافقوں کے گمراہ کن پروپیگنڈہ سے اہل ایمان کو خبردار کرنا بھی فرض عین ہے، لہٰذا اگلی کتاب ''اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل'' (کتاب المناقب) ہوگی۔ ان شاء اللہ!

کتاب ہذا میں خیر اور خوبی کے تمام پہلو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان کا نتیجہ ہیں اور اس میں موجود غلطیاں اور خامیاں میرے نفس کے شر اور شیطان کی طرف سے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ صمدی میں بڑی عاجزی اور انکسار سے درخواست ہے کہ وہ کتاب کے اچھے پہلوؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور اس کی خامیوں اور غلطیوں کو اپنی رحمت کے پردے میں ڈھانپ دیں۔ اِنَّــهٗ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ !

احادیث کی صحت کا اہتمام حسب سابق کیا گیا ہے اور اس معاملے میں زیادہ تر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے۔

کتاب کی تیاری میں حصہ لینے والے واجب الاحترام علماء کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی روزمرہ مصروفیات سے وقت نکال کر تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں جزائے خیر سے شادکام فرمائے آمین!

پاکستان میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے باعث گذشتہ سال ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مسائل'' بڑی محنت اور کوشش کے بعد تعطیلات ختم ہونے تک طبع ہوئی، لہٰذا امسال لوڈ شیڈنگ کے خطرے کے پیش نظر کتاب کی کمپوزنگ کا بیشتر کام ریاض (سعودی عرب) میں ہی برادرم احتشام الحق صاحب اور برادرم محمد مسعود صاحب نے مکمل کر دیا، جس پر ان دونوں حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو دنیا اور آخرت میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین کرام کے لئے یہ خبر یقیناً باعثِ مسرت ہوگی کہ تفہیم السنہ کے تمام مطبوعہ حصے اردو، سندھی، بنگالی اور انگریزی زبانوں میں زائرین حرم کو اب مسجد نبوی ﷺ کی مردانہ اور زنانہ دونوں لائبریریں میں مطالعہ کے لئے میسر ہوں گے۔ ان شاء اللہ! یاد رہے سندھی زبان میں تقریباً تمام حصوں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ بنگالی اور انگریزی زبان میں نصف سے زائد حصے طبع ہو چکے ہیں باقی زیر ترجمہ یا زیر طباعت ہیں جیسے جیسے تراجم مکمل ہوں گے ویسے ویسے مسجد نبوی ﷺ میں بھجوا دیئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

تفہیم السنہ کی اس پذیرائی پر ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالانا چاہئے کہ اس ذات پاک نے ہم جیسے گنہگاروں اور سیہ کاروں کی کم علمی اور بے عملی کے باوجود یہ احسان اور فضل فرمایا ہے کہ ملت اسلامیہ کے جلیل القدر محدثین کرام اور ائمہ عظام رحمہم اللہ کی عظیم الشان تالیفات کے ساتھ "تفہیم السنہ" کی حقیر کاوش کو جگہ عطا فرمادی ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ!

میں اپنے چچا زاد بھائی عزیزم منیب کبریا بن محمد سلیم کیلانی (مدیر دارالسلام مدینہ منورہ برانچ) کا تہ دل سے ممنون احسان ہوں جن کی خواہش اور کوشش سے یہ کارِ خیر سرانجام پایا۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی ذلت اور عجز و انکسار کے ساتھ دعا ہے کہ وہ سلسلہ تفہیم السنہ کو اس کے مؤلف، مترجمین، ناشرین، معاونین، قارئین، ان کے والدین اور اساتذہ کرام سب کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کا باعث بنائے آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

الرياض، المملكة العربية السعودية

29 ربیع الثانی 1433ھ مطابق 22 مارچ 2012

اصطلاحات کتب

① **صحاح ستہ** : حدیث کی چھ کتب ❶ بخاری ❷ مسلم ❸ ابوداؤد ❹ ترمذی ❺ نسائی اور ❻ ابن ماجہ کو غلبۂ صحت کی بناء پر ''صحاح ستہ'' کہا جاتا ہے۔

② **جامع** : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، ''جامع'' کہلاتی ہے۔

③ **سنن** : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں ''سنن'' کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داود۔

④ **مسند** : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کر دی گئی ہوں ''مسند'' کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد۔

⑤ **مستخرج** : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں ''مستخرج'' کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری۔

⑥ **مستدرک** : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں ''مستدرک'' کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم۔

⑦ **اربعین** : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں ''اربعین'' کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں ''مشہور'' جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں ''عزیز'' جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک ... ''غریب'' کہلاتی ہے۔

اَقْسَامُ الذُّنُوْبِ
گناہوں کی اقسام

مَسئلہ 1 گناہوں کی دو اقسام ہیں۔① صغیرہ گناہ اور ② کبیرہ گناہ۔

﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا۝﴾ (31:3)

''اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچے رہو گے جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تم سے تمہاری چھوٹی برائیاں دور کر دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ میں داخل کریں گے۔'' (سورہ النساء، آیت 31)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر نماز گذشتہ نماز تک کے، جمعہ یعنی ہفتہ بھر کے اور رمضان سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 2 کبیرہ گناہوں میں بھی بعض کم درجہ کے ہیں بعض بڑے درجہ کے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 11 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[1] کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ

مَعْرِفَةُ الْكَبَائِرِ

کبیرہ گناہوں کی پہچان

مَسئلہ 3 جس گناہ کے بارے میں ہلاکت یا بربادی جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہوں، وہ کبیرہ گناہ ہے۔ مثلاً

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ ﴾ (1:104)

''ہلاکت ہے ہر اس آدمی کے لئے جو منہ در منہ برائی کرے اور جو پیٹھ پیچھے برائی کرے۔'' (سورہ الہمزہ، آیت 1)

مَسئلہ 4 جس گناہ کے بارے میں جہنم کی وعید آئی ہو، وہ کبیرہ گناہ ہے۔ مثلاً

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں، فریب اور دھوکہ آگ میں ہیں۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 5 جس گناہ کے بارے میں لعنت کے الفاظ آئے ہوں، وہ کبیرہ گناہ ہے۔ مثلاً

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷛ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت

❶ الجزء الثانی رقم الحدیث 567 تحقیق شعیب الارناؤط

❷ ابواب الاحکام باب ما جاء فی الراشی والمرتشی (1074/2)

فرمائی ہے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 6 جس گناہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا اظہار ہو، مثلاً ''اللہ تعالیٰ فلاں کو پاک نہیں فرمائیں گے'' یا ''اللہ تعالیٰ فلاں پر نظر رحمت نہیں فرمائیں گے'' یا ''اللہ تعالیٰ فلاں سے کلام نہیں فرمائیں گے'' وہ بھی کبیرہ گناہ ہے مثلاً۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((ثَلاَثَةٌ لاَ یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلاَ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلاَ یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ)) قَالَ : فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاَثَ مِرَارٍ، قَالَ : اَبُوْذَرٍّ ﷛ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا، نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا نہ ہی انہیں پاک کرے گا (کہ وہ جنت میں جائیں) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔'' رسول اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''وہ لوگ نامراد اور برباد ہوں یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''① ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا ② (نیکی کرکے) احسان جتلانے والا اور ③ جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 7 جس گناہ کے بارے میں ''وہ ہم میں سے نہیں ہے'' کے الفاظ ہوں وہ بھی کبیرہ گناہ ہے۔ مثلاً

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَةً عَلٰی زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا نوکر کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

① کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار

② ابواب الطلاق باب فیمن خبب امراۃ علی زوجھا (1906/2)

مسئلہ 8 جس گناہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہو، مثلاً ”فلاں گناہ دین کی جڑ کاٹنے والا ہے“ وہ کبیرہ گناہ ہے۔ مثلاً:

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (حسن)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پہلی قوموں کی بیماری تمہارے اندر بھی آ گئی ہے یعنی بغض اور حسد حالانکہ یہ تو مونڈنے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بیماری بالوں کو مونڈنے والی ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ انسان کے دین کو مونڈنے والی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 9 جس گناہ کے لئے ”فلاں جنت میں داخل نہیں ہوگا“ جیسے الفاظ آئے ہوں۔ مثلاً:

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قاطع رحم جنت میں نہیں جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 10 جس گناہ کے بارے میں ”کفر“ کے لفظ آئے ہوں۔ مثلاً:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِثْنَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”لوگوں میں دو باتیں ایسی ہیں جو کفر ہیں ① نسب کا طعنہ دینا اور ② میت پر نوحہ کرنا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہاں کفر سے مراد دائرہ اسلام سے خارج ہونا نہیں بلکہ اس سے گناہ کی شدت کا اظہار مطلوب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] ابواب صفة القيامة ،باب في فضل اصلاح ذات البين(2083/2)

[2] كتاب البر والصلة والادب ،باب فضل صلة الرحم و تحريم قطيعتها

[3] كتاب الايمان باب اطلاق اسم الكفر على الطعن في النسب

اَلْکَبَائِرُ

کبیرہ گناہ

① اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْعَقَائِدِ : عقائد سے متعلق کبائر

② اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْعِبَادَاتِ : عبادات سے متعلق کبائر

③ اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْمُعَامَلَاتِ : معاملات سے متعلق کبائر

④ اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْاَخْلَاقِ : اخلاق سے متعلق کبائر

⑤ اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْمُعَاشَرَةِ : معاشرت سے متعلق کبائر

⑥ اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْإِمَارَةِ : امارت سے متعلق کبائر

⑦ اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالزِّیْنَةِ : زینت سے متعلق کبائر

اَلْكَبَائِرُ الَّتِىْ تَتَعَلَّقُ بِالْعَقَائِدِ

عقائد سے متعلق کبائر

① اَلشِّرْكُ

شرک

مسئلہ 11 شرک کبیرہ گناہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط وَقَالَ الْمَسِيحُ يٰبَنِىٓ إِسْرَآئِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ط إِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ○ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ م وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّآ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط وَإِن لَّمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○﴾

(73-72:5)

”یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہیں حالانکہ مسیح نے کہا تھا ”اے بنی اسرائیل! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے گا اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا بے شک ان لوگوں نے بھی کفر کیا جنہوں نے کہا اللہ تین معبودوں میں سے ایک ہے حالانکہ اللہ تو وہی ہے

جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں اگر وہ لوگ اپنی اس بات سے باز نہیں آئیں گے تو ایسے کافروں کو دردناک عذاب آلے گا۔'' (سورہ المائدہ: آیت 72 سے 73)۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ ((اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِأَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلاَثًا اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ)) وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' آپ ﷺ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔ (پہلا) اللہ کے ساتھ شرک کرنا، (دوسرا) والدین کی نافرمانی کرنا اور (تیسرا) جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات۔ رسول اکرم ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ ﷺ (یہ حدیث بیان فرماتے ہوئے) بیٹھ گئے اور بار بار یہ بات ارشاد فرماتے رہے حتی کہ ہم نے (اپنے دل میں) کہا کاش! اب آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

② اَلْجَحْدُ بِآیَاتِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کی آیات کا انکار کرنا

مسئلہ 12 قرآن مجید کی کسی ایک یا ایک سے زائد آیات کا انکار کبیرہ گناہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

﴿وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ ط فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ج وَمِنْ ھٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ ط وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْکٰفِرُوْنَ ○﴾ (47:29)

''اور ہم نے یہ کتاب اسی طرح آپ پر بھی نازل کی ہے (جس طرح پہلے انبیاء پر نازل کی تھیں) پس جن لوگوں کو ہم نے پہلے سے کتاب دی تھی وہ اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین) میں

[1] کتاب الایمان باب الکبائر واکبرھا

سے بھی بعض لوگ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیات کا انکار تو وہی کرتے ہیں جو کافر ہیں۔''
(سورہ العنکبوت، آیت نمبر 47)

③ اَلرِّضَا بِغَیْرِ الْإِسْلَامِ

اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کو پسند کرنا

مسئلہ 13 اسلام کے مقابلہ میں کسی دوسرے مذہب کو پسند کرنا کبیرہ گناہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

﴿وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْإِسْلَامِ دِیناً فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِینَ ۝﴾

(85:3)

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 85)

❁❁❁

④ کَرَاهَةُ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیم کو ناپسند کرنا

مسئلہ 14 اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیمات کو یا حکم کو یا قانون کو ناپسند کرنا کبیرہ گناہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

﴿وَالَّذِینَ کَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمٰلَهُمْ ۝ ذٰلِکَ بِأَنَّهُمْ کَرِهُوا مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأَحْبَطَ أَعْمٰلَهُمْ ۝﴾ (8-9:47)

”اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے ہلاکت ہے اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے کیونکہ انہوں نے اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کو ناپسند کیا لہٰذا اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔“ (سورۃ محمد، آیت نمبر 9-8)

❁❁❁

⑤ اَلْحُکْمُ بِغَیْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰہُ

اللہ کے نازل کردہ قوانین کو چھوڑ کر فیصلہ کرنا

مَسئلہ 15 اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین کو اعتقاداً ناقص، نامکمل یا ناقابل عمل سمجھ کر کسی دوسرے قانون پر عمل کرنا کبیرہ گناہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰہُ فَأُولٰٓئِکَ هُمُ الْکَافِرُوْنَ○﴾ (44:5)

”اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔“ (سورہ المائدہ: آیت 44)

مَسئلہ 16 اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین کو اعتقاداً مکمل اور قابل عمل سمجھنے کے باوجود عملاً انہیں چھوڑ کر کسی دوسرے قانون کے مطابق فیصلہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰہُ فَأُولٰٓئِکَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ○﴾ (45:5)

”اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔“ (سورہ المائدہ: آیت 45)

﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰہُ فَأُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ○﴾ (47:5)

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔ (سورہ المائدہ، آیت 47)

⑥ اَلاِسۡتِہۡزَاءُ بِالدِّیۡنِ

شرعی احکام کا استہزاء کرنا

مسئلہ 17 شرعی احکام کا مذاق اڑانا کبیرہ گناہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کردیتا ہے۔

﴿قُلۡ أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُولِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمٰنِكُمۡ ؕ﴾ (66-65:9)

''(اے محمد!) کہو، کیا اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں۔ اب بہانے نہ بناؤ ایمان لانے کے بعد تم کفر کر چکے ہو۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 65-66)

مسئلہ 18 شرعی احکام کا مذاق اڑانے والے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

﴿وَ قِيۡلَ الۡيَوۡمَ نَنۡسٰكُمۡ كَمَا نَسِيۡتُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا وَ مَاۡوٰكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ۝ ذٰلِكُمۡ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتۡكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۚ فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَ لَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ۝﴾ (35-34:45)

''اور ان سے کہا جائے گا آج ہم تمہیں ایسے بھلا دیں گے جیسے تم نے (دنیا میں) آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ سزا ہے اس جرم کی کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا (اور تم یہ سمجھتے رہے کہ ہماری اس بکواس کا کوئی حساب کتاب لینے والا نہیں ہے) آج کے روز انہیں نہ جہنم سے نکالا جائے گا نہ ہی انہیں توبہ کی اجازت دی جائے گی۔'' (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 34-35)

❋❋❋

⑦ نُصْرَةُ الْكُفَّارِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا

مَسئلہ 19 مسلمانوں کے خلاف کفار اور مشرکین کی مدد کرنا کبیرہ گناہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ [1]

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝﴾ (51:5)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو شخص انہیں دوست بنائے گا اس کا شمار بھی انہیں میں سے ہو گا بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔" (سورۃ المائدہ آیت 51)

❁❁❁

⑧ سَبُّ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرنا

مَسئلہ 20 نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا کبیرہ گناہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ﷺ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ ﷺ فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ : تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَضْرِبُ عُنُقَهُ ، قَالَ : فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ ، فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ : مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا؟ قُلْتُ : ائْذَنْ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ ، قَالَ : أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مسلمانوں کا عقیدہ ، باب نواقض الاسلام ، ص 111 ، از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ مطبوعہ دار الداعی للنشر والتوزیع ، الریاض ، سعودی عرب

اَمَرْتُکَ ، قُلْتُ : نَعَمْ ! قَالَ : لَا وَاللّٰهِ ! مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1] (صحیح)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ ایک آدمی پر سخت اظہار ناراضی فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا ''اے خلیفہ رسول رضی اللہ عنہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں۔'' میرے ان کلمات سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سارا غصہ دور ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اندر چلے گئے اور (تھوڑی دیر بعد) مجھے بلا بھیجا اور پوچھا ''تو نے مجھے کیا کہا تھا؟'' میں نے عرض کی ''مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں۔'' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''اگر میں اجازت دے دیتا تو کیا تم ایسا کر گزرتے؟'' میں نے عرض کی ''ہاں!'' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''واللہ! توہین کے جرم میں قتل کی سزا محمد ﷺ کے علاوہ کسی آدمی کے لئے جائز نہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے نبی اکرم ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرنے والا نام نہاد مسلمان، مرتد کے حکم میں ہے جسے قتل کرنا جائز ہے۔

⑨ سَبُّ الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنا

مسئلہ 21 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سارے اہل ایمان کی لعنت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَ لَا عَدْلًا)). رَوَاهُ الْخَطِيْبُ فِي التَّارِيْخِ [2]
(حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سارے (ایماندار) لوگوں کی لعنت ہے، اللہ اس کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں فرمائے

[1] ارواء الغلیل 91/5 رقم الحدیث 1251

[2] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني، الجزء الخامس رقم الحديث 2340

گا۔'' اسے خطیب نے تاریخ میں روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑩ تَعَمُّدُ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اکرم ﷺ کے نام عمداً جھوٹ باندھنا

مسئلہ 22 رسول اکرم ﷺ کے نام جھوٹی بات منسوب کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے جان بوجھ کر جھوٹ میری جانب منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑪ تَرْكُ الْحَدِيْثِ لِلْقِيَاسِ

رائے کے مقابلہ میں حدیث ترک کرنا

مسئلہ 23 صحیح حدیث کا علم ہونے کے باوجود کسی امام یا مجتہد یا پیر ومرشد کی رائے کو ترجیح دینا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○﴾ (2-1:49)

---

❶ مقدمة باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ

’’اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرو اور نہ ہی نبی کے ساتھ اونچی آواز کے ساتھ بات کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سارے (نیک) اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔‘‘ (سورہ الحجرات: آیت 1-2)

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لَهٗ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ الرَّجُلُ : أَ رَأَيْتَ ؟ قَالَ مَالِكٌ ﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (63:24) رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ[1]

ایک آدمی امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کوئی مسئلہ دریافت کیا، امام مالک رحمہ اللہ نے بتایا کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک یہ ہے۔ اس آدمی نے عرض کی ’’اس بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟‘‘ امام مالک رحمہ اللہ نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی ’’جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔‘‘ (سورہ النور، آیت 63) یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

❁❁❁

⑫ اَلْعَمَلُ بِالْبِدْعَاتِ
بدعات پر عمل کرنا

مسئلہ 24 بدعات جاری کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام اہل ایمان کی لعنت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَ لَا عَدْلًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

---

[1] الجزء الاول ، رقم الصفحہ 216

[2] کتاب الحج باب فضل المدینۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے مدینہ میں کوئی بدعت جاری کی اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام (ایماندار) لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے فرض قبول فرمائیں گے نہ نفل۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 25 بدعتی کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک بدعت نہ چھوڑ دے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتا، جب تک وہ بدعت چھوڑ نہ دے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

⑬ اَلْحَلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ

غیر اللہ کی قسم کھانا

مسئلہ 26 اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسری چیز (مثلاً قرآن مجید، بیت اللہ شریف، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، والدین، اولاد یا بیوی وغیرہ) کی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح الترغیب والترھیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 52

❷ ابواب النذور والایمان باب فی کراھیة الحلف بغیر الله (1241/2)

مسئلہ 27 غیر اللہ کی قسم کھانے والے کو اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِیْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے جو شخص (غیر اللہ کی) قسم کھائے اور اپنی قسم میں یوں کہے ''لات کی قسم'' اسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آؤ میں تجھ سے جوا کھیلوں تو اسے (اپنی استطاعت کے مطابق کفارہ کے طور پر) صدقہ کرنا چاہئے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑭ اَلتَّكْذِیْبُ بِالْقَدَرِ

تقدیر کو جھٹلانا

مسئلہ 28 تقدیر کو جھٹلانے والے کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا عَاقٌّ وَمَنَّانٌ وَمُكَذِّبٌ بِالْقَدْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فِیْ كِتَابُ السُّنَّةِ [2] (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں فرمائے گا ① والدین کا نافرمان ② احسان جتلانے والا اور ③ تقدیر کو جھٹلانے والا۔'' اسے ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ میں روایت کیا ہے۔

❁❁❁

[1] کتاب الایمان ، باب من حلف باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ

[2] کتاب السنة للالبانی رقم الحدیث 323

⑮ اَلسِّحْرُ

جادو

مسئلہ 29 جادو کی ایسی قسم جس میں شیاطین کی عبادت کی جائے، کفر ہے ایسا جادو سیکھنا، سکھانا، کرنا اور کرانا دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط﴾ (102:2)

''سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے پڑ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی حالانکہ وہ دونوں کسی کو (جادو) نہیں سکھاتے تھے یہاں تک کہ اسے کہتے ہم تو محض ایک آزمائش ہیں لہٰذا تو کفر نہ کر!'' (سورہ البقرہ، آیت 102)

وضاحت : جادو کے بعض اعمال ایسے ہیں جن میں غیر اللہ کے نام کا جانور ذبح کرنا پڑتا ہے، غیر اللہ کے نام کا صدقہ خیرات دینا پڑتا ہے، غیر اللہ کے نام کی نذر نیاز دینی پڑتی ہے یا غیر اللہ کے نام کا چڑھاوا چڑھانا پڑتا ہے۔ یہ تمام کام چونکہ عبادت میں شمار ہوتے ہیں لہٰذا ان پر عمل کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 30 جادو کی ایسی قسم جس میں شیاطین کی عبادت نہ ہو، کبیرہ گناہ ہے ایسا جادو سیکھنا، سکھانا، کرنا اور کرانا حرام ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ ((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَاَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سات مہلک باتوں سے بچو۔''

---

❶ کتاب الایمان باب الکبائر واکبرھا

عرض کی گئی ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② جادو کرنا ③ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو قتل کرنا مگر حق کے ساتھ ④ یتیم کا مال ہڑپ کرنا ⑤ سود کھانا ⑥ لڑائی کے دوران میدان جنگ سے بھاگنا ⑦ پاک دامن بھولی بھالی عورت پر تہمت لگانا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جادو کی ایسی قسم جس میں شیطان کی عبادت نہیں کی جاتی اس میں بھی شیطان (یعنی جنات) سے مدد وغیرہ لی جاتی ہے اس لئے وہ بھی کبیرہ گناہ ہے۔

مَسئلہ 31 جادو کرنے والا واجب القتل ہے۔

عَنْ بَجَالَةَ ؓ قَالَ : اَنَّ عُمَرَ ؓ كَتَبَ اِلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ اَوْ سَاحِرَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت بجالہ ؓ کہتے ہیں حضرت عمر ؓ نے ہمیں یہ حکم نامہ بھجوایا کہ ہر جادوگر مرد یا جادوگر عورت کو قتل کرو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 32 جادو کے ذریعے جادو کا علاج کرنا گناہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ ((هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [2]

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ شیطانی فعل ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

⑯ اَلْاِيْمَانُ بِالنُّجُوْمِ

ستاروں کی تاثیر پر ایمان رکھنا

مَسئلہ 33 اپنی قسمت یا حالات کو ستاروں کی گردش سے منسوب کرنا کفر ہے۔

---

[1] فتح الباری 236/10

[2] كتاب الطب باب في النشرة (3277/2)

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ، قَالَ : ((قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ بِيْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَالِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے بعض نے مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے صبح کی، بعض نے کفر کے ساتھ صبح کی۔ جس نے کہا ہم پر بارش اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کا انکار کیا اور جس نے کہا ہم پر بارش فلاں فلاں ستارے کی گردش کی وجہ سے ہوئی تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(17) تَصْدِيْقُ الْكَاهِنِ

نجومی کی تصدیق کرنا

مسئلہ 34 نجومی کی باتوں کی تصدیق کرنے والے کی چالیس روز تک نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص نجومی کے پاس جائے اور اس سے (مستقبل کے بارے میں) کوئی بات دریافت کرے تو اس کی

---

[1] کتاب الایمان باب بیان کفر من قال مطرنا بالنوء

[2] کتاب السلام ، باب تحریم الکهانة واتیان الکهان

چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 35 علم نجوم سیکھنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُومِ اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے علم نجوم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا اب جو جتنا چاہے سیکھے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑱ تَعْلِيقُ التَّمَائِمِ

تعویذ لٹکانا

مَسْئلہ 36 بیماری دور کرنے کے لئے یا بدشگونی سے بچنے کے لئے یا موت سے بچنے کے لئے ہاتھ میں کڑا، چھلا، منکا یا دھاگا پہننا یا گلے میں تعویذ لٹکانا یا بازو پر امام ضامن باندھنا یا گاڑی کی حفاظت کے لئے گاڑی کے ساتھ سیاہ کپڑا باندھنا یا گھوڑے کی نعل باندھنا یا جوتا باندھنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْبَلَ اِلَيْهِ رَهْطٌ فَبَايَعَ تِسْعَةً وَاَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَايَعْتَ تِسْعَةً وَتَرَكْتَ هٰذَا ؟ قَالَ((اِنَّ عَلَيْهِ تَمِيْمَةً)) فَاَدْخَلَ يَدَهُ فَقَطَعَهَا فَبَايَعَهُ وَقَالَ ((مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک جماعت (اسلام لانے کے لئے) حاضر ہوئی نبی اکرم ﷺ نے نو آدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت

---

[1] کتاب الأدب باب تعلم النجوم (3002/2)

[2] سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 492

لینے سے ہاتھ روک لیا تو انہوں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! آپ نے نو آدمیوں کی بیعت تو لے لی ہے اور اس ایک آدمی کی بیعت نہیں لی۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس نے تمیمہ (تعویذ، چھلا، منکا یا دھاگا وغیرہ) باندھا ہوا ہے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسے کاٹ دیا اور اس کے بعد اس سے بیعت لی پھر ارشاد فرمایا ''جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑲ اَلنِّيَاحَةُ

میت پر نوحہ کرنا

مَسئلہ 37 میت پر ماتم اور نوحہ کرنے والی عورت پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے چہرہ نوچنے والی، گریبان پھاڑنے والی نیز تباہی اور ہلاکت کی پکار بلند کرنے والی (یعنی کسی مصیبت پر بین کرنے والی) عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الجنائز ، باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود (1289/1)

اَلْكَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْعِبَادَاتِ

عبادات سے متعلق کبائر

① تَرْكُ الصَّلاَةِ

ترکِ نماز

مسئلہ 38 قیامت کے روز تارک نماز کا انجام قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ ((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ نُوْرًا وَّ لَا بُرْهَانًا وَ لَا نَجَاةً وَ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ هَامَانَ وَ فِرْعَوْنَ وَ اُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لئے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لئے نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات نیز قیامت کے روز

[1] كتاب الصلاة باب الوعيد على ترك الصلاة (1467/4) تحقيق شعيب الارنؤوط ناشر مؤسسة الرسالة

اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

② تَرْکُ جَمَاعَةِ الصَّلَاةِ

بلا جماعت نماز ادا کرنا

مَسئلہ 39 کسی شرعی عذر کے بغیر بلا جماعت نماز ادا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامُ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِیَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو نماز پڑھنے کا حکم دوں پھر ایک آدمی سے کہوں کہ لوگوں کی جماعت کرائے پھر کچھ دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں اور لکڑیوں کا ڈھیر ساتھ لوں، جنہیں آگ لگا کر اُن لوگوں کے گھر جلا دوں، جو نماز کے لئے (مسجد میں) نہیں آتے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

③ تَرْكُ الزَّكَاةِ

ترکِ زکاۃ

مَسئلہ 40 جس مال کی زکاۃ ادا نہ کی گئی ہو، وہ مال قیامت کے روز انتہائی زہریلا سانپ بن کر اپنے مالک کو ڈسے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ

---

[1] كتاب المساجد ، باب فضل صلاة الجماعه و بيان التشديد فيمن يتخلف عن الجماعة ، رقم الحديث 1482

مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعاً اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوِّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلاَ ﴿ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ط بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ط سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط﴾ (180:3)) اَلْآيَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکاۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کا مال ایسے گنجے سانپ کی شکل بن کر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخیلی کرتے ہیں وہ اپنے لئے بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے حق میں برا ہے، عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق بننے والی ہے۔'' (سورۃ آل عمران، آیت 180) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سانپ کا گنجا ہونا اور آنکھوں پر دو نقطے ہونا انتہائی زہریلا ہونے کی علامت ہے۔

مَسئلہ 41 زکاۃ ادا نہ کرنے والوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلِّلَ لَهُ. رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ [2] (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، کھلانے، اس کی گواہی دینے اور کتابت کرنے والے سب لوگوں پر لعنت فرمائی۔ نیز بال گوندھنے، گندھوانے والی پر، زکاۃ ادا نہ کرنے والے پر، حلالہ نکالنے اور نکلوانے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔'' اسے اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 42 زکاۃ ادا نہ کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ

---

1. كتاب الزكاة باب اثم مانع الزكاة
2. صحيح الترغيب والترهيب للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 756

النَّارِ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ❶ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زکاۃ نہ دینے والا قیامت کے دن آگ میں ہوگا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

④ تَرْكُ الصِّيَامِ

ترکِ روزہ

مسئلہ 43 روزہ ترک کرنے والوں کو قیامت کے روز الٹا لٹکا کر ان کے منہ چیرے جائیں گے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَأَتَيَا بِيْ جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَا لِيْ : اِصْعَدْ، فَصَعَدْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ الْجَبَلِ فَإِذَا أَنَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ ، فَقُلْتُ ((مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟))قَالَ هٰذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا: فَقُلْتُ ((مَنْ هٰؤُلَاءِ؟)) فَقِيْلَ : هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُفطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ......)) اَلْحَدِيْثُ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ❷ (صحيح)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے ، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا اس پر چڑھیں میں چڑھ گیا حتّٰی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا ، جہاں میں نے شدید چیخ وپکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟'' انہوں نے بتایا ''یہ جہنمیوں کی چیخ وپکار

---

❶ صحيح الترغيب والترهيب للالباني الجزء الاول رقم الحديث 760

❷ كتاب صفة النار و أهلها. باب ذكر وصف عقوبة أقوام من أجل أعمالٍ ارتكبوها أُرى رسول الله ﷺ اياها (7491/16)

ہے۔'' پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ چیرے گئے تھے جن سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

⑤ تَرْكُ الْحَجِّ
ترکِ حج

مَسئلہ 44 استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ ﴾(3:97)

''اور اللہ (کی رضا) کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو بھی وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھے اور جو شخص انکار کرے تو (اسے معلوم ہونا چاہیے) کہ اللہ تعالیٰ سارے جہانوں سے بے پروا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت 97)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ أَبْعَثَ رِجَالًا اِلٰى هٰذِهِ الْأَمْصَارِ فَيَنْظُرُوْا كُلَّ مَنْ كَانَ لَهُ جِدَةٌ وَ لَمْ يَحُجَّ لِيُضْرِبُوْا عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ . رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِيْ سُنَنِهٖ[1] (حسن)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کچھ آدمیوں کو شہروں میں بھیجوں اور وہ دیکھیں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے اور انہوں نے حج نہیں کیا ان پر جزیہ مقرر کر دوں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔'' اسے سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

❁❁❁

[1] منتقی الاخبار، کتاب المناسک، باب وجوب الحج علی الفور

⑥ تَرْکُ الْجِهَادِ

جہاد ترک کرنا

مَسئلہ 45 جہاد میں حصہ نہ لینے والا یا جہاد میں شرکت کی تمنا نہ کرنے والا حالت نفاق میں مرتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ لَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسُهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے کسی جہاد میں حصہ لیا اور نہ ہی کبھی اس کے دل میں جہاد کی خواہش پیدا ہوئی، وہ نفاق کے ایک حصہ پر مرا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 46 جہاد سے منہ موڑنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی شدید مصائب وآلام سے دوچار کر دیتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَمْ یَغْزُ اَوْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❷ (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے نہ تو جہاد میں حصہ لیا نہ ہی غازی کا سامان تیار کیا نہ ہی غازی کے اہل وعیال کی خبر گیری کی، اسے اللہ تعالیٰ کسی سخت مصیبت میں مبتلا فرما دے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الامارة ، باب ذم من مات و لم یغز

❷ کتاب الجهاد باب کراهیة الغزو (2185/2)

⑦ تَرْكُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا

مَسْئله 47 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل نہ کرنے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل فرماتے ہیں۔

عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوْتُوْا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ (حسن)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اگر ایک آدمی کسی قوم میں برے کام کرتا ہو اور دوسرے لوگ اسے روکنے کی قدرت رکھتے ہوں، لیکن نہ روکیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے پہلے عذاب نازل فرمائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 48 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے والوں پر ایسا عذاب نازل ہوتا ہے جو دعاؤں سے بھی نہیں ٹلتا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ ، أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ، ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر عذاب نازل فرما دے پھر تم اس سے دعا کرو گے تو وہ تمہاری دعائیں بھی قبول نہیں فرمائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

---

❶ كتاب الملاحم ، باب الامر والنهى (3646/3)

❷ ابواب الفتن ، باب ماجاء فى الامر بالمعروف و نهى عن المنكر (1762/2)

⑧ اَلذَّبْحُ لِغَيْرِ اللّٰهِ

غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا

مسئلہ 49 غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی پر لعنت فرمائی ہے جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اس آدمی پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے جو بدعتی کو پناہ دے، جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور زمین کے نشان (یعنی حدیں) بدلے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: غیر اللہ کے نام پر کھانا تقسیم کرنا، غیر اللہ کے نام کا چڑھاوا چڑھانا، غیر اللہ کے نام کی نذر نیاز دینا وغیرہ جیسے تمام کبائر کا حکم ایک جیسا ہے۔

❁❁❁

⑨ قِيَامُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ تَعْظِيماً

کسی کی تعظیم کیلئے لوگوں کا کھڑا ہونا

مسئلہ 50 یہ خواہش کرنا کہ لوگ میری تعظیم کیلئے کھڑے ہوں جہنم میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَاماً فَلْيَتَبَوَّأْ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

---

❶ كتاب الاضاحى ، باب تحريم الذبح لغير الله تعالى و لعن فاعله

❷ أبواب الاستئذان، باب ما جاء في كراهية قيام الرجل للرجل (2212/2)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جسے یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے آنے پر مؤدب کھڑے ہو جائیں اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنی جگہ بنا لے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑩ عَدَمُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف ہونا

مسئلہ 51 اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف ہونا باعث ہلاکت ہے۔

﴿ اَفَأَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ﴾(7:99)

''کیا یہ لوگ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں حالانکہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف وہی ہوتے ہیں جو تباہ ہونے والے ہیں۔'' (سورہ الاعراف، آیت 99)

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ ؟ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دَعَائِهِ (يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ).قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ ((يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس ہوتے تو کون سی دعا سب سے زیادہ مانگتے؟'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر یہ دعا ہوتی۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ (اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر جما دے) میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیوں مانگتے

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2792

ہیں یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبَ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو پھر وہ جسے چاہتا ہے (ہدایت پر) قائم رکھتا ہے جسے چاہتا ہے (راہ راست) سے ہٹا دیتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑪ اَلْیَأسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا

مسئلہ 52 اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ○ ﴾(87:12)

''بے شک اللہ کی رحمت سے کافروں کے علاوہ کوئی مایوس نہیں ہوتا۔'' (سورہ یوسف، آیت 87)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا الْکَبَائِرُ؟ قَالَ ((اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالْإِیَاسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ))رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اللہ کے فضل سے ناامید ہونا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑫ اِخْتِطَاءُ رِقَابِ النَّاسِ اَثْنَاءَ الْخُطْبَةِ

دوران خطبہ لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

مسئلہ 53 دوران خطبہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنا کبیرہ گناہ ہے۔

[1] مجمع الزوائد الجز الاول رقم الحدیث 391 تحقیق عبد اللہ محمد الدرویش.

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((إِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے روز ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا ''بیٹھ جا، تو نے لوگوں کو تکلیف دی ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑬ عَدَمُ ذِكْرِ اللّٰهِ فِي الْمَجْلِسِ

مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنا

مسئلہ 54 کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا بالکل ذکر نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَّا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِّثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[2]

(صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور پھر وہ اللہ کا ذکر کئے بغیر اٹھ کھڑے ہوں تو گویا وہ مردار گدھے کی طرح اٹھے اور ایسی مجلس (قیامت کے روز) ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ذکر سے مراد باقاعدہ قرآن و حدیث کا درس دینا نہیں بلکہ آغاز میں قرآن مجید کی تلاوت کر لینا یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینا یا دوران گفتگو ان شاء اللہ، ماشاء اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ جیسے الفاظ استعمال کرنا، یہ ساری صورتیں کسی نہ کسی طرح اللہ کا ذکر کرنے میں شامل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

❁❁❁

---

[1] تفريغ أبواب الجمعة باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة (989/1)

[2] كتاب الأدب باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر اللّٰه (4064/3)

⑭ عَدَمُ تَسُوِيَةِ الصَّفِّ

صف ٹیڑھی بنانا

مَسئله 55 دوران نماز صف ٹیڑھی بنانا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفُ قُلُوبُكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ❶ (صحيح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صف ٹیڑھی نہ بناؤ ورنہ اللہ تمہارے دل ٹیڑھے کردے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑮ اَلْإِمَامَةُ بِغَيْرِ رِضَا النَّاسِ

لوگوں کی پسند کے بغیر امامت کرانا

مَسئله 56 لوگوں کی رضامندی کے بغیر ان کی امامت کروانا گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِرِ أَنْ يُّؤَمَّ قَوماً إِلَّا بِإِذْنِهِمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کی اجازت کے بغیر ان کی امامت کرائے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ تفريع أبواب الصفوف باب تسوية الصفوف (618/1)

❷ كتاب الطهارة باب أيصلي الرجل وهو حاقن (82/1)

⑯ اَلْمُرُوْرُ بَیْنَ یَدَيِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے آگے سے گزرنا

مَسْئلہ 57 نمازی کے آگے سے گزرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِّ الْمُصَلِّي مَا ذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَّقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْراً لَّهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ❶ (صحيح)

حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اسے آگے گزرنے کے بجائے چالیس تک ٹھہرنا آسان لگے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: چالیس دن یا چالیس ہفتے یا چالیس مہینے یا چالیس سال یہ غیر واضح ہے۔ واللہ أعلم بالصواب!

⑰ صَوْمُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ بَعْلِهَا

عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا

مَسْئلہ 58 عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❷ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''عورت رمضان کے علاوہ باقی دنوں میں اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ تفریع أبواب الصفوف باب ما ينهى عنه من المرور (649/1)

❷ أبواب الصوم باب في كراهية صوم المرأة إلا بإذن زوجها (628/1)

⑱ عَدَمُ اِقْتِدَاءِ الْاِمَامِ

امام کی اقتدا نہ کرنا

مسئلہ 59 دوران نماز امام کی اقتدا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَا يَخْشَى الَّذِیْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ شخص جو اپنا سر (رکوع یا سجدے سے) امام سے پہلے اٹھاتا ہے کیا وہ ڈرتا نہیں کہ اللہ اس کا سر گدھے کا بنا دے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑲ يُبُسُ الْاَعْقَابِ

ایڑیوں کا خشک رہنا

مسئلہ 60 دوران وضو ایڑیوں کا خشک رہنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''خشک ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے جہنم سے''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

---

❶ كتاب الصلاة ، باب تحريم سبق الامام بركوع او سجود و نحوهما

❷ كتاب الوضوء ، باب غسل الاعقاب

اَلْكَبَائِرُ الَّتِىْ تَتَعَلَّقُ بِالْأَخْلَاقِ

اخلاق سے متعلق کبائر

① اَلْـــــكَذِبُ

جھوٹ

مَسئلہ 61 جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اکبرالکبائر یہ ہیں ① اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② کسی کو (ناحق) قتل کرنا ③ والدین کی نافرمانی کرنا ④ جھوٹی بات کہنا یا فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 62 جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو جہنم میں لے جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى

[1] كتاب الديات باب قول الله تعالٰى ﴿ ومن احياها ...... ﴾

یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ ،فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ، وَالْفُجُوْرُ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ ، وَمَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سچ بولنا اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ نیکی سچ کی طرف لے جاتی ہے اور سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کا قصد کرتا ہے وہ اللہ کے ہاں ''صدیق'' (بہت زیادہ سچا) لکھا جاتا ہے۔اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے، جب آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے تو اللہ کے ہاں ''کذاب'' (بہت زیادہ جھوٹا) لکھا جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 63 جھوٹی خبر پھیلانے والے کو عالم برزخ میں قیامت قائم ہونے تک درج ذیل سزائیں دی جاتی رہیں گی۔

① ایک سمت کے جبڑے سے گدی تک کی جگہ خنجر سے چیری جاتی رہے گی۔

② اسی سمت کے نتھنے سے گدی تک کی جگہ چیری جاتی رہے گی۔

③ اسی سمت کی آنکھ سے گدی تک کی جگہ چیری جائے گی۔پھر دوسری سمت سے یہ تینوں جگہیں چیری جائیں گی اور اس دوران پہلی سمت والی جگہ درست ہو جائیگی اور اسے دوبارہ چیرا جائے گا۔

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ((ذَاتَ غَدَاۃٍ اَنَّہٗ اَتَانِی اللَّیْلَۃَ آتِیَانِ وَاِنَّھُمَا ابْتَعَثَانِیْ وَاِنَّھُمَا قَالَ لِیْ اِنْطَلِقْ وَانْطَلَقْتُ مَعَھُمَا وَاِنَّا اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاہُ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَیْہِ بِکَلُّوْبٍ مِنْ حَدِیْدٍ وَاِذَا ھُوَ یَاتِیْ اَحَدَ شَقَّیْ وَجْھِہٖ فَیُشَرْشِرُ شِدْقَہٗ اِلٰی قَفَاہُ وَمَنْخِرُہٗ اِلٰی قَفَاہُ وَعَیْنَہٗ اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ یَتَحَوَّلُ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ

[1] کتاب البر والصلۃ والادب ، باب قبح الکذب وحسن الصدق

فَیَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا یَفْرَغُ مِنْ ذٰلِکَ الْجَانِبِ حَتّٰی یَصِحَّ ذٰلِکَ الْجَانِبُ کَمَا کَانَ ثُمَّ یَعُوْدُ عَلَیْهِ فَیَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰی. قُلْتُ لَهُمَا فَمَا هٰذَاالَّذِیْ رَاَیْتُ؟ قَالَا لِیْ وَاَمَّاالرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ لَیُشَرْشَرُ شَدْقَهٗ اِلٰی قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰی قَفَاهُ وَعَیْنُهٗ اِلٰی قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَغْدُوْ مِنْ بَیْتِهٖ فَیَکْذِبُ الْکَذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا ''گذشتہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے (مراد ہیں جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھے کہا چلو، میں ان کے ساتھ چل دیا ہمارا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنے پہلو پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس ایک اور شخص (فرشتہ) لوہے کا خنجر لئے کھڑا تھا جو اس کے چہرے کے ایک طرف آ کر اس کا جبڑا گدی تک چیر دیتا اور نتھنا گدی تک چیر دیتا پھر اس کی آنکھ گدی تک چیر دیتا۔ پھر چہرے کے دوسری طرف آتا اور اس طرف بھی یہی کچھ کرتا جب تک وہ ایک طرف چیرتا اتنی دیر میں دوسری طرف صحیح ہو کر اپنی اصلی حالت میں آجاتی پھر وہ اسے چیرتا تو پہلے والی سمت صحیح ہو جاتی۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا ''اس کا کیا جرم ہے جسے میں نے دیکھا ہے؟'' دونوں نے جواب دیا ''وہ شخص جس کے جبڑے سے گدی تک، نتھنے سے گدی تک اور آنکھ سے گدی تک فرشتہ چیر رہا ہے یہ وہ شخص ہے جو صبح کے وقت گھر سے ایک جھوٹی خبر بنا کر لوگوں کو بتاتا ہے اور وہ خبر ساری دنیا میں پھیل جاتی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 64 معمولی سا جھوٹ بھی اللہ کے ہاں قابل گرفت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ : دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِیْکَ ،فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیَهٗ؟)) قَالَتْ اُعْطِیْهِ تَمْرًا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَا اِنَّکِ لَوْلَمْ تُعْطِیْهِ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کَذْبَةٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ماں نے مجھے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں

❶ کتاب التعبیر باب تعبیر الرؤیا بعد الصلاۃ الصبح

❷ کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب (4176/3)

تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے کہا ''ادھر آ میں تجھے کوئی چیز دوں گی؟'' رسول اللہ ﷺ نے میری ماں سے پوچھا ''تو اسے کیا دینا چاہتی ہے؟'' میری ماں نے کہا ''میں اسے کھجور دوں گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے میری ماں سے فرمایا ''سنو! اگر تو اسے کوئی چیز نہ دیتی تو تیرے اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 65 جھوٹ بولنا نفاق کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''منافق کی تین نشانیاں ہیں ① جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے ② اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے ③ اور جب امانت دی جائے تو خیانت کرتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 66 رسول اللہ ﷺ کو اخلاق رذیلہ میں سب سے زیادہ نفرت جھوٹ سے تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ ﷝ قَالَتْ مَا كَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَكْذِبُ عِنْدَهُ الْكِذْبَةَ فَمَا تَزَالُ فِي نَفْسِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ [2] (صحیح)

حضرت عائشہ ﷝ فرماتی ہیں کہ برے اخلاق میں سے رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ نفرت جھوٹ سے تھی۔ جب کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھوٹ بولتا تو آپ ﷺ اسے اس وقت تک اپنے دل سے بھلا دیتے جب تک آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ اس نے جھوٹ سے توبہ کر لی ہے۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 67 جھوٹ بولنے سے کمائی میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔

---

[1] کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذِبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والے اور خرید نے والے کو اس وقت تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں (اپنے اپنے معاملے میں) سچ بولیں گے اور جو کچھ عیب ہو (مال تجارت میں) بیان کر دیں گے تو اس سودے میں انہیں برکت دی جائے گی اور اگر (عیب) چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو سودے سے برکت ختم کر دی جائے گی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 68 جھوٹ بولنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ كَانَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ فَنُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ حَتّٰى يَسْوَدَّ قَلْبُهُ فَيُكْتَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آدمی جب مسلسل جھوٹ بولتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے حتیٰ کہ (جھوٹ بولتے بولتے) سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اللہ کے ہاں جھوٹوں میں شمار ہونے لگتا ہے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے

مسئلہ 69 لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنے والے کے لئے سراسر ہلاکت و بربادی ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ بَهْزٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((وَيْلٌ لِلَّذِىْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيَضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸ (حسن)

حضرت معاویہ بن بہز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "ہلاکت ہے اس کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے ہلاکت ہے اس کے لئے، ہلاکت ہے اس کے لئے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب البيوع، باب ما يمحق الكذب والكتمان في البيع

❷ كتاب الجامع باب ما جاء في الصدق والكذب

❸ كتاب الادب باب في التشديد في الكذب (4175/3)

② اَلْیَمِیْنُ الْکَاذِبَةُ

جھوٹی قسم

مَسئلہ 70 جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسِ)). رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ سے شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 71 جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والے کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ درج ذیل چار سزائیں دیں گے۔

① اللہ تعالیٰ اس سے غصے کی وجہ سے کلام نہیں فرمائیں گے۔ ② اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہ شخص محروم رہے گا۔ ③ اللہ تعالیٰ اسے پاک نہیں فرمائیں گے۔ ④ جہنم میں اُسے دردناک عذاب دیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ ((ثَلاَثَةٌ لاَ یُکَلِّمُهُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلاَ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلاَ یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ)) فَقَالَ: فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلاَثَ مِرَارٍ، قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ ''خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ ((اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا نہ ان پر نظر کرم فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ بات تین دفعہ ارشاد فرمائی۔''

---

[1] کتاب الایمان، باب الیمین الغموس

[2] کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! نامراد اور برباد ہوں وہ لوگ، کون ہیں وہ لوگ؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 72 جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق مارنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْحَارَثِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهِ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اِنْ كَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا ، قَالَ ((وَاِنْ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاكٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوامامۃ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے قسم کھا کر مسلمان کا حق مار لیا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم واجب کر دیتے ہیں اور جنت حرام کر دیتے ہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! خواہ معمولی سا حق ہو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

③ اَلْغِیْبَةُ

غیبت کرنا

مسئلہ 73 غیبت کرنے والے کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے۔

﴿ وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ ﴾ (1:104)

''تباہی ہے ہر اس آدمی کے لئے جو منہ در منہ برائی کرتا ہے اور جو پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہے۔'' (سورۃ ہمزہ، آیت 1)

مسئلہ 74 مسلمان کی غیبت کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح مردار کا گوشت کھانا حرام ہے۔

---

[1] کتاب الایمان، باب وعید من اقتطع حق مسلم

﴿ وَلاَ يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ O ﴾(12:49)

''(اے لوگو، جو ایمان لائے ہو!) ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے (بلاشبہ) تم اسے ناپسند کرو گے، اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورہ الحجرات، آیت نمبر 12)

مَسْئلہ 75 اشارے کنائے سے غیبت کرنا بھی سخت گناہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ رضی اللہ عنہا كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قُصِيْرَةً فَقَالَ ((لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں (ان کی عدم موجودگی میں) کہا ''آپ ﷺ کے لئے تو صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہ عیب ہی کافی ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا چھوٹا قد تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تو نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ایسی بات کہی ہے کہ اگر سمندر میں ملائی جائے تو سارے سمندر کے پانی کو کڑوا کر دے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 76 جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کرے گا اللہ اس کو گھر بیٹھے ذلیل کرے گا۔

عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ قَلْبَهُ لاَ تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلاَ تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِيْ بَيْتِهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو، جو زبان سے ایمان لائے ہو! لیکن تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو نہ ہی ان کے عیوب کے پیچھے پڑو بے شک جو شخص مسلمانوں کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اللہ اس کے عیب کے پیچھے پڑ جائے گا اور اللہ جس

---

[1] كتاب الادب باب في الغيبة (4080/3)

[2] كتاب الادب باب في الغيبة (4083/3)

کے عیب کے پیچھے پڑ جائے اسے اس کے گھر میں ہی ذلیل کرتا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 77 غیبت کرنے والوں کے ناخن جہنم میں سرخ تانبے کے بنا دیئے جائیں گے جن سے وہ اپنے چہرے اور سینے کا گوشت نوچیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَآءِ يَاجِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَ يَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[1] (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''معراج کے دوران میں میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کررہے تھے۔ میں نے پوچھا ''اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزتوں سے کھیلتے تھے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 78 غیبت کی ایک بات جہنم کا ایک انگارہ ہے۔

عَنِ الْمُسْتَوْرَدِ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كَسٰى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[2] (صحيح)

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے کسی مسلمان (کا عیب بیان کرکے) ایک لقمہ کھایا، اسے اللہ تعالیٰ اتنا ہی لقمہ جہنم (کی آگ سے) کھلائے گا اور جس نے کسی مسلمان (کا عیب بیان کرکے) کپڑا پہنا (یعنی زیادہ غیبت کی) اللہ تعالیٰ اسے جہنم (کی آگ سے) اتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب الادب ، باب فی الغيبة (4082/3)

[2] كتاب الادب ، باب فی الغيبة (4084/3)

④ اَلتُّھْمَۃُ

تہمت لگانا

مَسئلہ 79 پاک دامن عورت پر تہمت لگانے والے پر دنیا اور آخرت دونوں جگہ لعنت ہے اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ص وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ یَوْمَ تَشْھَدُ عَلَیْھِمْ اَلْسِنَتُھُمْ وَاَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○﴾
(23:24)

”بے شک وہ لوگ جو پاک دامن اور بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت دونوں جگہ لعنت ہے اور (قیامت کے روز) ان کو بہت بڑا عذاب دیا جائے گا۔ اس روز ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ انہوں نے کیا تھا۔“ (سورہ النور، آیت 23)

مَسئلہ 80 مومن مرد یا عورت پر تہمت لگانے والا قیامت کے روز اہل جہنم کے لہو اور پیپ میں قیام کرے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَا لَیْسَ فِیْہِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ رَدْغَۃَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے کسی مومن کے بارے میں وہ بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اسے اللہ تعالیٰ جہنمیوں کی پیپ اور پسینے میں رکھے گا الا یہ کہ وہ توبہ کرلے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 81 اپنے نوکر پر ناجائز تہمت لگانے والے پر قیامت کے روز میدان حشر میں حد نافذ کی جائے گی۔

---

[1] کتاب الاقضیہ باب فی الرجل یعین علی خصومۃ من غیر ان یعلم امرھا (3066/2)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنَا یُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ كَمَا قَالَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے روز حد نافذ کی جائے گی الا یہ کہ اس کی بات سچی ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے تہمت کی سزا اسی (80) کوڑے ہے۔

❁❁❁

⑤ اَلنَّمِیْمَةُ

چغل خوری

مسئلہ 82 چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2] (صحیح)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 83 چغل خور کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ ((اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِیْرٍ)) ثُمَّ قَالَ ((بَلٰی أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ یَسْعٰی بِالنَّمِیْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] کتاب الایمان باب التغلیظ علی من قذف مملوکة بالزنی

[2] کتاب الایمان بیان غلظ تحریم النمیمة

[3] کتاب الجنائز ، باب عذاب القبر من الغیبة و البول

نے فرمایا ''ان دونوں کو (قبروں میں) عذاب ہورہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں ۔'' پھر فرمایا ''ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''کسی بڑی بات پر عذاب نہیں ہورہا'' کا مطلب یہ ہے کہ کسی مشکل یا ناقابل عمل بات پر عذاب نہیں ہورہا بلکہ اگر یہ دونوں ان کاموں سے بچنا چاہتے تو بچنا بہت آسان تھا۔

مسئلہ 84 لوگوں میں سے بدترین آدمی چغل خور ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَجِدُوْنَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَالْوَاجُهَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ هٰٓؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰٓؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''لوگوں میں سے سب سے برا تم دو چہرے والوں کو پاؤ گے جو بعض کے پاس ایک چہرہ لے کر جاتے ہیں اور بعض کے پاس دوسرا چہرہ لے کر جاتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑥ اَلتَّلَاعُنُ

لعنت کرنا

مسئلہ 85 بلاوجہ کسی پر لعنت کرنا جہنم میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ :((یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ)) فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ.)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے موقع پر عید گاہ تشریف لائے، راستے میں آپ ﷺ کا گزر عورتوں پر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے عورتو!

---

❶ کتاب المناقب باب خیار الناس

❷ کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم

صدقہ کیا کرو، میں نے جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی ہے۔'' عورتوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم لعنت زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 86 جس پر لعنت کی جائے، اگر وہ لعنت کا مستحق نہ ہو تو لعنت کرنے والا خود ملعون بن جاتا ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صُعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَ شِمَالاً فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغاً رَجَعَتْ اِلَى الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِکَ اَهْلاً وَ اِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَآئِلِهَا .)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (حسن)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بندہ جب کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اس کے جاتے ہی آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر لعنت زمین کی طرف آتی ہے اور اس کے دروازے بھی بند کردیئے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو پھر اس شخص کی طرف جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہو اگر وہ لعنت کا مستحق ہو (تو وہ لعنت زدہ ہو جاتا ہے) لیکن اگر وہ لعنت کا مستحق نہ ہو تو پھر وہ (لعنت) کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 87 لعنت ڈالنے کا گناہ قتل کرنے کے برابر ہے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاکِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مومن پر لعنت ڈالنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

---

[1] کتاب الادب ، باب فی اللعن (4099/3)

[2] کتاب الایمان ،باب بیان غلط تحریم قتل الانسان نفسه

⑦ اَلتَّفَاحُش

فحش گوئی

مَسئلہ 88 فحش گوئی کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ عَيَّاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ ((وَ اَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَتْبَعُوْنَ اَهْلًا وَ لَا مَالاً، وَ الْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَ اِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ ، وَ رَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَ هُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ)) وَ ذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ ((وَ الشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ''آگ میں جانے والے پانچ قسم کے لوگ ہیں پہلے وہ جاہل لوگ جنہیں (حلال وحرام میں) کوئی تمیز نہیں اور دوسروں کے پیچھے (آنکھیں بند کرکے) چلتے ہیں اور اہل وعیال اور مال ومنال تک سے بے پرواہیں دوسرا وہ خائن شخص جسے معمولی سی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو خیانت کرنے لگتا ہے، تیسرا وہ شخص جو تیرے اہل اور مال میں تجھے دھوکہ دینے والا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل یا جھوٹے آدمی کا ذکر فرمایا اور پانچواں وہ شخص جو فحش گو اور گالیاں بکنے والا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 89 فحش گوئی، منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص میں چار علامتیں پائی جاتی ہیں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان علامتوں میں سے کوئی ایک پائی جاتی ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے ① جب امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے ② جب

❶ کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها ، باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة

❷ کتاب الایمان باب علامة المنافق

بات کرے تو جھوٹ بولے ③ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور ④ جب جھگڑا کرے تو فحش گوئی کرے'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

⑧ اَلْــمَـــنُّ

احسان جتلانا

مَسئلہ 90 احسان جتلانا اجر وثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ﴾(264:2)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کا (اجر وثواب) احسان جتلا کر اور دکھ پہنچا کر ضائع مت کرو۔'' (سورہ البقرہ، آیت 264)

مَسئلہ 91 قیامت کے روز اللہ تعالیٰ غصہ کی وجہ سے تین آدمیوں سے کلام نہیں فرمائیں گے۔

عَنْ اَبِي ذَرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَومَ الْقِیٰمَۃِ اَلْمَنَّانُ الَّذِی لَا یُعْطِیْ شَیْئًا اِلَّا مَنَّہُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَہُ)) . رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تین آدمیوں سے اللہ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائیں گے ① منان یعنی وہ شخص جو کوئی چیز نہیں دیتا مگر احسان جتلاتا ہے۔ ② اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا اور ③ اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 92 احسان جتلانے والا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 284 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[1] کتاب الإیمان، باب......الثلاثة الذین لا یکلمهم الله تعالیٰ یوم القیامة....

⑨ شَهَادَةُ الزُّوْرِ

جھوٹی گواہی دینا

مسئلہ 93 جھوٹی گواہی دینا اکبرالکبائر میں سے ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ لا وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝﴾ (72:25)

''اللہ کے بندے وہ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب ان کا گزر لغو چیزوں پر ہوتا ہے تو وہ شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔'' (سورۃ الفرقان، آیت 11)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اکبرالکبائر یہ ہیں ① اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② کسی کو (ناحق) قتل کرنا ③ والدین کی نافرمانی کرنا ④ جھوٹی بات کہنا یا فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جھوٹی گواہی کا گناہ شرک کے برابر سمجھتے تھے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ تَعْدِلُ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالشِّرْكِ وَقَرَءَ ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ ذَكَرَهُ فِي جَامِعِ الْبَيَانِ[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے اور آیت تلاوت فرمائی ''بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو۔'' (سورۃ الحج: آیت 30) اس کا ذکر جامع البیان میں ہے۔

---

① کتاب الدیات باب قول اللہ تعالیٰ ﴿ومن احیاھا ......﴾

② 112/17 موسوعۃ نضرۃ النعیم (4780/10)

⑩ اَلاِسْتِهْزَاءُ

مذاق اڑانا

مَسئلہ 95 دوسروں کا مذاق اڑانا حرام ہے

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ﴾ (49: 11)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں ، نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔" (سورہ الحجرات آیت 11)

مَسئلہ 96 دوسروں کا مذاق اڑانے والے کا قیامت کے روز مذاق اڑایا جائے گا۔

عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ بِالنَّاسِ يُفْتَحُ لِاَحَدِهِمْ فِي الْآخِرَةِ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ : هَلُمَّ هَلُمَّ فَيَجِيْءُ بِكَرْبِهِ وَغَمِّهِ ، فَاِذَا جَاءَهُ اُغْلِقَ دُوْنَهُ ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ آخَرُ فَيُقَالُ لَهُ: هَلُمَّ هَلُمَّ فَيَجِيْءُ بِكَرْبِهِ وَغَمِّهِ فَاِذَا جَاءَهُ اُغْلِقَ دُوْنَهُ فَمَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُفْتَحُ لَهُ الْبَابُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ : هَلُمَّ فَمَا يَأْتِيْهِ مِنَ الْاِيَاسِ)) . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [1] (حسن)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دوسروں کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کے لئے آخرت میں جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا "آؤ جلدی جلدی آؤ" وہ رنج اور غم کی کیفیت میں آئے گا تو اس کے آنے سے پہلے ہی دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس کے لئے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا "آؤ آؤ جلدی آؤ" وہ پھر رنج وغم کی کیفیت میں آئے گا تو اس کے پہنچنے سے پہلے ہی اسے بند کر دیا جائے گا حتی کہ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا "آؤ، جلدی آؤ۔" تو وہ مایوس ہو کر نہیں آئے گا۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

[1] الترغیب و [illegible] (4365/3)

مَسئلہ 97 رسول اکرم ﷺ کسی شخص کی نقل اتار کر مذاق اڑانے کو سخت برا سمجھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا أُحِبُّ أَنِّيْ حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں پسند نہیں کرتا کہ کسی شخص کی نقل اتاروں خواہ اس کے بدلے مجھے ڈھیروں مال دیا جائے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

(11) عَدَمُ الْإِيْفَاءِ

وعدہ خلافی کرنا

مَسئلہ 98 اللہ تعالیٰ کے نام پر وعدہ کر کے پورا نہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے دشمنوں جیسا سلوک فرمائیں گے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ ثَلاَثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اِسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے روز میں تین آدمیوں کی طرف سے جھگڑا کروں گا (1) جس نے میرے نام پر عہد کیا پھر دھوکہ دیا (2) جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور (3) جس نے مزدور سے مزدوری پوری لی لیکن

[1] ابواب صفة القيامة ، باب حديث لو مزج بها ماء البحر (2033/2)

[2] كتاب البيوع، باب اثم من باع حرا

اسے اجرت ادا نہ کی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑫ كَلامٌ لا غَايَةَ فِيهِ

بے مقصد گفتگو

مَسئلہ 99 بے مقصد گفتگو کرنے والا انسان بعض اوقات اپنی دانست میں معمولی بات زبان سے نکالتا ہے لیکن وہ بات اللہ تعالیٰ کو اس قدر ناراض کرنے والی ہوتی ہے کہ وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک ایک آدمی اللہ کے غصہ والا کلمہ زبان سے نکالتا ہے اور خود اسے گناہ نہیں سمجھتا لیکن اس کلمے کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 100 لایعنی اور بے مقصد گفتگو کرنے والے سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ عزوجل لوگوں میں سے اس آدمی سے دشمنی رکھتے ہیں جو (ہر وقت) منہ میں اپنی زبان اس طرح پھراتا ہے جس طرح گائے اپنی زبان (چارہ کھاتے ہوئے) پھراتی رہتی ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان

❷ كتاب الآداب باب في التشدق في الكلام (4185/3)

مسئلہ 101 بے مقصد، غیر محتاط اور لایعنی گفتگو کرنے والے لوگ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِساً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَلِمْنَا اَلثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ؟ قَالَ ((اَلْمُتَكَبِّرُونَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحيح)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت اور میری مجلس سے دور وہ لوگ ہوں گے جو باتونی ہیں، بڑ مارنے والے (غیر محتاط گفتگو کرنے والے) اور متفیہقون ہیں۔“ صحابہ کرام ؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ باتونی اور بڑ مارنے والے تو ہمیں معلوم ہیں لیکن متفیہقون کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تکبر سے گفتگو کرنے والے“۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 فضول گوئی انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کر دیتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالىٰ الْقَلْبُ الْقَاسِيُّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت کلام نہ کیا کرو بے شک اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت کلام شقاوت قلبی کا باعث ہے اور سخت دل والا اللہ (کی رحمت) سے سب سے زیادہ دور ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] أبواب البر و الصلة، باب ما جاء في معالی الأخلاق (1642/2)

[2] أبواب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، الترغيب و الترهيب، تحقيق محي الدين الديب (4242/3)

⑬ اَلْجَعْظَرِيُّ

بداخلاقی

مَسئلہ 103 بداخلاق آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَ لَا الْجَعْظَرِيُّ))رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❶ (صحيح)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جھگڑالو اور بداخلاق آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

⑭ اَلسِّبَابُ

گالی گلوچ

مَسئلہ 104 مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الأدب، باب حسن الخلق

❷ كتاب الأدب، باب ما ينهى من السباب

15 اَلتَّوْهِیْنُ
بے عزتی کرنا

مسئلہ 105 منہ در منہ بے عزتی کرنے والے کے لئے ہلاکت اور تباہی ہے۔

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ ﴾(1:104)

"تباہی ہے ہر اس آدمی کے لئے جو منہ در منہ برائی کرتا ہے اور جو پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہے۔"
(سورہ ہمزہ، آیت 1)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "زیادتیوں (یعنی گناہوں) میں سے سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کی بلا وجہ عزت کے در پے ہو۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 106 مسلمان کی عزت پر حملہ کرنا حرام ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اس سے خیانت نہ کرے، اس سے جھوٹ نہ بولے، اسے بے سہارا نہ چھوڑے۔ ہر مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ تقویٰ یہاں (دل میں) ہے انسان (کی ہلاکت) کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

1. كتاب الادب باب فى الغيبة (4081/3)
2. ابواب البر والصلة باب ما جاء شفقة المسلم على المسلم (1572/2)

مَسئلہ 107 کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا سود کی انتہائی سنگین اور بدترین قسم کے گناہ کے برابر ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا اَدْنَاهَا مِثْلُ اِتْيَانِ الرَّجُلِ اُمَّهُ وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبَا اِسْتِطَالَةَ الرَّجُلِ فِيْ عِرْضِ اَخِيْهِ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سود کی بہتر (72) قسمیں ہیں ان میں سے کم تر درجہ کی قسم کا گناہ ماں سے زنا کے برابر ہے اور سب سے زیادہ سنگین اور بدترین قسم کا گناہ کسی آدمی کی عزت پر دست درازی کے برابر ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 108 دوسروں کو ذلیل اور رسوا کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((وَيْلٌ لِاَقْمَاعِ الْقَوْلِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی ''ہلاکت ہے دوسروں کو ذلیل اور رسوا کرنے والی بات کہنے والے کے لئے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

(16) ظَنُّ السُّوْءِ

بدگمانی کرنا

مَسئلہ 109 بدگمانی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ط أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ط وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ○﴾ (12:49)

❶ صحیح جامع الصغیر وزیادته للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث 3531

❷ الجزء الحادی عشر رقم الحدیث 6541 تحقیق شعیب الارناؤط

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، زیادہ گمان کرنے سے بچو بے شک بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو، ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم یقیناً کراہت محسوس کرو گے اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (سورة حجرات آیت 12)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنِّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلاَ تَجَسَّسُوْا وَلاَ تَنَاجَشُوْا وَلاَ تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَاناً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گمان کرنے سے بچو اس لئے کہ گمان سخت جھوٹی بات ہے۔ ٹوہ نہ لگاؤ، عیب تلاش نہ کرو، نجش نہ کرو، حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض (دشمنی) نہ رکھو، ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے بنو اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کوئی چیز خریدنی مقصود نہ ہو لیکن دوکاندار سے ساز باز کر کے قیمت بڑھانے کے لئے زیادہ قیمت کی پیش کش کرنا نجش کہلاتا ہے۔

❁❁❁

⑰ نَشْرُ الْفَوَاحِشِ

بے حیائی پھیلانا

مسئلہ 110 عورتوں کی عریاں، نیم عریاں اور ہیجان انگیز تصاویر کے ذریعے، جنسی جذبات میں اشتعال پیدا کرنے والے گانوں اور موسیقی کے ذریعے نیز بے ہودہ ڈراموں اور کہانیوں کے ذریعے مسلمانوں میں فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والوں کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

❶ كتاب الأدب باب يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ﴾(19:24)

''بے شک وہ لوگ جو اہل ایمان میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اللہ جانتا ہے (کہ اس سے معاشرے کو کتنا شدید نقصان پہنچتا ہے) لیکن تم نہیں جانتے۔'' (سورۃ النور، آیت 19)

مسئلہ 111 مسلمان معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے شیطانی ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ ﴾(21:24)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو جو شیطان کے نقش قدم پر چلتا ہے (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) شیطان تو بے حیائی اور برائی کا حکم دیتا ہے۔'' (سورہ النور: آیت 21)

مسئلہ 112 جس قوم میں بے حیائی عام ہو جائے اس قوم کو اللہ تعالیٰ طاعون اور اس جیسی دوسری مہلک بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 412 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

⑱ کِتْمَانُ الشَّهَادَةِ

گواہی چھپانا

مسئلہ 113 جانتے بوجھتے گواہی چھپانے والا سخت گنہگار ہے۔

﴿ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ○ ﴾

(283:2)

’’اور نہ چھپاؤ گواہی کو، جو شخص گواہی چھپاتا ہے اس کا دل گنہگار ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔‘‘ (سورۃ البقرہ، آیت 283)

❊❊❊

⑲ كِتْمَانُ الْعِلْمِ

دین کا علم چھپانا
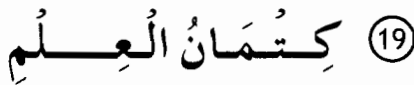
مَسئلہ 114 دین کی بات جانتے بوجھتے چھپانے والے کو قیامت کے روز آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی سے (دین کا مسئلہ) پوچھا گیا اور وہ اسے جانتا تھا لیکن اس نے چھپایا تو قیامت کے روز اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

⑳ اَلتَّعَصُّبُ

تعصب

مَسئلہ 115 لسانی، نسلی یا علاقائی تعصب انسان کو جہنم کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أُدُمٍ قَالَ: ((مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ، فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ❷ (صحيح)

---

❶ باب من سئل عن علم فكتمه (213/1) ❷ كتاب الأدب، أبواب النوم، باب في العصبية (4271/3)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے خیمہ میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنی قوم کی ناحق حمایت کی اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کسی گڑھے میں گر جائے اور لوگ اسے اس کی دم سے پکڑ کر باہر کھینچ رہے ہوں (حالانکہ اسطرح وہ نکلنے والا نہیں)۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : گڑھے سے مراد جہنم ہے۔

مسئلہ 116 جو شخص تعصب کی وجہ سے کسی کی حمایت کرتا ہے وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے غصہ میں رہتا ہے جب تک حمایت نہیں چھوڑتا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ عَنْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص باطل کی حمایت میں جھگڑا کرے حالانکہ وہ (حقیقت) جانتا ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غصہ میں رہتا ہے حتی کہ وہ اس سے الگ ہو جائے (یعنی توبہ کرلے)'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 تعصب کرنے والا میری امت سے نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ اُمَّتِیْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اندھے جھنڈے تلے قتل کیا گیا جس نے غصہ کیا عصبیت کی وجہ سے اور جس نے لڑائی کی عصبیت کی وجہ سے وہ میری امت سے نہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

[1] كتاب الاقضية باب فيمن يعين على خصومة ...... (3066/2)

[2] كتاب الامارت باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين 139

㉑ اَلتَّحَاسُدُ

حسد کرنا

مسئلہ 118 حسد انسان کے دین کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ ((دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلِكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِىَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ❶

(حسن)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پہلی قوموں کی بیماری تمہارے اندر بھی آ گئی ہے یعنی بغض اور حسد حالانکہ یہ تو مونڈنے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بیماری بالوں کو مونڈنے والی ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ انسان کے دین کو مونڈنے والی ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 حسد کرنے والا جب تک حسد ترک نہ کرے اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے محروم رہتا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالَ اَنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظُرُوْا حَتّٰى يَصْطَلِحَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی کی مغفرت فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا سوائے ان دو آدمیوں کے جن کے درمیان کینہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (فرشتوں کو) حکم ہوتا ہے (ان کی مغفرت کے لئے) انتظار کرو حتی کہ یہ آپس میں صلح کرلیں انتظار کرو حتی کہ یہ آپس میں صلح

❶ ابواب صفة القيامة ،باب فى فضل اصلاح ذات البين (2083/2)

❷ كتاب البر والصلة باب الشحناء

کرلیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(22) اَلتَّجَسُّسُ

تجسس کرنا

مَسئلہ 120 دوسروں کے معاملات میں تجسس کرنا اور ٹوہ لگانا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ﴾ (12:49)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں نہ دوسروں کے معاملات کی ٹوہ لگاؤ اور نہ ہی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی غیبت کرے۔'' (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 12)

مَسئلہ 121 دوسروں کے معاملات میں تجسس کرنے یا ٹوہ لگانے والے کو اللہ گھر بیٹھے ذلیل کردے گا۔

عَنْ أَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ یَدْخُلِ الْإِیْمَانُ قَلْبَهٗ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ یَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ یَفْضَحْهُ فِیْ بَیْتِهٖ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ [1] (صحیح)

حضرت ابوبرزۃ اسلمی ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہو لیکن دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت کرو نہ ہی ان کے عیوب کے پیچھے پڑو اس لیے کہ جو شخص دوسروں کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اللہ اس کے عیب کے درپے ہو جائے گا اور اللہ جس کے عیب کے درپے ہو گیا اللہ اسے اس کے گھر میں رسوا کر کے چھوڑے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب الأدب، باب في الغيبة (4083/3)

مسئلہ 122 دوسروں کے حالات کی ٹوہ لگانے یا چھپ کر باتیں سننے والے کے کان میں قیامت کے روز سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَ هُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے ایسے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی جو (اسے اپنی) بات سنانا پسند نہیں کرتے یا اس سے دور بھاگتے ہیں (کہ یہ ہماری بات نہ سن سکے)، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

23 شُــرْبُ الْـخَــمْرِ

شراب نوشی

مسئلہ 123 شراب پینا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ ﴾ (91-90:5)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بے شک شراب، جوا، آستانے اور پانسے گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ عداوت اور دشمنی ڈال دے، اللہ کی یاد سے روکے، نماز سے روکے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز آتے ہو؟'' (سورۃ المائدہ، آیت 90 تا 91)

---

[1] كتاب التعبير ، باب من كذب في حلمه

مَسئلہ 124 شراب پینے والے سمیت شراب کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام افراد ملعون ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ شَارِبَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ آكِلَ ثَمَنِهَا وَ الْمُشْتَرِیَ لَهَا وَ الْمُشْتَرَاةَ لَهٗ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے شراب کے معاملے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے ① کشید کرنے والے پر ② کشید کروانے والے پر ③ پینے والے پر ④ اٹھانے والے پر ⑤ جس کے لئے اٹھائی جائے ⑥ پلانے والے پر ⑦ بیچنے والے پر ⑧ اس کی قیمت کھانے والے پر ⑨ خریدنے والے پر اور ⑩ جس کے لئے خریدی جائے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : شراب چونکہ ام الخبائث ہے لہٰذا اس کے مفسدات سے معاشرے کو بچانے کے لئے ابتداء سے آخر تک معمولی تعاون کو بھی شریعت نے قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔

مَسئلہ 125 شراب کی فروخت سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حرام ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيْرَ وَثَمَنَهٗ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت حرام قرار دی ہے، مردار اور اس کی قیمت حرام قرار دی ہے، خنزیر اور اس کی قیمت حرام قرار دی ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حرام کمائی کا اللہ کے ہاں صدقہ قبول ہے نہ عبادت۔

مَسئلہ 126 جس دسترخوان پر شراب ہو، اس پر بیٹھنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدُ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[3] (صحیح)

---

[1] ابواب البیوع ، باب بیع الخمر والنهی عن ذالک (1041/2)

[2] کتاب الاجارة باب فی ثمن الخمر والمیتة (2976/2)

[3] ارواء الغلیل ، للالبانی 6/7

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب رکھی گئی ہو۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 127 چھوٹے بچوں کو شراب پلانے کی سزا پلانے والے کو ملے گی (والدین ہوں یا ڈاکٹر)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ''جو شخص کسی چھوٹے بچے کو شراب پلائے جسے حلال و حرام کی تمیز نہیں تو اللہ پر حق ہے کہ اس پلانے والے کو (قیامت کے روز) طینۃ الخبال پلائے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : طینۃ الخبال اہل جہنم کے جسموں سے نکلنے والی پیپ کا نام ہے۔

مسئلہ 128 شراب ہر برائی کی چابی ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ ((لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے دوست صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''شراب نہ پینا یہ ہر برائی کی چابی ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 129 عبادت گزار اور نیک آدمی نے شراب پینے کے بعد زنا کیا اور قتل بھی کیا۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ اِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ غَوِيَّةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ اِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُونَهُ حَتّٰى اَفْضٰى اِلَى امْرَاَةٍ وَضِيئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ

---

[1] ابواب البیوع ، باب بیع الخمر والنھی عن ذالک (1041/2)

[2] کتاب الفتن باب الصبر علی البلاء (3259/2)

وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ فَقَالَتْ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُکَ لِلشَّهَادَةِ وَلٰكِنْ دَعَوْتُکَ لِتَقَعَ عَلَیَّ اَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَأْسًا اَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِيْنِیْ مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَأْسًا فَسَقَتْهُ كَأْسًا قَالَ زِيْدُوْنِیْ فَلَمْ يَرِمْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوْا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ اِلَّا لَيُوْشِكُ اَنْ يُخْرِجَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [1]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''شراب سے بچو اس لئے کہ یہ تمام گناہوں کی ماں ہے تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو بہت عبادت گزار تھا اسے ایک بدکار عورت نے پھانسنے کا ارادہ کیا، اس کی طرف لونڈی بھیجی اور اس عابد کو پیغام بھجوایا کہ ہم آپ کو (کسی معاملے میں) گواہی کے لئے بلا رہے ہیں وہ عابد اس لونڈی کے ساتھ چل پڑا۔ (گھر پہنچ کر) لونڈی نے مکان کے ہر دروازے کو، جب وہ اندر داخل ہوتا، بند کرنا شروع کر دیا حتی کہ وہ عابد ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا اس کے پاس ایک لڑکا اور ایک شراب کا برتن رکھا تھا۔ عورت کہنے لگی ''واللہ! میں نے تمہیں گواہی کیلئے نہیں بلایا بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ یا تو مجھ سے بدکاری کر یا یہ شراب پی یا اس لڑکے کو قتل کر (یعنی ان تینوں میں سے ایک کام تجھے ضرور کرنا پڑے گا)'' عابد نے کہا ''اچھا! مجھے شراب پلا دو۔'' عورت نے اسے شراب پلا دی۔'' (ایک جام پینے کے بعد) عابد کہنے لگا ''ایک جام اور دو'' اس کے بعد عابد نے اس عورت سے زنا کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا۔ پس تم لوگ شراب سے بچو۔ اللہ کی قسم! ایمان اور شراب نوشی کی عادت دونوں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ یقیناً ایک چیز دوسری چیز کو نکال باہر کرے گی (یعنی اگر ایمان قوی ہوگا تو شراب نوشی چھوٹ جائے گی اور اگر ایمان کمزور ہوگا تو شراب نوشی کی عادت باقی رہے گی) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 130 قتل، زنا اور خنزیر کھانے سے نفرت کرنے والے نے شراب پی اور سارے کام کر گزرا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مَلِكًا مِنْ مُلُوْكِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَخَذَ رَجُلًا فَخَيَّرَهُ بَيْنَ اَنْ يَّشْرَبَ الْخَمْرَ اَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا اَوْ يَزْنِیْ اَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ اَوْ يَقْتُلُوْهُ فَاخْتَارَ الْخَمْرَ وَاِنَّهُ لَمَّا شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَیْءٍ اَرَادُوْهُ مِنْهُ)).

---

[1] كتاب الاشربة باب ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر...... (5236/3)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک آدمی کو پکڑا اور اسے اختیار دیا کہ وہ شراب پیئے یا ایک جان کو (ناحق) قتل کرے یا زنا کرے یا خنزیر کا گوشت کھائے ورنہ بادشاہ اسے قتل کر دے گا۔ اس آدمی نے شراب کا انتخاب کیا جیسے ہی اس آدمی نے شراب پی تو باقی تمام کام کرنے میں اسے کوئی رکاوٹ نہ ہوئی جن کا بادشاہ نے اسے اختیار دیا تھا (یعنی وہ بھی کر گزرا)'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 131 نشہ آور چیز کی اتنی مقدار جس سے ہوش وحواس قائم رہیں، استعمال کرنے پر اس وقت تک کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں جب تک نشہ آور چیز کا اثر باقی رہتا ہے۔

مَسئلہ 132 نشہ آور چیز کی اتنی مقدار جس سے ہوش وحواس قائم نہ رہیں، استعمال کرنے پر چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

مَسئلہ 133 نشہ آور چیز استعمال کرنے کے دوران مرنے والا شخص کافر کی موت مرتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ مَا دَامَ فِي جَوْفِهِ اَوْ عُرُوْقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَاِنِ انْتَشٰى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَاِنْ مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ''جس نے شراب پی لیکن اس سے نشہ نہ ہوا تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک وہ شراب اس کے پیٹ یا رگوں میں رہے گی اگر اس دوران وہ مرگیا تو وہ کافر ہو کر مرے گا اور اگر شراب پی کر وہ مدہوش ہوگیا تو پھر اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اسی حالت میں مرگیا تو وہ کافر ہو کر مرے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

❶ الترغيب والترهيب ، باب الترهيب من شرب الخمر (3490/3) تحقيق محى الدين ديب مستو

❷ كتاب الاشربة باب ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر (5238/3)

مسئلہ 134 شراب نوش کی توبہ تین مرتبہ قبول ہوتی ہے۔

مسئلہ 135 بار بار توبہ توڑنے والے کو اللہ تعالیٰ جہنمیوں کے جسم سے نکلنے والی پیپ پلائیں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلاَةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ، فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ)) قِيْلَ : يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يَجْرِيْ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے شراب پی اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ معاف فرمادے گا اور اگر دوبارہ پی تو پھر چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر توبہ کرلی تو اللہ معاف فرمادے گا اگر پھر شروع کردی تو مزید چالیس دن تک نمازیں قبول نہیں ہوں گی اگر چوتھی بار شراب پی تو پھر چالیس دن تک نمازیں قبول نہیں ہوں گی چوتھی بار اگر توبہ کرے گا تو اللہ توبہ قبول نہیں فرمائے گا (کیونکہ بار بار توبہ توڑنے والا خلوص سے توبہ نہیں کررہا بلکہ توبہ کا مذاق اڑا رہا ہے) اور اس پر سخت ناراض ہوگا اور اسے (قیامت کے روز) نہر خبال سے پلائے گا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت) سے پوچھا ”اے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! یہ نہر خبال کیا ہے؟“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ”یہ نہر اہل جہنم کے خون اور پیپ کی نہر ہوگی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 136 شراب پینے کی سزا اسّی (80) کوڑے ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ وَفَعَلَهُ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ

---

[1] ابواب الاشربة باب شارب الخمر (1517/2)

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ﷺ اَخَفَّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو چھڑیوں سے چالیس مرتبہ مارا (یعنی اسّی ضربیں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی یہی سزا دی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا حضرت عبدالرحمٰن (بن عوف) رضی اللہ عنہ نے کہا ''حدود میں سے سب سے ہلکی حد اسّی کوڑے ہے۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرابی کو اسّی کوڑے مارنے کا حکم دیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 137 پہلی بار شراب پینے پر کوڑے مارنے کا حکم ہے دوسری اور تیسری بار بھی کوڑے مارنے کا حکم ہے چوتھی بار پینے پر قتل کرنے کا حکم ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ وَنَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالُوْا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوْهُ)) .رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو، دوسری بار پیئے تو پھر کوڑے مارو، تیسری بار پیئے تو پھر کوڑے مارو اور چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کردو۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

㉔ اَلــــزِّنَا

زنا

مَسئلہ 138 زنا کبیرہ گناہ ہے۔

❶ كتاب الحدود باب حد الخمر

❷ كتاب الاشربة باب ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر (5232/3)

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَاءَ سَبِيلًا ﴾ (32:17)

''اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ وہ بہت برا فعل اور بڑا برا راستہ ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 32)

مَسئلہ 139 زانی زنا ترک نہ کرے تو اس کا ایمان آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَزْنِی الزَّانِی حِيْنَ يَزْنِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ابوداؤد میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ''جب آدمی زنا کر چکتا ہے تو ایمان پلٹ آتا ہے۔''

مَسئلہ 140 زانی مرد یا عورت کی دعا قبول نہیں ہوتی جب تک وہ زنا ترک نہ کرے۔

عَنْ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰی ، هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ فَلَا يَبْقٰی مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِهٖ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ اِلَّا زَانِيَةً تَسْعٰی بِفَرْجِهَا اَوْ عَشَّارًا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❷ (صحيح)

حضرت ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(روزانہ) آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟ کوئی سوال کرنے والا ہے جس کا سوال پورا کیا جائے؟ کوئی مصیبت زدہ ہے (جو دعا کرے اور) اس کی مصیبت دور کر دی جائے؟ اللہ تعالیٰ عزوجل ہر دعا کرنے والے مسلمان کی دعا قبول فرماتا ہے سوائے زانیہ کے جو اپنی شرمگاہ کے ذریعے (غیر مرد کو) سیراب کرتی ہے

---

❶ كتاب الايمان باب بيان نقصان الايمان

❷ سلسلة احاديث الصحيحة للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 1073

اور زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141 زنا کرنے والے لوگ خود اپنے آپ کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنا لیتے ہیں۔

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِیْ قَرْیَةٍ فَقَدْ اَحَلُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِی❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہو جائے تو گویا (اس بستی کے) لوگوں نے اپنے آپ کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنا لیا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 142 زانی کو دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا مل کر رہتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَابَانِ مُعَجَّلاَنِ عقُوْبَتُهُمَا فِی الدُّنْیَا اَلْبَغْیُ وَ الْعُقُوْقُ)) .رَوَاهُ الْحَاکِمُ❷ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا میں جلدی کی جاتی ہے اور دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے ① زنا اور ② والدین کی نافرمانی۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143 بڑھاپے کی عمر میں زنا کرنا اللہ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَثَةٌ لاَّ یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلاَ یُزَکِّیْهِمْ)) قَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ﷺ وَلاَ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں

---

❶ صحیح جامع الصغیر للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 692

❷ 117/4 سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 1120

❸ کتاب الایمان باب بیان الثلاثة الذین لا یکلمهم الله یوم القیامة

سے (غصہ کی وجہ سے) کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں (جنت میں داخل ہونے کے لئے) پاک کرے گا۔" ابومعاویہ رضی اللہ عنہ (حدیث کے راوی) نے کہا "اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر کرم فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ① بوڑھا زانی ② جھوٹا حکمران اور ③ متکبر فقیر۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 جس بستی میں زنا عام ہو جائے وہاں اموات بہت زیادہ ہونے لگتی ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 408 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 145 کسی بھی غیر حاضر شخص کی بیوی سے زنا کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک سانپ مسلط کر دیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الَّذِیْ یَجْلِسُ عَلٰی فِرَاشِ الْمُغِیْبَةِ مَثَلُ الَّذِیْ یَنْهَشُهُ اَسْوَدُ مِنْ اَسَاوِدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی غیر حاضر آدمی کی بیوی کے بستر پر آ کر بیٹھتا ہے اس (کا انجام اس) شخص جیسا ہے جسے قیامت کے روز زہریلے سانپوں میں سے ایک سانپ ڈسے گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 146 ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے کا گناہ کسی دوسری عورت سے زنا کرنے سے دس گنا زیادہ ہے۔

عَنْ مِقْدَادِ بْنِ أَسْوَدٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهٖ ((مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الزِّنٰی؟)) قَالُوْا: حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ، فَهُوَ حَرَامٌ إِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهٖ ((لَأَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ أَنْ یَزْنِیَ بِامْرَأَةِ جَارِهٖ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ[2] (جید)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا "زنا

---

① الترغیب والترهیب کتاب الحدود باب الترهیب من الزنا الجزء الثالث رقم الحدیث 3550 تحقیق محی الدین الدیب مستو

② 8/6 تحقیق شعیب الأرناؤط

کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی زنا کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے، لہٰذا وہ قیامت تک حرام ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ''ایک آدمی اگر دس عورتوں سے زنا کرے، تو یہ کم گناہ ہے اس سے کہ آدمی اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اسلام کی نگاہ میں آدمی کو اپنے ہمسائے کے گھربار اور بیوی بچوں کا محافظ ہونا چاہئے۔ محافظ ہونے کی حیثیت سے اس کا یہ گناہ عام گناہ سے دس درجہ بڑھ جاتا ہے۔

مَسئلہ 147 جہاد کے لئے گھر سے غیر موجود مجاہد کی بیوی سے زنا کرنے والے زانی کے تمام نیک اعمال قیامت کے روز مجاہد کو دے دیئے جائیں گے۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ أَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلاَّ وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجاہدین کی عورتوں کی حرمت جہاد سے پیچھے رہنے والوں کے لئے ایسی ہے جیسی ان کی ماؤں کی حرمت ہے اور جو شخص جہاد سے پیچھے رہ کر مجاہدین کے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے روز اللہ کے حضور کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا، پس تمہارا کیا خیال ہے؟ (یعنی خائن کے نامہ اعمال میں کچھ باقی رہ جائے گا؟)'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 148 غیر شادی شدہ زانی کی دنیا میں سزا سو کوڑے ہے۔

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّ لَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ (2:24)

''زانی مرد اور زانی عورت (غیر شادی شدہ) دونوں کو سو سو کوڑے مارو اور اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے دین کے معاملے میں ان دونوں پر ترس نہیں کھانا چاہئے اور ان دونوں

---

[1] کتاب الامارة ، باب حرمة نساء المجاهدين و اثم من خانهم فيهن

کو سزا دیتے وقت مومنوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہئے۔'' (سورہ النور، آیت 2)

مسئلہ 149 شادی شدہ زانی کی دنیا میں سزا سنگسار کرنا ہے۔

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ ((شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دو مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں واپس لوٹا دیا۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ پھر حاضر ہوئے اور دو مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دے دی (تب لوگوں کو حکم دیا) جاؤ اسے سنگسار کر دو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے جس مجرم کو دنیا میں شرعی سزا مل جائے وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 150 آخرت میں زانی مرد اور زانی عورتیں آگ کے تنور میں ننگے بدن اکٹھے جلائے جائیں گے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ حَدِيْثِ الرُّؤْيَا قَالَ : قَالَا لِىْ ((وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِىْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَ مَنْخِرُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِىْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِىْ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِىْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِى النَّهْرِ وَ يُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهُ اٰكِلُ الرِّبَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ[2]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(خواب میں میرے پوچھنے پر) جبرائیل علیہ السلام اور میکائل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ کو دکھائے گئے ہیں ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ ﷺ کا گزر ہوا اور جس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھیں

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 3823

[2] کتاب التعبیر، تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح

گدی تک (لوہے کے آلے سے) چیری جا رہی تھیں یہ وہ شخص تھا جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا تھا جھوٹی خبریں گھڑتا تھا جو (آناً فاناً) ساری دنیا میں پھیل جاتیں اور ننگے مرد اور عورتیں جو آپ ﷺ نے تنور میں (جلتے) دیکھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں اور (تیسرا) وہ شخص جو (خون کی) ندی میں غوطے کھا رہا تھا اور جس کے منہ میں (بار بار) پتھر ڈالے جا رہے تھے یہ وہ شخص تھا جو (دنیا میں) سود کھاتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

㉕ عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ

عملِ قومِ لوط [1]

مَسئلہ 151 عملِ قومِ لوط (ہم جنس پرستی) کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَ لُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○﴾ (7:80-81)

''اور لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے سارے جہان والوں میں سے کسی نے نہیں کیا وہ یہ کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے آتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ حد سے گزرنے والے ہو۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 80-81)

مَسئلہ 152 عملِ قومِ لوط کی مرتکب قوم پر اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی بارش برسا کر ہلاک فرمایا۔

﴿ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ○ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ○﴾ (11:82-83)

---

[1] یاد رہے ''لوط'' پیغمبر کا نام بھی ہے اور قوم کا نام بھی۔ ''لواطت'' کا لفظ لوط سے ہی بنا ہے جس کا مطلب ہے مردوں کا مردوں کے ساتھ بدکاری کرنا۔ ممکن ہے لواطت کا لفظ قوم لوط کی نسبت سے ہی وضع کیا گیا ہو۔ چونکہ پیغمبر کا نام بھی لوط ہی ہے اس لئے پیغمبر کے نام کے ادب اور احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اس برے فعل کے لئے لواطت کا لفظ استعمال نہ کیا جائے بلکہ ''عملِ قومِ لوط'' کا لفظ استعمال کیا جائے جیسا کہ احادیث میں استعمال کیا گیا ہے۔

''پس جب ہمارے فیصلہ کا وقت آ گیا تو ہم نے اس بستی کو تہ و بالا کر دیا اور اس پر پکی مٹی کے پتھروں کی بارش برسائی جن میں سے ہر پتھر (ہر مجرم کے لئے) نشان زد تھا اور یہ سزا (آج کے) ظالموں کے لئے بھی کچھ دور نہیں۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 83-82)

مَسئلہ 153 عمل قوم لوط کے مرتکب پر اللہ کے رسول ﷺ نے بار بار لعنت فرمائی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُوْمَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَّهَ اَعْمٰى عَنِ السَّبِيْلِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ قَالَهَا ثَلاَثًا فِيْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ)). رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی لعنت ہو اس پر جو غیر اللہ کے لئے (جانور) ذبح کرے، اللہ کی لعنت ہو اس پر جو زمین کی حدیں تبدیل کرے، اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے، اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اپنے والدین کو برا بھلا کہے، اللہ کی لعنت ہو اس (غلام) پر جو اپنے مالک کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا مالک بتائے اور اللہ کی لعنت ہو جو عمل قوم لوط کا مرتکب ہو۔'' آپ ﷺ نے عمل قوم لوط پر لعنت والی بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 154 عمل قوم لوط کا مرتکب توبہ کئے بغیر مر جائے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلاً اَوْ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مرد مرد کے پاس آئے

---

[1] کتاب الحدود باب الزنی وحدّہ (4417/10) تحقیق شعیب الارناؤط

[2] ابواب الرضاع باب فی کراھیۃ اتیان النساء فی ادبارھن (930/1)

یا عورت کے پاس دبر کی راہ آئے اللہ تعالیٰ اس پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 155 عمل قوم لوط میں فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرنے کا حکم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوْا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم جس شخص کو عمل قوم لوط کرتے پاؤ اس کے فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ الَّذِيْ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ قَالَ ارْجُمُوْهُ الْاَعْلٰى وَالْاَسْفَلَ ارْجِمُوْهُمَا جَمِيْعًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ[2] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عمل قوم لوط کا ارتکاب کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا اوپر والے اور نیچے والے کو سنگسار کردو یعنی دونوں کو سنگسار کرو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 156 رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت میں عمل قوم لوط کے مجرموں کی پیش گوئی فرمائی۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ جس بات کا ڈر ہے وہ عمل قوم لوط ہے (کہیں اس میں مبتلا نہ ہوجائے)'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

---

1. ابواب الحدود باب فی حد اللوطی (1177/2)
2. کتاب الحدود باب من عمل عمل قوم لوط (2076/20)
3. ابواب الحدود باب فی حد اللوطی (1178/2)

(26) إِتْيَانُ الْبَهِيمَةِ

چوپائے سے بدفعلی

مسئلہ 157 چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ ، وَاقْتُلُوْهَا مَعَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرے اسے قتل کردو اور اس کے ساتھ چوپائے کو بھی قتل کرو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اہل علم کے نزدیک ایسے چوپائے کا گوشت کھانا مکروہ ہے لہٰذا اسے بھی قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

❁❁❁

(27) اَلْقِمَارُ

جُوا

مسئلہ 158 جوا کھیلنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ ﴾ (91-90:5)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بے شک شراب، جوا، آستانے اور پانسے گندے شیطانی عمل ہیں ان سے پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ عداوت

[1] كتاب الحدود باب فيمن اتى بهيمة (3747/3)

اور دشمنی ڈال دے، اللہ کی یاد سے روکے اور نماز سے روکے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز آتے ہو؟'' (سورہ المائدہ، آیت 90 تا 91)

مسئلہ 159 جوا کھیلنے والا خنزیر کے گوشت اور خون میں اپنے ہاتھ رنگتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَدَمِہٖ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(شرط لگا کر) شطرنج کھیلنے والا خنزیر کے گوشت اور خون میں اپنے ہاتھ رنگتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 160 جوا کھیلنے کا قصد کرنے والے کو کچھ نہ کچھ صدقہ کر کے اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ مِنْکُمْ فَقَالَ فِیْ حَلِفِہٖ بِاللَّاتِ فَلْیَقُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ اُقَامِرْکَ فَلْیَتَصَدَّقْ . رَوَاہُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے جو شخص (غیر اللہ کی) قسم کھائے اور اپنی قسم میں یوں کہے ''لات کی قسم'' اسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا چاہئے (یعنی اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہئے) اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آؤ میں تجھ سے جوا کھیلوں تو اسے (اپنی استطاعت کے مطابق) صدقہ کرنا چاہئے (تاکہ گناہ کا کفارہ ادا ہو جائے۔)'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 161 جوا کھیلنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ جَلَبَ عَلَی الْخَیْلِ یَوْمَ الرِّھَانِ فَلَیْسَ مِنَّا)) . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے گھوڑ دوڑ میں شرطیں لگائیں وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الشعر باب تحریم اللعب بالنردشیر

[2] کتاب الایمان ، باب من حلف باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ

[3] سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی الجزء الخامس رقم الحدیث 2331

㉘ اَلسَّرِقَةُ

چوری

مَسئله 162 چوری کی سزا چور کے ہاتھ کاٹنا ہے۔

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً ۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ﴾(38:5)

''چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ سزا ہے ان کے جرم کی، عبرت ناک سزا اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورۃ المائدہ آیت 38)

مَسئله 163 چوری کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''چور پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 164 آپ ﷺ نے مذاق سے چوری کرنے والے کو جہنم میں دیکھا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِىْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جہنم میں ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی والے کو دیکھا وہ اپنے آپ کو آگ میں گھسیٹ رہا تھا وہ اپنے ٹیڑھے سر کی لکڑی سے حاجیوں کی چوری اس طرح کرتا تھا کہ حاجیوں کے کپڑے لکڑی سے اٹکا لیتا اگر مالک کو پتہ چل جاتا تو اسے کہتا ''اوہ صاحب! آپ کا

---

❶ كتاب قطع السارق باب تعظيم السرقة (4528/3)

❷ كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبى ﷺ فى صلاة الكسوف

کپڑا میری کھونٹی سے اٹک گیا'' اور اگر مالک غافل رہتا تو کپڑا لے کر چل دیتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 ہمسائے کے گھر چوری کرنا دس گھروں میں چوری کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

عَنْ مِقْدَادَ بْنِ الْأَسْوَدِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((مَا تَقُولُونَ فِي السِّرْقَةِ؟)) قَالُوا : حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَهِيَ حَرَامٌ ، قَالَ((لَأَنْ يَّسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشَرَةِ أَبْيَاتٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّسْرِقَ مِنْ جَارِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (جيد)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا ''چوری کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کو حرام ٹھہرایا ہے، لہٰذا یہ حرام ہے۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایک آدمی کا دس گھروں میں چوری کرنا کم درجہ کا گناہ ہے اپنے ہمسائے کے گھر چوری کرنے سے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ہمسایہ شریعت کی نگاہ میں اپنے ہمسائے کا محافظ اور نگراں ہونا چاہئے اس لئے ہمسایے کے گھر میں چوری کرنا عام چوری کی نسبت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔

مسئلہ 166 بلا اجازت کسی کے جانور کا دودھ دوھنا چوری ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فَقَالَ لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ رَجُلٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَيُكْسَرَ بَابَ خِزَانَتِهِ فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ[2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص مالک کی اجازت کے بغیر کسی جانور کا دودھ نہ دوہے، کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ کوئی اس کے سٹور کا دروازہ توڑ کر اس کا غلہ نکال لے اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے مالکوں کے خزانے ہیں لہٰذا مالک کی اجازت کے بغیر کوئی شخص جانوروں کا دودھ نہ دوہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

[1] 8/6 تحقيق شعيب الأرناؤط

[2] كتاب التجارات باب النهي أن يصيب منها شيئاً الا اذن صاحبها.... (1864/2)

㉙ اَلْغِشُّ وَالْخِدَاعُ

دھوکہ اور فریب

مَسئلہ 167 فریب اور دھوکہ دینے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَكْرُ وَالْخَدِيْعَةُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [1] (صحيح)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فریب اور دھوکہ دونوں آگ میں ہیں۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ [2] (حسن)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں، فریب اور دھوکہ آگ میں ہیں۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

㉚ اَلْخَفَرُ

پناہ توڑنا

مَسئلہ 168 مسلمان کو پناہ دینے کے بعد پناہ توڑنے والے پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام اہل ایمان کی لعنت ہے۔

عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَخْفَرَ مُسْلِماً فَعَلَيْهِ لَعْنَتُ اللّٰهِ

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی الجزء الثالث رقم الحديث 1057

[2] الجزء الثانی رقم الحديث 567 تحقيق شعيب الارناؤط

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے مسلمان کی پناہ توڑی اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام (اہل ایمان) کی لعنت ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی فرض یا نفل عبادت کچھ بھی قبول نہیں فرمائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

㉛ اَلْمَــــكْرُ

سازش

مَسئلہ 169 کسی کے خلاف خفیہ سازش کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿وَ لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ اِلَّا بِاَهْلِهِ﴾ (43:35)

''اور بری چال تو چلنے والے کو ہی گھیر لیتی ہے۔'' (سورہ فاطر، آیت 43)

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَكْرُ وَالْخَدِيْعَةُ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❷

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''خفیہ سازش اور فریب آگ میں ہیں۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

㉜ اَلْخِيَــــانَةُ

خیانت کرنا

مَسئلہ 170 امانت میں خیانت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

---

❶ کتاب الحج، باب فضل المدینة حرم ما بین عیر إلی ثور

❷ سلسله الاحادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1057

﴿ يَـٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْآ اَمَانٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○﴾ (27:8)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں بھی جانتے بوجھتے خیانت نہ کرو۔'' (سورہ الانفال، آیت 27)

مسئلہ 171 ایک چادر کی خیانت پر آدمی جہنم میں چلا گیا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عمر بن خطاب ﷛ کہتے ہیں خیبر کے روز صحابہ کرام ﷡ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''فلاں شہید ہے اور فلاں بھی شہید ہے۔'' حتی کہ ایک آدمی پر ان کا گزر ہوا تو اس کے بارے میں بھی صحابہ کرام ﷡ نے کہا ''یہ بھی شہید ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہرگز نہیں! میں نے اسے ایک چادر یا عبا کی خیانت کرنے پر آگ میں دیکھا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 172 بیت المال سے ایک سوئی یا اس سے بھی کم تر چیز کی خیانت پر قیامت کے روز پکڑ ہوگی۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهَا كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عدی بن عمیرہ کندی ﷛ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام پر لگائیں اور وہ سوئی کے برابر یا اس سے بھی کم تر چیز چھپائے تو وہ خیانت ہے جسے وہ قیامت کے روز لے کر آئے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب الايمان باب غلظ تحريم الغلول و انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون

[2] كتاب الامارة باب تحريم هدايا العمال

مَسئلہ 173 طے شدہ مراعات کے علاوہ سرکاری منصب سے کوئی فائدہ اٹھانا خیانت ہے جس پر عذاب ہوگا۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَهُوَ غُلُوْلٌ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس آدمی کو ہم نے کسی کام پر لگایا اور اسے اس کام کا معاوضہ دیا پھر اس کے بعد اس نے کچھ لیا وہ خیانت ہے (جس کی اسے سزا ملے گی)'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 174 خیانت کرنے والے سے بھی خیانت کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص تیرے پاس امانت رکھے اس کی امانت واپس کر اور جو تجھ سے خیانت کرے تو اس سے خیانت نہ کر'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 175 مال غنیمت میں سے خیانت کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور اس کی معذرت رد فرمادی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ :کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَةً اَمَرَ بِلَالًا رضی اللہ عنہ فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَیُخَمِّسُهُ وَیُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا فِیْمَا کُنَّا اَصَبْنَا مِنَ الْغَنِیْمَةِ ، فَقَالَ((اَسَمِعْتَ بِلَالًا رضی اللہ عنہ یُنَادِیْ ثَلَاثًا؟)) قَالَ : نَعَمْ! قَالَ ((فَمَا مَنَعَکَ اَنْ تَجِیْءَ بِهٖ؟)) فَاعْتَذَرَهُ اِلَیْهِ ، فَقَالَ ((کُنْ اَنْتَ تَجِیْءُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهُ عَنْکَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[3] (حسن)

---

[1] کتاب الخراج باب فی ارزاق العمال (2550/2)

[2] ابواب البیوع باب اد الامانة الی من ائتمنک (1015/2)

[3] [illegible] (2359/2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مال غنیمت آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے (کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں) اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اعلان کر دیتے۔ لوگ مال غنیمت لے کر حاضر ہو جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے پانچواں حصہ (اپنے لئے) نکال لیتے اور باقی مجاہدین میں تقسیم فرما دیتے۔ ایک شخص تقسیم کے بعد بالوں کی مہار (رسی) لے کر حاضر ہوا اور عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہمیں غنیمت میں ملی ہے یہ بھی لے لیجئے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا تو نے بلال رضی اللہ عنہ کا تین بار اعلان سنا تھا؟'' آدمی نے عرض کی ''ہاں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''تو پھر یہ مہار پہلے لانے سے کس چیز نے تجھے روکے رکھا؟'' آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اب بیٹھے رہو، قیامت کے روز اسے خود ہی لے کر آنا میں اسے قبول نہیں کروں گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 176 بیت المال میں خیانت (کرپشن) کرنے والا قیامت کے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ اَمْرَهُ ،ثُمَّ قَالَ : ((لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، عَلٰی رَقَبَتِهِ بَعِیْرٌ لَهُ رُغَاءٌ، یَقُوْلُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَغِثْنِیْ ، فَاَقُوْلُ : لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ، لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ،عَلٰی رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ ،فَیَقُوْلُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَغِثْنِیْ ، فَاَقُوْلُ : لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا ، قَدْ اَبْلَغْتُكَ ،لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، عَلٰی رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، یَقُوْلُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ : لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ، لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، عَلٰی رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِیَاحٌ، فَیَقُوْلُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَغِثْنِیْ ، فَاَقُوْلُ : لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ ، لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، عَلٰی رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَیَقُوْلُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَغِثْنِیْ ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ ،لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، عَلٰی رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَیَقُوْلُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ !اَغِثْنِیْ ،فَاَقُوْلُ : لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ)). رَوَاهُ

مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان (خطبہ دیتے ہوئے) کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے خیانت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی سنگینی سے آگاہ فرمایا اور اسے بہت بڑا گناہ قرار دیا پھر فرمایا ''میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور آ کر کہے ''یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمایئے!'' اور میں کہوں ''آج میں (اللہ کی اجازت کے بغیر) تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔'' میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو اور آ کر کہے ''یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمایئے!'' اور میں کہوں ''آج میں تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔'' میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر بکری منمنا رہی ہو اور آ کر کہے ''یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمایئے!'' اور میں کہوں ''آج میں تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔'' میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر ناحق مقتول چیخ رہا ہو اور کہے ''یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمایئے!'' اور میں کہوں ''آج میں تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔'' میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر کپڑے ہوں جو اس نے اوڑھ رکھے ہوں اور کہے ''یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمایئے!'' اور میں کہوں ''آج میں تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔'' میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر سونا اور چاندی لدا ہوا ہو اور وہ کہے ''یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمایئے!'' اور میں کہوں ''آج میں تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 177 خیانت کرنے والے یا دھوکہ دینے والے کو میدان حشر میں ساری مخلوق کے سامنے ذلیل اور رسوا کیا جائے گا۔

---

❶ کتاب الامارۃ باب غلظ تحریم الغلول

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں سب کو جمع فرمائے گا تو ہر دھوکہ باز کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا اور لوگوں کو بتایا جائے گا کہ یہ دھوکہ بازی فلاں بن فلاں نے کی تھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 178 بیت المال کی رقوم خورد برد کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ ﷺ قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں وہ قیامت کے روز آگ میں جائیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 179 قیامت کے روز پل صراط کی دائیں جانب ''امانت'' کھڑی ہوگی جو ہر خائن کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دے گی۔

عَنْ حُذَيْفَةَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ تُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا ، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ)) قَالَ : قُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ ، اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ ؟ قَالَ ((أَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَ يَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ ، وَ شَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَ نَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ ((رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ)) حَتّٰى تَعْجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ ، حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا ، قَالَ : وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَامُوْرَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهٖ ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ ، وَ مَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

1. كتاب الجهاد باب تحريم الغدر
2. كتاب فرض الخمس، باب قوله تعالى ﴿ فان لله و للرسول ﴾
3. كتاب الايمان، باب ادنى اهل الجنة منزلة فيها

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امانت اور رحم کو بھیجا جائے گا وہ پل صراط کے دائیں اور بائیں جانب جا کر کھڑے ہو جائیں گے تم میں سے پہلا شخص بجلی کی تیزی سے صراط پار کرے گا۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''میرے ماں باپ آپ پر قربان، کون سی چیز بجلی کی رفتار سے گزر سکتی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم نے غور نہیں کیا کس طرح بجلی پلک جھپکنے میں جاتی اور آتی ہے۔ اس کے بعد کچھ لوگ ہوا کی تیزی سے گزریں گے اس کے بعد کچھ لوگ پرندے کی رفتار سے گزریں گے پھر کچھ لوگ آدمی کے دوڑنے کی رفتار سے گزریں گے اس طرح باقی لوگ بھی اپنے اپنے اعمال کے مطابق صراط سے گزریں گے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) صراط پر کھڑے ہو کر (اپنی امت کے لئے) دعا کر رہے ہوں گے ﴿رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ﴾ میرے رب! امت کو بچانا، میرے رب! امت کو سلامت رکھنا، حتی کہ نیک اعمال (والے لوگ) کم ہونے لگیں گے پھر ایک آدمی آئے گا وہ (کھڑا ہو کر) چل بھی نہ سکے گا بلکہ اپنے آپ کو صراط پر گھسیٹے گا پل کے دونوں طرف (امانت اور رحم کے) کنڈے لٹک رہے ہوں گے جس کے بارے میں حکم ہو گا اسے پکڑ لیں گے (اور جہنم میں گرا دیں گے) بعض لوگ زخمی ہو کر صراط پار کریں گے اور بعض لوگ ٹھوکریں کھا کر جہنم میں گر جائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180 امانت میں خیانت کرنا نفاق کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''منافق کی تین علامتیں ہیں ① جب بات کرے تو جھوٹ بولے ② جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور ③ امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 خائن مرد یا عورت کی گواہی قبول نہیں کرنی چاہیے۔

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لاَ تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلاَ خَائِنَةٍ وَلاَ زَانٍ وَلاَ زَانِیَةٍ وَّلاَ ذِیْ غِمْرٍ اَخِیْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[2] (حسن)

[1] كتاب الايمان باب بيان خصال المنافق

[2] كتاب الاقضية باب من ترد شهادته (3068/2)

حضرت سلمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''خائن مرد اور خائن عورت، زانی مرد اور زانی عورت اور اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182 خیانت سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے ''یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بھوک سے کہ وہ بدترین ہم نشین ہے اور خیانت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ وہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

(33) اَلشُّحُّ

بخیلی

مسئلہ 183 بخیلی کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِتَّقُوا الشُّحَّ ، فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَائَهُمْ وَ اسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بخیلی سے بچو تم سے پہلے لوگوں کو بخیلی نے ہی ہلاک کیا، بخیلی نے ہی انہیں خوں ریزی پر اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔ اسے مسلم

---

[1] کتاب الاطعمہ باب التعوذ من الجوع (2707/2)

[2] کتاب البر والصلة ، باب تحریم الظلم

نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 184 رحم کے رشتہ دار سے بخیلی کرنے والے کی گردن میں قیامت کے روز سانپ ڈالا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 296 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

34 اَلْــكِــبْــرُ

تکبر

مسئلہ 185 تکبر کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۝﴾ (23:16)

"بے شک وہ تکبر کرنے والوں سے محبت نہیں فرماتا۔" (سورۃ النحل، آیت نمبر 23)

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَةُ إِزَارِیْ مَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِیْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "تکبر میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے جو شخص ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 186 تکبر کرنے والوں کو آخرت میں ذلیل ورسوا کرنے کے لئے چیونٹیوں کے اجسام دیئے جائیں گے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ

❶ کتاب الزهد، باب البراءة من الکبر والتواضع (3365/2)

فِیْ جَهَنَّمَ یُسَمّٰی بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِیْنَةَ الْخَبَالِ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ[1] (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"قیامت کے روز تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوئی ہوگی جہنم میں وہ ایک جیل کی طرف ہانکے جائیں گے جس کا نام"بولس" ہوگا۔ بدترین آگ ان کو گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کے جسموں سے رسنے والا (پیپ اور خون وغیرہ) پینے کو دیا جائے گا جسے"طینۃ الخبال" کہا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 187 بدمزاج، مغرور اور بڑے بننے والے جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ اِنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ((أَلا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟)) قَالُوْا بَلٰی! قَالَ ((كُلُّ عُتُلٍّ، جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "کیا میں تمہیں جہنم میں جانے والوں سے آگاہ نہ کروں؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "کیوں نہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"ہر بدمزاج، مغرور اور بڑا بننے والا جہنم والوں میں سے ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 188 تکبر کرنے والوں کو شدید ترین عذاب دینے کے لئے جہنم خود اعلان کرے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهُ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ، یَقُوْلُ اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلاَثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ، وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ بِالْمُصَوِّرِیْنَ))رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[3] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"قیامت کے روز جہنم سے ایک گردن

---

[1] ابواب الصفة القيامة والرقائق والورع باب منه (2025/2)

[2] كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء

[3] ابواب صفة جهنم ، باب ما جاء فی صفة النار (2083/2)

نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی، دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گی اور کہے گی۔ میں تین آدمیوں کو عذاب دینے کے لئے مسلط کی گئی ہوں ① اللہ کے مقابلے میں سرکش اور اس سے عناد رکھنے والا ② اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارنے والا اور ③ تصویریں بنانے والا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

㉟ اَلرِّيَــــاءُ

ریا

مَسئلہ 189 ریا اور شہرت کے لئے نیک اعمال کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ ،فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا ،قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ .وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ :تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِیءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ :مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز جس کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا یہ وہ شخص ہوگا جو (جنگ میں) شہید ہوا اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے

❶ کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریاء والسمعۃ

لئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا ''میں نے تیری راہ میں جہاد کیا ، حتی کہ شہید ہو گیا ۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا '' تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے بہادر کہلوانے کے لئے جنگ کی ، سو دنیا نے تجھے بہادر کہا۔'' پھر (فرشتوں) کو حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا، اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ تب اللہ اس سے پوچھے گا ''ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا ''میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھ کر سنایا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا '' تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا۔'' پھر حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا، وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا ''میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کئے؟'' وہ کہے گا ''میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھے پسند تھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا '' تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔'' پھر حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 190 ریا اور شہرت کے لئے کئے گئے نیک اعمال کا اجر و ثواب دکھایا جائے گا لیکن دیا نہیں جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ رَاْيَا رَايَا اللّٰهُ بِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے لوگوں کو سنانے کے لیے نیکی کی اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو (اس کا عذاب اور ذلت) سنائے گا اور جو شخص دکھاوے کے لیے نیکی کرے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) اسے نیک اعمال کا اجر و ثواب دکھائے گا (لیکن عطا نہیں فرمائے گا)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رایا اللہ بہ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دکھاوا کرنے والے کے عیب اور گناہ لوگوں کو دکھائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] کتاب الزھد، باب تحریم الریاء

③⑥ اَلظُّلْمُ

ظلم

مَسئلہ 191 ظلم کرنا حرام ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوىٰ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ ((يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے روایت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو! میں نے ظلم اپنے اوپر حرام کیا اور تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 192 معمولی ظلم کا بدلہ بھی قیامت کے روز چکانا پڑے گا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوكَهُ سَوْطًا ظُلْمًا اُقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ ❷ (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے غلام کو ایک کوڑا بھی ناجائز مارا تو اس سے قیامت کے روز بدلہ لیا جائے گا۔'' اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 193 ظلم کرنے والا قیامت کے روز اندھیروں میں ٹھوکریں کھائے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک ظلم قیامت کے روز اندھیرے ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب البر والصلة والادب، باب تحريم الظلم

❷ الترغيب والترهيب، لمحي الدين ديب، كتاب البعث في ذكر الحساب (5282/4)

❸ كتاب البر والصلة ، باب تحريم الظلم

37 اَلْاِحْتِقَارُ

کسی کو حقیر جاننا

مسئلہ 194 دوسروں کو حقیر سمجھنا اعمال برباد کرنے والا عمل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُسْلِمُ اَخُوْ الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ وَلَا یَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے، اسے ذلیل نہ کرے، اسے حقیر نہ سمجھے۔ تقویٰ یہاں ہے آپ ﷺ نے تین مرتبہ سینے کی طرف اشارہ فرمایا (اس کے بعد فرمایا، انسان کی ہلاکت کے لئے) یہ گناہ کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں (مثلاً) اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 195 جو شخص دوسروں کو حقیر سمجھتے ہوئے برا بھلا کہے اللہ اسے اسی برائی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَکَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَکُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہوئے تو وہ سب سے زیادہ خود ہی ہلاک ہونے والا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 دوسروں کو حقیر سمجھنے والا متکبر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ

---

1. کتاب البر والصلة والادب ، باب تحریم ظلم المسلم
2. کتاب البر والصلة والادب ، باب النهی عن قول هلک الناس

ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا ، فَقَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ)). رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا'' ایک آدمی نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اس کے جوتے اچھے ہوں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ آدمی حق بات کو ٹھکرا دے اور لوگوں کو کم تر سمجھے۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197 دوسرے کو حقیر سمجھنے والے کے اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیئے۔

عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ ((أَنَّ رَجُلاً قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَأَنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک آدمی نے کہا ''اللہ کی قسم! فلاں آدمی کو اللہ معاف نہیں فرمائے گا۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''کون ہے جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا میں نے اسے معاف کیا اور پہلے کے عمل ضائع کر دیئے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 198 حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ''یہودیہ'' کہنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے دو ماہ سے زائد عرصہ تک قطع تعلق کیئے رکھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اِعْتَلَّ بَعِيرًا لِصَفِيَّةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ حُيَيٍّ، وَعِنْدَ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا فَضْلُ ظَهْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِزَيْنَبَ رضی اللہ عنہا ((اَعْطِيهَا بَعِيرًا))، فَقَالَتْ : أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةِ؟ فَغَضَبَ رَسُولُ

---

[1] كتاب الزينة والتطيب ذكر ما يستحب للمرء تحسين ثيابه وعمله (280/12)تحقيق شعيب الارنائوط ، رقم الحديث 5466

[2] كتاب البر والصلة والادب ،باب النهي عن تقنيط الإنسان من رحمة الله تعالىٰ

اللّٰہِ ﷺ فَھَجَرَھَا ذَاالْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَبَعْضَ صَفَرٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ❶ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کا اونٹ بیمار ہوگیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک زائد اونٹ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنا زائد اونٹ صفیہ رضی اللہ عنہا کو دے دو۔'' حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''کیا میں اس یہودیہ کو اونٹ دوں؟'' اس پر رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور ذی الحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دن ان سے ترک تعلق کئے رکھا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

㊳ اَلتَّبْذِیْرُ

فضول خرچی کرنا

مسئلہ 199 فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

﴿ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا ۝ ﴾(27:17)

''بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

(سورہ الاسراء، آیت 27)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَهٗ ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِّامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جابر رضی اللہ عنہ! ایک بستر مرد کے لئے ایک اس کی بیوی کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے (بنانے کی اجازت ہے) لیکن چوتھا شیطان کے لئے ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : امام نووی رحمہ اللہ نے اس باب میں بستر کے ساتھ ''لباس'' کو بھی شامل فرمایا ہے جس کا مطلب ہے کہ ضرورت کے مطابق دونوں چیزیں یعنی بستر اور لباس بنانے کی اجازت ہے لیکن ضرورت سے زائد بنانا تبذیر میں شامل ہے۔

---

❶ کتاب السنة باب ترک السلام علی اهل الاهواء. محی الدین دیب مستو نے الترغیب والترھیب میں اس حدیث کو ''حسن'' لکھا ہے (4168/3)

❷ کتاب اللباس والزینة، باب کراهة ما زاد علی الحاجة من الفراش واللباس

مَسئلہ 200 فضول خرچی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاَ ثًا قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتوں کو ناپسند فرماتے ہیں ① بے مقصد باتیں کرنا ② مال ضائع کرنا اور ③ سوال زیادہ کرنا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

㊴ قَضَاءُ الْحَاجَةِ فِي الطَّرِيقِ

راستے پر رفع حاجت کرنا

مَسئلہ 201 راستے پر یا سائے والی جگہ پر رفع حاجت کرنے والا لعنتی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِتَّقُوا الْمَلاَعِنَ الثَّلاَثَ : اَلْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَ الظِّلِّ وَ قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (حسن)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین لعنت والے کاموں سے بچو ① قیام گاہوں پر پاخانہ کرنے سے ② سائے والی جگہ پر پاخانہ کرنے سے اور ③ گزرگاہ پر پاخانہ کرنے سے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قیام گاہوں سے مراد ایسی جگہیں ہیں جہاں آنے جانے والے لوگ کسی غرض سے ٹھہرتے ہوں۔

❁❁❁

---

❶ كتاب الاقضية باب النهي عن كثرة السوال

❷ كتاب الطهارة باب النهي عن الخلاء على قارعة الطريق (262/1)

⑩ عَدَمُ التَّنَزُّهِ مِنَ الْبَوْلِ

پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنا

مسئلہ 202 پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے والے کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ ((اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ)) ثُمَّ قَالَ ((بَلٰى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا ''ان دونوں کو (قبروں میں) عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں۔'' پھر فرمایا ''ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''کسی بڑی بات پر عذاب نہیں ہو رہا'' کا مطلب یہ ہے کہ کسی مشکل یا ناقابل عمل بات پر عذاب نہیں ہو رہا بلکہ اگر یہ دونوں ان کاموں سے بچنا چاہتے تو بچنا بہت آسان تھا۔

❀❀❀

⑪ اَلسُّؤَالُ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ

بلا ضرورت مانگنا

مسئلہ 203 مال جمع کرنے کے لئے مانگنا گویا آگ کے انگارے جمع کرنا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

---

❶ كتاب الجنائز ، باب عذاب القبر من الغيبة و البول

❷ صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب كراهة المسئلة للناس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو آدمی لوگوں سے ان کے اموال اس لئے مانگتا ہے کہ اپنا مال بڑھائے پس وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے چاہے تو کم مانگے چاہے تو زیادہ۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 204 بلاضرورت مانگنے والے کا سوال قیامت کے روز اس کے چہرے پر زخم کی مانند ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَ لَهُ مَايُغْنِيْهِ جَاءَ تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ فِيْ وَجْهِهِ)) فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَ مَاالْغِنٰى ؟ قَالَ ((خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جس نے امیری کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے منہ پر چھلے ہوئے زخم کا نشان بنا ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! '' کتنا مال غنی کرتا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پچاس درہم قریباً 17 تولہ چاندی کے برابر ہیں۔

❊❊❊

(42) اَلْمُجَاهَرَةُ بِالذُّنُوبِ

گناہوں کا راز فاش کرنا

مسئلہ 205 اپنے گناہوں کا راز فاش کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيْتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1432

یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ))۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے "میری ساری امت کے گناہگار بخشے جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جو اپنے گناہ خود فاش کرتے ہیں۔ خود فاش کرنا یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک (گناہ کا) کام کرے اور صبح اس کا رب اس پر پردہ ڈال دے، لیکن وہ خود (کسی کو بلا کر) کہے "اے فلاں! میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں گناہ کیا۔" حالانکہ رات کو تو اس کے رب نے اس پر پردہ ڈال دیا تھا اور رات بھر پردہ ڈالے رکھا، لیکن صبح کو اس نے اللہ کا (ڈالا ہوا) پردہ خود ہی کھول دیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 206 اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا مرد (یا عورت) وہ ہے جو اپنی بیوی (یا مرد) کے راز فاش کرے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الرَّجُلَ یُفْضِیْ اِلٰی امْرَأَتِہٖ وَ تُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا، جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کی راز کی باتیں لوگوں کو بتائے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

④③ اَلْاِصْرَارُ عَلَی الذُّنُوْبِ

گناہوں پر اصرار کرنا

مسئلہ 207 گناہوں پر اصرار کرنا جہنم میں جانے کا باعث ہے خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ ((وَیْلٌ لِّلْمُصِرِّیْنَ

---

[1] کتاب الزھد، باب النھی عن ھتک الإنسان نفسہ

[2] کتاب النکاح، باب تحریم افشاء ستر المرأۃ

الَّذِيْنَ يَصِرُّوْنَ عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی ''ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لئے وہ لوگ جو جانتے بوجھتے اپنے گناہوں پر اصرار کرتے ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 208 مسلسل گناہ کرتے رہنے سے گناہ جمع ہو کر بڑے بن جاتے ہیں اور انسان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِيَّاكُمْ وَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّمَا مَثَلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ كَقَوْمٍ نَزَلُوْا بَطْنَ وَادٍ فَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ وَ جَاءَ ذَا حَتّٰى اَنْضَجُوْا خُبْزَتَهُمْ وَ اِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ مَتٰى يُؤْخَذُ بِهَا صَاحِبُهَا تُهْلِكُهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحيح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچو، چھوٹے چھوٹے گناہوں کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ لوگ کسی وادی میں آ کر ٹھہریں اور پھر کوئی ادھر سے لکڑی لے آیا اور کوئی ادھر سے، انہوں نے اس سے اپنی روٹیاں پکالیں۔ اسی طرح جب معمولی گناہوں پر گناہگار انسان پکڑا جاتا ہے تو وہ معمولی گناہ ہی اسے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

44 اِسْتِصْغَارُ الذُّنُوْبِ

گناہوں کو معمولی سمجھنا

مسئلہ 209 گناہوں کو معمولی سمجھنا انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ

❶ الجزء الحادى عشر ، رقم الحديث 6541، تحقيق شعيب الارناؤط

❷ الجزء السابع والثلاثون ، رقم الحديث 22808، تحقيق شعيب الارناؤط

فَاِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتّٰى يُهْلِكْنَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچو، اس لئے کہ انسان کے معمولی گناہ جمع ہوتے رہتے ہیں حتی کہ اسے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 210 بعض اوقات ایسی بات جہنم میں جانے کا باعث بن جاتی ہے جسے انسان اپنے خیال میں بہت معمولی سمجھتا ہے۔

عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ البخاري ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بے شک ایک آدمی اللہ کے غصہ والا کلمہ زبان سے نکالتا ہے اور خود اسے گناہ نہیں سمجھتا لیکن اس کلمے کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 211 کسی گناہ کو حقیر سمجھنا فاجر ہونے کی علامت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''مومن آدمی اپنے گناہوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے گویا وہ (گناہوں کے) پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور وہ ہر وقت خوف زدہ رہتا ہے کہ (گناہوں کا) یہ پہاڑ ابھی میرے اوپر آ گرے گا جبکہ فاجر اپنے گناہوں کو ایک مکھی کی طرح (ہلکا) محسوس کرتا ہے گویا اس کے ناک پر آئی اور چلی گئی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے ہر گناہگار فاسق کہلاتا ہے لیکن جو شخص علی الاعلان سب کے سامنے گناہ کا ارتکاب کرے وہ فاجر کہلاتا ہے۔ گویا فاجر، فاسق سے بدتر ہے۔

---

❶ الجزء السادس رقم الحديث 3818 تحقيق شعيب الارناؤط
❷ كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان
❸ كتاب الدعوات باب التوبه

مسئلہ 212 صغیرہ گناہ ترک نہ کرنے پر صغیرہ گناہوں کی بھی باز پرس ہوگی۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا ! ((اِیَّاکِ وَمُحَقَّرَاتِ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا))۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! جن اعمال کو تم حقیر سمجھتی ہو ان سے بھی بچو کیونکہ اللہ ان کے بارے میں بھی سوال کرنے والے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 213 بظاہر چھوٹے گناہوں کو بھی صغیرہ نہیں سمجھنا چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّکُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالاً هِیَ اَدَقُّ فِیْ اَعْیُنِکُمْ مِنَ الشَّعَرِ اِنْ کُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْمُوْبِقَاتِ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''تم لوگ (آج) ایسے ایسے اعمال کر رہے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی زیادہ باریک (یعنی حقیر) ہیں حالانکہ ہم ان اعمال کو نبی اکرم ﷺ کے عہد میں ہلاک کرنے والے (کبائر) میں شمار کیا کرتے تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 214 گناہوں کو معمولی سمجھنے والے کے لئے صغیرہ کے بعد کبیرہ گناہ کا ارتکاب بھی آسان بن جاتا ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْحَلاَلُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَکَ مَا شُبِّهَ عَلَیْهِ مِنَ الْإِثْمِ کَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَکَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلٰی مَا یَشُکُّ فِیْهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَکَ أَنْ یُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِیْ حِمَی اللّٰهِ مَنْ یَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ أَنْ یُوَاقِعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح

---

[1] كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان

[2] أبواب الأطعمة باب عرض الطعام (2667/2)

[3] كتاب البيوع، باب الحلال بين والحرام بين

ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی چیزیں ہیں جو (کم علم لوگوں کے لئے) مشتبہ ہیں جس نے اس چیز کو چھوڑا جس میں گناہ کا شبہ تھا وہ واضح گناہ کو بھی چھوڑ دے گا اور جس نے اس چیز پر جرأت کر لی جس میں گناہ کا شبہ تھا تو بعید نہیں کہ وہ واضح گناہ بھی کر ڈالے اور گناہ اللہ کی چراگاہ ہیں جس نے چراگاہ کے اردگرد چرنا شروع کر دیا بعید نہیں کہ وہ چراگاہ کے اندر بھی گھس پڑے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

(45) تَکْفِیْرُ الْمُسْلِمِ

مسلمان کو کافر کہنا

مَسْئلہ 215 مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے کہتا ہے ''اے کافر!'' تو ان دونوں میں سے کوئی ایک کافر ہو جاتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلاَّ عَادَ عَلَیْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے ''جس نے کسی کو کافر کہہ کر بلایا یا اللہ کا دشمن کہہ کر بلایا حالانکہ وہ ایسا نہ تھا تو وہ (کافر یا عدو اللہ) کہنے والے کی طرف پلٹ آتا ہے (یعنی وہ کافر یا اللہ کا دشمن بن جاتا ہے)''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الادب ، باب من کفر اخاه بغیر تاویل

❷ کتاب الایمان ، باب من ادعی الی غیر ابیه فقد کفر

46 اَخْذُ الْهَدِيَّةِ بَعْدَ إِعْطَائِهِ

ہدیہ دے کر واپس لینا

مَسْئَلہ 216 ہدیہ دے کر واپس لینا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السَّوْءِ، أَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہمارے لئے بری مثال نہیں (ہونی چاہئے جیسا کہ) ہدیہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے جیسا کہ کتا اپنی قے چاٹ لے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

47 اِنْكِفَافُ الْجَائِعِ عَنِ الطَّعَامِ

بھوکے آدمی کا کھانے سے انکار کرنا

مَسْئَلہ 217 بھوک کے ہوتے ہوئے کھانے سے انکار کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتُ يَزِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ ((لَا تَجْمَعْنَ جُوْعاً وَكَذِبًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهُ[2] (حسن)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے ہمارے سامنے رکھ دیا ہم نے عرض کی ”ہمیں بھوک نہیں“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرو“۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

---

1. ابواب البيوع ، باب كراهية الرجوع من الهبة (1044/2)
2. ابواب الاطعمة ، باب عرض الطعام (2667/2)

① اَلرِّبَــــــا

سود

مَسئلہ 218 سود کھانے والا اللہ اور رسول کے خلاف جنگ کرتا ہے۔

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○ ﴾(279-278:2)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں کے پاس باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم واقعی مومن ہو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر تم نے توبہ کر لی تو اصل رقم تم لینے کے حق دار ہو نہ دوسروں پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔'' (سورہ البقرہ، آیت 278تا279)

وضاحت : بعض لوگ بینک سے سود لے کر حاجت مندوں میں یا رفاہ عامہ کے کاموں میں خرچ کرنا بہتر سمجھتے ہیں جبکہ آیت میں حکم یہ دیا گیا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو سود چھوڑ دو اور وصول مت کرو لہٰذا آیت پر عمل کا تقاضا یہی ہے کہ سود وصول نہ کیا جائے۔

مسئلہ 219 سود کھانے والے لوگ قیامت کے روز اپنی قبروں سے پاگلوں کی طرح اٹھیں گے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط﴾ (275:2)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے) اس طرح اٹھیں گے جس طرح وہ آدمی جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ (سزا انہیں) اس لئے (ملے گی) کہ وہ کہا کرتے تھے خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت 275)

مسئلہ 220 سود کی وجہ سے مال میں برکت ختم ہو جاتی ہے خواہ مال کتنا ہی زیادہ ہو۔

﴿ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَ يُرْبِى الصَّدَقَاتِ ط وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيْمٍ ۝﴾ (276:2)

''اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں فرماتا۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 276)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا اَحَدٌ اَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا اِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهٖ اِلٰى قِلَّةٍ)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''سود کھانے والے کا مال خواہ کتنا زیادہ ہی ہو، بالآخر گھٹ جاتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 221 سود لینے والے، سود دینے والے، سود لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والے سب پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

[1] ابواب التجارت باب التغليظ في الربا (1848/2)

عَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ ((هُمْ سَوَاءٌ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سود لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ''کہ (گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 222 سود کے ستر درجوں میں سے سب سے کم درجہ کا گناہ ماں سے زنا کے برابر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سود کے ستر درجے ہیں اور سب سے کم درجہ ماں سے نکاح کرنے کے برابر ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 223 سود خور قیامت کے روز خون کی نہر سے باہر نکلنا چاہے گا لیکن فرشتہ اسے بار بار پتھر مار کر نہر میں دھکیل دے گا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷜ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَيْنَا عَلٰی نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ مِنَ الْحِجَارَةِ فِیْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ الَّذِیْ رَاَيْتَهٗ فِی النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبَا .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

---

[1] كتاب المساقاة و المزارعة ، باب لعن اكل الربا و موكله

[2] ابواب التجارت باب التغليظ فى الربا (1844/2)

[3] كتاب البيوع باب آكل الربا وشاهده و كاتبه

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آج رات میں نے خواب دیکھا کہ دو شخص (حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے ایک مقدس جگہ لے گئے ہم (تینوں) چل پڑے حتی کہ ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے جس میں ایک آدمی ہے نہر کے کنارے پر ایک اور آدمی کھڑا ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہیں نہر کے اندر والا شخص باہر نکلنا چاہتا ہے جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو کنارے پر کھڑے شخص نے اس کے منہ پر پتھر دے مارا اور اسے وہیں پلٹا دیا جہاں سے وہ چلا تھا اسی طرح ہر بار جب وہ باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو کنارے پر کھڑا شخص اس کے منہ پر پتھر دے مارتا ہے اور اسے اس کی جگہ پر واپس لوٹا دیتا ہے۔'' میں نے پوچھا ''یہ کس گناہ کی سزا ہے؟'' جبرائیل علیہ السلام نے کہا ''جس شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہر کے اندر دیکھا ہے وہ سود خور ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

② اَلرِّشْــــــوَةُ

رشوت

مسئلہ 224 رشوت لینا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾(188:2)

''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ نہ ہی ایسے مقدمات اس غرض سے حکام کے پاس لے جاؤ کہ تم دوسروں کے مال کا کچھ حصہ ناحق طور پر جانتے بوجھتے کھاؤ۔''

(سورہ البقرہ، آیت 188)

مسئلہ 225 رشوت لینے اور دینے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ .رَوَاهُ

اَلتِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 226 رشوت لینا اور دینا کفر تک پہنچانے والا گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَلرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ كُفْرٌ وَهِيَ بَيْنَ النَّاسِ سُحْتٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مقدمات میں رشوت کا چلن کفر ہے اور لوگوں کا آپس میں رشوت لینا دینا حرام ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 227 رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلرَّاشِيُ وَالْمُرْتَشِيُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رشوت لینے اور دینے والے دونوں آگ میں ہیں۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 228 کسی کی سفارش کر کے ''ہدیہ'' وصول کرنا بھی رشوت ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتٰى بَاباً عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹ (حسن)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے بھائی کے لئے سفارش کرے اور وہ اس کے بدلے میں (سفارشی کو) ہدیہ بھیجے اور سفارشی قبول کر لے تو گویا سفارشی سود کے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ ابواب الاحکام باب ما جاء فی الراشی والمرتشی (1074/2)

❷ الترغیب والترهیب کتاب القضاء ، باب ترهیب الراشی والمرتشی (3277/3) تحقیق محی الدین دیب مستو

❸ الترغیب والترهیب کتاب القضاء ، باب ترهیب الراشی والمرتشی (3271/3) تحقیق محی الدین دیب مستو

❹ کتاب الإجارة باب في الهدية لقضاء الحاجة (3025/2)

③ اَلتَّمَکُّسُ

بھتہ وصول کرنا

مَسئلہ 229 ڈاکہ ڈالنے، بھتہ وصول کرنے یا اغوا برائے تاوان وصول کرنے والے کو قتل کرنے یا سولی پر لٹکانے یا جلا وطن کرنے کا حکم ہے اور آخرت میں اس کے لیے عذاب عظیم ہے۔

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ ﴾(33:5)

”بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت (یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں) سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلاوطن کردیئے جائیں یہ تو ذلت اور رسوائی ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔“ (سورہ المائدہ، آیت 33)

وضاحت : ڈاکہ ڈالنے والا یا بھتہ وصول کرنے والا اگر قتل کردے لیکن مال نہ چھین سکے یا بھتہ وصول نہ کرسکے یا تاوان نہ لے سکے تو اسے صرف قتل کیا جائے گا۔ اگر مجرم مال بھی وصول کرے اور قتل بھی کردے تو اسے سولی پر لٹکانے کا حکم ہے۔ اگر مجرم صرف مال چھینے اور قتل نہ کرسکے تو اس کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹنے کا حکم ہے۔ اگر مجرم کوشش کے باوجود مال چھین سکے اور نہ ہی قتل کرسکے تو اسے جلاوطن کرنے کا حکم ہے۔

مَسئلہ 230 بھتہ وصول کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((لَا یَدْخُلُ صَاحِبُ مَکْسٍ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (حسن)

---

[1] ابواب الاحکام باب ما جاء فی الراشی والمرتشی (1074/2)، کتاب الخراج باب فی السعایه علی الصدقة. الترغیب والترہیب کی تحقیق میں محی الدین دیب مستو نے اسے حسن کہا ہے۔ ملاحظہ ہو جلد نمبر 1 حدیث نمبر 1162

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''بھتہ وصول کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 231 بھتہ وصول کرنے والا ہم میں سے نہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص دوسرے کا مال لوٹے (یا چھین لے) وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

④ اَخْذُ الْعَقَارِ بِغَيْرِ حَقٍّ

ناجائز قبضہ کرنا

مسئلہ 232 کسی کی زمین، مکان یا پلاٹ وغیرہ پر ناجائز قبضہ کرنے والے کی گردن میں قیامت کے روز سات زمینوں کی گہرائی تک زمین طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی کی بالشت بھر زمین پر ناحق قبضہ کیا (قیامت کے روز) سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ ابواب النکاح باب النھی عن نکاح الشغار (896/1)

❷ کتاب المظالم باب اثم من ظلم شیئا من الارض

مَسئلہ 233 ناحق کسی کی پراپرٹی پر قبضہ کرنے والے کو قیامت کے روز سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ)).رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی کی تھوڑی سی زمین ناحق لے لی، قیامت کے روز اسے سات زمینوں تک نیچے دھنسا دیا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : گناہ کی نوعیت کے مطابق کسی کو پہلی سزا دی جائے گی کسی کو دوسری۔

مَسئلہ 234 دوسرے کی چیز پر قبضہ کرنے والے کو اپنی جگہ جہنم میں بنا لینی چاہئے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَالْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے وہ، ہم سے نہیں اور وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❃❃❃

⑤ عَدَمُ اِعْطَاءِ الْاُجْرَةِ

مزدوری ادا نہ کرنا

مَسئلہ 235 مزدور سے پوری مزدوری لے کر اجرت ادا نہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے دشمنوں جیسا سلوک فرمائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ ثَلاَثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

---

[1] كتاب المظالم باب اثم من ظلم شيئا من الارض

[2] كتاب الايمان باب من أدعى إلى غير إبيه

رَجلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَأْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے روز میں تین آدمیوں کی طرف سے جھگڑا کروں گا ① جس نے میرے نام پر عہد کیا پھر دھوکہ دیا ② جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور ③ جس نے مزدور سے مزدوری پوری لی لیکن اسے اجرت ادا نہ کی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

⑥ غَصْبُ حَقِّ الْآخَرِیْنَ

دوسروں کا حق مارنا

مسئلہ 236 جس نے کسی دوسرے کا حق مارا اس پر جنت حرام اور جہنم واجب ہوگئی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ ((وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے، اس پر اللہ تعالیٰ جہنم واجب کر دیتے ہیں اور جنت حرام کر دیتے ہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خواہ وہ چیز معمولی ہی ہو؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''خواہ پیلو کے درخت کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 237 چرب زبانی سے دوسروں کا حق مارنے والے کے لئے آگ ہے۔

---

[1] کتاب البیوع ، باب اثم من باع حرا

[2] کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو اور بعض اوقات ایک آدمی دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہوتا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں اس طرح سے میں جو کسی کو حق دلاؤں وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح تو میں اسے آگ کا ٹکڑا دلا رہا ہوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⑦ اَلتَّطْفِيْفُ

ماپ تول میں کمی کرنا

مسئلہ 238 ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ○ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ ﴾ (83:1-2)

''ہلاکت ہے کم دینے والوں کے لئے جو لیتے وقت پورا پورا لیتے ہیں اور جب دوسروں کو دیتے ہیں تو ماپ یا وزن میں کمی کرتے ہیں۔'' (سورۃ المطففین، آیت 1 تا 2)

⑧ اَلْاِحْتِكَارُ

ذخیرہ اندوزی

مسئلہ 239 قحط کے زمانہ میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ افلاس یا

[1] کتاب الاقضیۃ، باب بیان ان حکم الحاکم لا یغیر الباطن

کوڑھ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَاماً ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْاَفْلَاسِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ❶ (صحيح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص مسلمانوں سے غلہ روک لے گا اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ اور افلاس میں مبتلا فرمادے گا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو تاجروں نے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا کر رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی ایک تاجر (فروخ) نے کہا امیر المؤمنین میں آپ سے اور اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ذخیرہ اندوزی نہیں کروں گا دوسرے تاجر نے کہا ہم تو اپنے پیسوں سے مال خریدتے ہیں اور (اپنی مرضی) سے فروخت کریں گے۔ حدیث کے ایک راوی ابو یحییٰ کہتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دوسرے تاجر کو کوڑھ کی حالت میں دیکھا (مسند احمد)۔

مسئلہ 240 قحط کے زمانہ میں مہنگا بیچنے کے لئے غلہ ذخیرہ کرنے والا گنہگار ہے۔

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ فَضْلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❷ (صحيح)

حضرت معمر بن عبداللہ بن فضلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''کوئی شخص غلہ نہیں روکتا سوائے گنہگار کے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

⑨ كَسْبُ الْحَرَامِ

حرام کی کمائی

مسئلہ 241 حرام مال کمانے والے کو جہنم کی آگ سب سے پہلے جلائے گی۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ جَسَدٍ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ اَوْلٰى

❶ 21/1۔ موسوعة نضرة النعيم (3810/9) الأحاديث الواردة في ذم الإحتكار. صححه الشيخ أحمد شاكر رقم 135

❷ أبواب البيوع باب ما جاء في الإحتكار (1017/2)

بِہٖ)) رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو جسم حرام مال سے پلا ہوگا آگ اسے سب سے پہلے جلائے گی۔‘‘ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 242 حرام کمائی کھانے والے کی عبادت اور دعا قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ ﴿ یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا(سورہ المؤمنون ۵۱)﴾ وَ قَالَ تَعَالٰی ﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ ! یَا رَبِّ ! وَ مَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَ غُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کرتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا چنانچہ ارشاد فرمایا ’’اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔‘‘ (سورۃ المؤمنون، آیت 51) اور اللہ ارشاد فرماتا ہے ’’اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! کھاؤ اس پاک رزق سے جو ہم نے تم کو دیا ہے۔‘‘ (سورۃ البقرہ ، آیت 172) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کر کے غبار آلود، پراگندہ بالوں کے ساتھ (حج یا جہاد) کے لئے آتا ہے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے ’’اے میرے رب! اے میرے رب! اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا، پینا اور پہننا سب حرام مال سے ہے۔ حرام مال سے ہی پرورش کیا گیا ہے۔ ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی؟‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 243 حرام کمائی سے دیا گیا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الرابع، رقم الحدیث 4395

❷ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2760

❸ کتاب الطھارۃ، باب وجوب الطھارۃ للصلاۃ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا اور مال غنیمت سے چوری کیے ہوئے مال کا صدقہ قبول نہیں فرماتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایسے تمام ذرائع جن میں جھوٹ، دھوکہ، فریب، خیانت، جوا، غلط بیانی وغیرہ سے کام لیا جائے وہ آمدنی حرام ہوگی۔

⑩ بَيْعُ الْأَشْيَاءِ الَّتِي حُرِّمَتْ

حرام چیزوں کا کاروبار کرنا

مَسئلہ 244 حرام چیز کے کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، بدکار عورت کی کمائی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ ((إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی فروخت حرام قرار دی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب البيوع باب ثمن الكلب

❷ كتاب البيوع باب بيع الميتة والأصنام

⑪ اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ

ناحق مال یتیم کھانا

مَسئلہ 245 ناحق یتیم کا مال اپنے پیٹ میں ڈالنے والا اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈالتا ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ○﴾ (10:4)

''جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں ڈالے جائیں گے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 10)

مَسئلہ 246 ناحق یتیم کا مال کھانا حرام ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ ، اَلْيَتِيْمِ وَالْمَرْأَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ[1] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے اللہ! میں دو ضعیفوں کا حق (مارنا) حرام کرتا ہوں یتیم کا اور عورت کا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑫ حَبْسُ الدَّيْنِ

قرض ادا نہ کرنا

مَسئلہ 247 تین مرتبہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا شخص بھی اس وقت جنت میں

---

[1] صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2968

نہیں جائے گا جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ ﷛ قَالَ : كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا ذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيدِ)) فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَأَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا هٰذَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نُزِّلَ ، فَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (حسن)

حضرت محمد بن جحش ﷛ کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا پھر اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمایا ''سبحان اللہ! کتنی سختی نازل ہوئی ہے!'' ہم خاموش رہے اور گھبرا گئے۔ دوسرے دن میں نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ سختی کیسی ہے جو نازل ہوئی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہو پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہو اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا قرض ادا نہیں کیا جاتا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 248 رسول اکرم ﷺ نے مقروض آدمی کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار فرما دیا۔

عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ ﷛ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اُتِىَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)) قَالَ : اَبُوْ قَتَادَةَ ﷛ هُوَ عَلَىَّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بِالْوَفَاءِ؟)) فَقَالَ : بِالْوَفَاءِ ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [2] (صحیح)

حضرت ابوقتادہ ﷛ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کی میت لائی گئی تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس پر قرض ہے لہٰذا تم اس کی نماز جنازہ پڑھ لو۔'' ابوقتادہ ﷛ نے عرض کی ''اس کا قرض میرے ذمہ رہا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پورے کا پورا قرض

[1] كتاب البيوع باب التغليظ في الدين (4367/3)

[2] ابواب الجنائز باب ما جاء في المديون (854/2)

اپنے ذمہ لیتے ہو؟" ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی "ہاں! پورے کا پورا" تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 249 قرض ادا کرنے کی استطاعت کے باوجود قرض ادا نہ کرنے والا ظالم ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غنی آدمی کا قرض ادا کرنے سے ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑬ حِرْمَانُ الْمَرْأَةِ مِنَ الْاِرْثِ

عورت کو میراث سے محروم کرنا

مسئلہ 250 میراث میں عورت (بہن یا بیٹی یا بیوی) کا مقرر کیا گیا حصہ ادا نہ کرنے والا جہنم میں جائے گا جہاں اس کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا ص وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○﴾ (14:4)

"اور جو شخص (میراث کے احکام میں) اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اور اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرے گا، اسے اللہ آگ میں داخل فرمائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا" (سورۃ النساء آیت 14)

❁❁❁

[1] كتاب الحوالات، باب الحوالة

اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْمُعَاشِرَةِ
معاشرت سے متعلق کبائر

① اَلْقَتْلُ بِغَیْرِ حَقٍّ
ناحق قتل کرنا❶

مسئلہ 251 ناحق قتل کرنے والے کے لئے درج ذیل چار سزائیں ہیں ① ابدی جہنم ② اللہ تعالیٰ کا غصہ ③ اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ④ عذابِ عظیم۔

﴿ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّلَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ۝﴾ (93:4)

''اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اللہ نے اس پر لعنت کی اور اس کے لئے (جہنم میں) عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' (سورۃ النساء، آیت 93)

وضاحت : ابدی قیام سے مراد طویل مدت ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ جہنم میں رہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

❶ یاد رہے جائز قتل صرف پانچ ہیں: ① شادی شدہ زانی کو سزا میں قتل کرنا ② قاتل کو قصاص میں قتل کرنا ③ مرتد کو سزا میں قتل کرنا ④ اپنے دفاع میں چور یا ڈاکو کو قتل کرنا ⑤ میدانِ جنگ میں دشمن کو قتل کرنا

مَسْئلہ 252 قیامت کے روز حقوق العباد میں سے سب سے پہلے قتل کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی الدِّمَاءِ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 253 قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹتے ہوئے اللہ کے دربار میں لائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ نَاصِیَتُہٗ وَرَأْسُہٗ بِیَدِہٖ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ ھٰذَا حَتّٰی یُدْنِیَہٗ مِنَ الْعَرْشِ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مقتول قاتل کو قیامت کے روز اس حال میں لائے گا کہ قاتل کی پیشانی اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہوں گے اور اس کی رگوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا۔ مقتول عرض کرے گا ''اے میرے رب! اس آدمی نے مجھے قتل کیا تھا یہاں تک کہ مقتول قاتل کو (گھسیٹتے گھسیٹتے) اللہ تعالیٰ کے عرش کے قریب لے جائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 254 مقتول کے قتل کے بارے میں قاتل سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب طلب کیا جائے گا ''تو نے اسے قتل کیوں کیا تھا؟''

عَنْ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُ سَلْ ھٰذَا فِیْمَ قَتَلَنِیْ ؟ فَیَقُوْلُ قَتَلْتُہٗ عَلٰی مُلْکِ فُلَانٍ)) قَالَ

---

[1] کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص باب المجازاۃ بالدماء فی الآخرۃ

[2] ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ النساء (2425/3)

جُنْدَبٌ فَاتَّقِهَا)) .رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فلاں صحابی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کو ساتھ لائے گا اور عرض کرے گا (اے میرے رب!) اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟'' قاتل کہے گا ''میں نے اسے فلاں حکمران کی حکومت میں اسے قتل کیا تھا (یعنی اس حکمران کے کہنے پر یا اس حکمران کی مدد کرنے کے لئے قتل کیا تھا)'' حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے راوی کو مخاطب کر کے کہا ''ناحق قتل کرنے سے بچو (کیونکہ یہ معاف نہیں ہوگا)'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 255 ایک مومن کا ناحق قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کو تباہ کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهُ ❷ (صحیح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ کے نزدیک ایک مومن کے ناحق قتل کے مقابلہ میں ساری دنیا کا تباہ ہو جانا معمولی بات ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 256 خون ناحق قاتل کی مغفرت میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا)) .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن اپنے دین کے معاملے میں ہمیشہ کشادہ رہتا ہے (یعنی اس کی مغفرت کی بہت امید رہتی ہے) جب تک ناحق خون نہ کرے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب تحريم الدم باب تعظيم الدم وحرمة اراقة دم المسلم بغير حق (3733/3)

❷ كتاب الديات باب التغليظ فى قتل مسلم ظلما (2121/2)

❸ كتاب الديات، باب قول الله تعالىٰ ﴿ومن يقتل مؤمنا﴾

مسئلہ 257 خون ناحق، تباہی کا ایک ایسا گڑھا ہے جس میں گرنے کے بعد سلامتی سے نکلنے کی امید نہیں رہتی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ لَا مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهُ فِیْهَا سَفْکَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَیْرِ حِلِّهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ''خون ناحق، ہلاکت کا ایسا گڑھا ہے جس میں گرنے کے بعد نکلنے کی امید نہیں رہتی کیونکہ اللہ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 258 خون ناحق کے بعد نیک اعمال کرنے مشکل ہو جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا، فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مومن آدمی ہمیشہ (اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں) جلدی کرنے والا اور (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں) نیکی کرنے والا ہوتا ہے جب تک ناحق قتل نہ کرے، جب وہ ناحق قتل کرتا ہے تو پھر وہ (نیک اعمال کرنے میں) سست ہو جاتا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 259 جو شخص مسلمان کو ناحق قتل کر کے خوش ہو، اللہ تعالیٰ اس کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں فرماتے۔

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ صَامِتِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[3] (صحیح)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے مسلمان کو قتل کیا اور اس پر خوشی محسوس کی اللہ تعالیٰ اس کی فرض یا نفل کوئی عبادت بھی قبول نہیں فرمائے گا۔'' اسے ابوداؤد

---

[1] کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿و من یقتل مؤمنا﴾

[2] کتاب الفتن باب فی تعظیم قتل المؤمن (3590/3)

[3] کتاب الفتن باب فی تعظیم قتل المؤمن (3589/3)

نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 260 مومن کا ناحق قتل بھی شرک یا کفر کی طرح ناقابل معافی جرم ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)) . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[1] (صحیح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ کے ہاں ہر گناہ کی معافی کی امید کی جاسکتی ہے سوائے اس کے جو شرک کی حالت میں مرا یا وہ مسلمان جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ يَمُوْتُ كَافِرًا)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[2] (صحیح)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''ممکن ہے اللہ ہر گناہ معاف فرما دے سوائے اس آدمی کے جس نے عمداً مومن کو قتل کیا اور اس آدمی کے جو کفر کی حالت میں مرا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر مشرک یا قاتل مرنے سے پہلے توبہ کرلیں تو اس صورت میں مغفرت کی یقیناً امید ہے اگر توبہ کئے بغیر مر جائیں تو پھر مغفرت کی امید نہیں ہے۔

مَسئلہ 261 ناحق قتل میں پہل کرنے کے بعد جتنے انتقامی قتل ہوں گے ان سب کا گناہ قتل میں پہل کرنے والے کو بھی ہوگا اور دوسرے قاتلوں کو بھی ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی شخص ظلماً کسی کو قتل

[1] کتاب الفتن باب فی تعظیم قتل المؤمن (3588/3)

[2] کتاب تحریم الدم باب حرمت اراقة دم المسلم بغیر حق (3719/3)

[3] کتاب القسامة والمحاربین والقصاص باب بیان اثم من سن القتل

کرتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر بھی اس قتل کا گناہ آتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کی ابتداء کی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 262 ناحق قتل کرنے والے کو جہنم کی آگ کے گرم ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَتَکَلَّمُ یَقُوْلُ وُکِّلْتُ الْیَوْمَ بِثَلاَثَةٍ لِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ فَیَنْطَوِیْ عَلَیْهِمْ فَیَقْذِفُهُمْ فِیْ حَمْرَاءِ جَهَنَّمَ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جہنم سے ایک گردن ظاہر ہوگی جو کلام کرے گی اور کہے گی آج میں تین آدمیوں پر (شدید عذاب دینے کے لئے) مسلط کی گئی ہوں ① حق سے دشمنی رکھنے والا سرکش ② اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو الٰہ جاننے والا اور ③ ناحق قتل کرنے والا۔ جہنم انہیں گھسیٹ کر شدید گرم حصہ میں پھینک ڈالے گی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 263 مومن آدمی کے خون ناحق کو حق سمجھ کر قتل کرنا کفر ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷠ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری وفات کے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ بن جانا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

---

[1] الترغیب والترهیب کتاب الحدود باب الترهیب من قتل نفسا التی حرم الله الا بالحق الجزء الثالث رقم الحدیث (3604/3) تحقیق محی الدین دیب مستو

[2] کتاب الدیات باب قول الله تعالیٰ ﴿ و من احیاها ﴾

② اَلتَّعَاوُنُ عَلَى الْقَتْلِ

قتل میں تعاون کرنا

مسئلہ 264 ایک آدمی کو ناحق قتل کرنے میں جتنے آدمی شامل ہوں گے، وہ سب گناہ میں ایک جیسے شریک ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ غُلاَمًا قُتِلَ غِيْلَةً فَقَالَ عُمَرُ ﷺ لَوِ اشْتَرَکَ فِيْهَا اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک لڑکا دھوکے سے قتل کیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں فرمایا "اگر اس کے قتل میں صنعاء (یمن کا شہر) کے سارے لوگ شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کروا دیتا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : صنعاء میں ایک عورت نے اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں اپنے آشنا سے مل کر اپنی سوتن کے بچے کو قتل کر ڈالا۔ قتل میں ایک غلام اور ایک چوتھا شخص بھی شامل تھا۔ صنعاء کے حاکم نے اس قتل کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فتویٰ مانگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاروں افراد کو قتل کرنے کا فتویٰ دے دیا اور ساتھ یہ الفاظ بھی ادا فرمائے کہ اگر صنعاء کے سارے لوگ اس قتل میں شریک ہوتے تو سب کو قصاص میں قتل کروا دیتا۔ (تیسیر الباری)

مسئلہ 265 مومن کے خون ناحق میں اگر زمین و آسمان کی ساری مخلوق (جن وانس و ملائکہ) شریک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دیں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

---

❶ کتاب الدیات ، باب اذا اصاب قوم من رجل هل یعاقب

❷ کتاب الدیات، باب الحکم فی الدماء (1128/2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر آسمان اور زمین کی ساری مخلوق ایک مومن کے ناحق قتل میں شریک ہو تو اللہ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 266 قاتل کی حوصلہ افزائی کرنے والا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَعَانَ عَلٰی دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ كُتِبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ)) .رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے کسی مسلمان کے خون (ناحق) میں ایک کلمہ سے بھی حصہ لیا قیامت کے روز اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”اللہ کی رحمت سے مایوس“ لکھا ہوگا۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

③ قَتْلُ الصَّبْرِ

قتل کرنے سے پہلے اذیت دینا

مسئلہ 267 قتل کرنے سے پہلے اذیت دینا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰی عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [2] (صحیح)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باندھ کر نشانہ بازی کر کے قتل کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] الترغيب والترهيب كتاب الحدود باب الترهيب من قتل نفسا التي حرم الله الا بالحق الجزء الثالث رقم الحديث(3596/3) تحقيق محى الدين ديب مستو

[2] كتاب الجهاد باب في قتل الاسير بالنبل

④ اَلْعَزْمُ عَلَى الْقَتْلِ

قتل کرنے کا ارادہ

مَسْئلہ 268 جب دو آدمی باہمی عداوت، گروہ بندی، عصبیت یا حصول غلبہ کے لئے لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ ﷜ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ)) قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ ؟ قَالَ ((اِنَّهٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں جائیں گے۔'' میں نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل کا جہنمی ہونا تو ٹھیک ہے لیکن مقتول کیسے جہنمی ہوا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک مقتول بھی اپنے مدمقابل کو قتل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 269 جو شخص کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے کے درپے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے سخت دشمنی رکھتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهَرِیْقَ دَمَهٗ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تین آدمیوں

---

❶ کتاب الدیات باب قول اللہ تعالیٰ ﴿ومن احیاھا﴾

❷ کتاب الدیات باب من طلب دم امریء بغیر حق

سے سب سے سخت دشمنی رکھتے ہیں ① حرم میں الحاد (یعنی بے دینی کا کام) پیدا کرنے والا ② اسلام لانے کے بعد جاہلیت کے طریقے اختیار کرنے والا اور ③ جو شخص کسی کا ناحق خون کرنے کے درپے ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

⑤ اَلْقَتْلُ بَعْدَ الْاَمْنِ
پناہ دینے کے بعد قتل کرنا

مسئلہ 270 کسی کو پناہ دینے کے بعد قتل کرنے والا میدان حشر میں غداری کا جھنڈا ہاتھ میں لئے آئے گا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اٰمَنَ رَجُلاً عَلٰى دَمِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ لِوَاءَ غَدْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے کسی کو امان دینے کے بعد قتل کیا وہ قیامت کے دن غداری کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

⑥ اَلْاِنْتِحَارُ
خودکشی کرنا

مسئلہ 271 خودکشی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسُمٍّ فَسُمُّهٗ

[1] صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2177

فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا))۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے آپ کو لوہے (کے ہتھیار) سے قتل کیا (قیامت کے روز) وہی ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ میں گھونپ رہا ہوگا جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو زہر کھا کر قتل کرے گا (قیامت کے روز) وہی زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے کھائے گا جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کرے گا وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اپنے آپ کو پہاڑ سے گراتا رہے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

⑦ قَتْلُ الْاَوْلَادِ

اولاد کو قتل کرنا

مسئلہ 272 اپنی اولاد کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ ۝ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝﴾ (81:8-9)

''اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ میں قتل کی گئی؟'' (سورۃ التکویر، آیت 8 تا 9)

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَ اِیَّاکُمْ ط اِنَّ قَتْلَھُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا ۝﴾ (17:31)

''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ بے شک

[1] ابواب الطب باب من قتل نفسہ بسم وغیرہ (1665/2)

ان کا قتل ہمیشہ سے بہت بڑا گناہ ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 31)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ ؟ قَالَ ((اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَکَ)) قَالَ : قُلْتُ لَهُ اِنَّ ذٰلِکَ لَعَظِیْمٌ ، قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ ((ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مَخَافَةَ اَنْ یَطْعَمَ مَعَکَ)) قَالَ : قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ ((ثُمَّ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِکَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ''اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' میں نے عرض کی ''یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کے بعد یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔'' میں نے عرض کی ''اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : خاندانی منصوبہ بندی کی بنیاد بھی چونکہ معاشی تنگی کا خوف ہے لہٰذا خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ البتہ کسی ایسی وجہ سے منصوبہ بندی کرنا جس میں عورت کی جان کو یا پیدا ہونے والے بچے کی جان کو خطرہ ہو، جائز ہے۔ انشاء اللہ۔

❋❋❋

⑧ قَتْلُ الْمُعَاهِدِ

ذمی کو قتل کرنا

مسئلہ 273 ذمی کو ناحق قتل کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَمْ یَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِیْحَهَا یُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

❶ کتاب الایمان باب بیان کون الشرک اقبح الذنوب

❷ کتاب الدیات، باب اثم من قتل ذمیا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آتی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

⑨ اَلْمُثْلَةُ

مثلہ کرنا

مَسئلہ 274 زندہ آدمی کا مثلہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ ؓ اَنَّ عِمْرَانَ ؓ اَبَقَ لَهُ غُلَامٌ فَجَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِيْ لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ ؓ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَ يَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ؓ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَ يَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

(صحیح)

حضرت ہیاج بن عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کا غلام بھاگ گیا تو انہوں نے اللہ کے نام کی یہ نذر مانی کہ اگر میں نے غلام کو پکڑ لیا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔ پھر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور (زندہ یا مردہ کا) مثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پھر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس (یہی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے) حاضر ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دلایا کرتے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 275 زندہ آدمی کے ہاتھ، پاؤں، کان یا ناک وغیرہ کاٹنے والے پر اللہ

[1] كتاب الجهاد ، باب في النهي عن المثلة

تعالیٰ کی لعنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷠ قَالَ : لَعَنَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَیَوَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حیوان کا مثلہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

⑩ اِخَافَةُ النَّاسِ بِالسِّلَاحِ

لوگوں کو ہتھیار سے خوف زدہ کرنا

مسئلہ 276 کسی مسلمان بھائی کو ہتھیار سے خوف زدہ کرنے والے پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰی یَدَعَهُ وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَ اُمِّهِ .)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص لوہے کے (ہتھیار) سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس سے باز نہ آئے اگر چہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷠ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یُشِیْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا یَدْرِیْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّیْطٰنُ یَنْزِعُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعَ فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی بھی ہتھیار سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے اس لئے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کب شیطان اس کے ہاتھ میں

---

❶ کتاب الذبائح و الصید ، باب ما یکرہ من المثلہ

❷ کتاب البر و الصلۃ و الادب ، باب النهی عن الاشارۃ بالسلاح الی المسلم

❸ کتاب البر و الصلۃ و الادب ،باب النهی عن الاشارۃ بالسلاح الی المسلم

ڈگمگاہٹ پیدا کر دے اور پھر وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

⑪ تَعْذِیْبُ الْحَیْوَانِ

حیوان کو عذاب دینا

مسئلہ 277 حیوان کو مارنا، خوراک نہ دینا یا اذیت پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((عُذِّبَتْ امْرَاَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ سَجَنَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْھَا النَّارَ لَا ھِیَ اَطْعَمَتْھَا وَسَقَتْھَا اِذَا ھِیَ حَبَسَتْھَا وَلَا ھِیَ تَرَکَتْھَا تَأْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک عورت بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوئی جسے اس نے قید کر دیا (یا باندھ دیا) حتی کہ وہ مر گئی۔ قید میں عورت نے نہ تو بلی کو کھانا دیا نہ پانی اور نہ ہی اسے آزاد کیا کہ زمین سے (اپنی خوراک) کیڑے مکوڑے کھا لیتی اس لئے جہنم میں چلی گئی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

⑫ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ

والدین کی نافرمانی

مسئلہ 278 والدین کی نافرمانی، انہیں دکھ یا رنج پہنچانا، ان سے اونچی آواز میں بات کرنا، ان سے اظہارِ ناراضی کرنا یا ان کی ضروریات اور خواہشات سے غفلت برتنا کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ ہے۔

---

❶ کتاب البر والصلۃ، باب تحریم تعذیب الھرۃ ونحوھا

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○﴾ (17:23-24)

''اور تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اُس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو وہ دونوں یا ان دونوں میں سے کوئی ایک تیری زندگی میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں ''اف'' تک کہہ نہ انہیں ڈانٹ بلکہ نرمی اور عزت کے ساتھ ان سے بات کر۔ رحمدلی کے ساتھ ان کے آگے جھک کر رہ اور دعا کر'' اے میرے رب! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں (رحمت اور شفقت کے ساتھ) میری پرورش کی۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23 تا 24)

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ ((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا کہ (ان میں سے) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 279 والدین کے نافرمان کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا عَاقٌّ وَمَنَّانٌ وَمُكَذِّبٌ بِالْقَدْرِ)) .رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ[2] (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ فرض عبادت قبول فرماتے ہیں نہ نفل ① والدین کا نافرمان ② احسان جتلانے والا ③ تقدیر کو جھٹلانے والا۔'' اسے ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد فرض اور نفل تمام عبادات قبول ہوں گی۔ انشاء اللہ!

مسئلہ 280 والدین کی نافرمانی کی سزا انسان کو دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔

---

① کتاب الکبائر، باب الکبائر و اکبرھا

② کتاب السنۃ، للالبانی، رقم الحدیث 323

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَابَانِ مُعَجَّلَانِ عَقُوْبَتُهُمَا فِى الدُّنْيَا اَلْبَغِىُّ وَالْعُقُوْقُ)) . رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو گناہوں کی سزا جلدی سے دنیا میں ہی دے جاتی ہے، بدکاری اور والدین کی نافرمانی۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281 بوڑھے والدین کی خدمت نہ کرنے والی اولاد کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ ((رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ ((مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، رسوا اور ذلیل ہو، ہلاک ہو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 282 والدین اولاد سے ناراض ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی اس وقت تک ناراض رہتے ہیں جب تک والدین راضی نہ ہوں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رِضَا الرَّبِّ فِىْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَ سَخَطُهُ فِىْ سَخَطِهِمَا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ[3] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اس کا غصہ والدین کے غصے میں ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

1. سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى الجزء الثانى 177/4، رقم الحديث 1120
2. كتاب البر والصلة ، باب رغم من ادرك ابويه او احدهما عند الكبر
3. صحيح الجامع الصغير ، للالبانى الجزء الثالث ، رقم الحديث 3501

مَسئلہ 283 اپنے والد کو ناراض کرنے والا شخص اپنے ہاتھوں سے جنت کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷛ قَالَ : اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَأَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوْ اِحْفَظْهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ[1] (صحیح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ’’والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے جو شخص چاہے اسے محفوظ رکھے جو چاہے اسے گرا دے۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 284 والدین کا نافرمان قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے محروم رہے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷠ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَ ثَةٌ لاَ یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّیُّوْثُ وَثَلاَ ثَةٌ لاَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَی الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰی)) .رَوَاهُ النَّسَائِیُّ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں پر نظر کرم نہیں فرمائے گا ① والدین کا نافرمان ② مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت اور ③ دیوث۔ (آپ ﷺ نے مزید فرمایا) تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے ① والدین کا نافرمان ② بوڑھا شرابی اور ③ احسان جتلانے والا۔‘‘ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① دیوث سے مراد وہ شخص ہے جس کی بیوی کے پاس غیر محرم آئیں اور اسے غیرت نہ آئے، بیوی کو روکے نہ غیر محرم مرد کو۔ ② مرنے سے پہلے پہلے توبہ کرنے والا ان تمام عذابوں سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ!

[1] کتاب الادب باب بر الوالدین (2955/2)

[2] کتاب الزکاۃ باب المنان بما اعطی (2402/2)

⑬ سَبُّ الْوَالِدَیْنِ

والدین کو گالی دینا

مسئلہ 285 اپنے یا کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ ((يَسُبُّ الرَّجُلَ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بڑے کبائر میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ پر لعنت ڈالے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! اپنے ماں باپ پر کون لعنت ڈالتا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایک آدمی دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ (جواب میں) اس کے والد کو گالی دیتا ہے (اسی طرح) ایک آدمی دوسرے آدمی کی ماں کو گالی دے اور وہ (جواب میں) اس کی ماں کو گالی دے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑭ قَطْعُ الرَّحِمِ

قطع رحمی

مسئلہ 286 قطع رحمی کرنے والے قیامت کے روز خسارہ پانے والے ہیں۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ص وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ﴾ (27:2)

---

[1] كتاب الادب باب لا يسب الرجل والديه

''وہ لوگ جو اللہ سے پکا عہد کرنے کے بعد اسے توڑ ڈالتے ہیں نیز اللہ نے جسے ملانے کا حکم دیا ہے اسے توڑ ڈالتے ہیں نیز زمین میں فساد برپا کرتے ہیں وہی خسارہ پانے والے ہیں۔'' (سورہ البقرہ، آیت 27)

مسئلہ 287 قطع رحمی کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ ۝﴾ (47:22-23)

''پس کہیں ایسا نہ ہو کہ تم حکمران بن جاؤ تو زمین میں فساد برپا کرنے لگو اور آپس کے رشتے کاٹنے لگو ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ نے انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔'' (سورہ محمد، آیت 22 تا 23)

مسئلہ 288 قاطع رحم کا کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں ہوتا جب تک قطع رحمی ختم نہ کرے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ أَعْمَالَ بَنِيْ آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيْسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اولاد آدم کے اعمال ہر جمعہ کی رات یعنی جمعرات کو (اللہ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں لیکن قاطع رحم کے اعمال قبول نہیں کئے جاتے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 289 قطع رحمی کرنے والا دنیا میں ہی اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رحم عرش کے ساتھ معلق ہے اور کہتا ہے جو مجھے ملائے اللہ اسے اپنے ساتھ ملائے اور جو مجھے توڑے اللہ اسے توڑے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

1. الجزء السادس عشر رقم الحديث 10272 تحقيق شعيب الارناؤط
2. كتاب البر والصلة الادب ، باب فضل صلة الرحم و تحريم قطيعتها

مسئلہ 290 قطع رحمی کی سزا انسان کو اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَطَعَ رَحِمًا اَوْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاجِرَةٍ رَاَی وَبَالَهٗ قَبْلَ اَنْ یَمُوْتَ)) . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے قطع رحمی کی اور جھوٹی قسم کھائی وہ مرنے سے پہلے اس کی سزا ضرور دیکھے گا۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ الرَّحِمِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [2] (صحیح)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کی سزا اللہ تعالیٰ آخرت میں مقرر کی گئی سزا سے پہلے پہلے دنیا میں ہی دے ڈالیں سوائے بدکاری اور قطع رحمی کے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 291 قطع تعلق جاری رکھنے والا تمام تر گناہ کا ذمہ دار ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا یَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَاِذَا لَقِیَهٗ سَلَّمَ عَلَیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ)) . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [3] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے پس جب اسے ملے تو اسے تین مرتبہ سلام کہے اگر دوسرا مسلمان تینوں مرتبہ سلام کا جواب نہ دے تو ترک تعلق کا گناہ اس نے مول لیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 292 تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرنے والا اسی

---

[1] سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 1121

[2] كتاب الادب باب فی النهی عن البغی (4098/3)

[3] كتاب الادب باب فیمن یهجر اخاه المسلم (4105/3)

حالت میں مر گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے (ناراضگی کی وجہ سے) تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔جس نے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ (ملنا جلنا) چھوڑا اور اسے موت آ گئی تو وہ آگ میں جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 293 ایک سال تک اپنے بھائی سے ترک تعلق کرنے والے پر ایک قتل کا گناہ آ جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ خِرَاشِ السُّلَمِیِّ ﷜ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے اپنے بھائی کو (ناراضی کی وجہ سے) چھوڑ دیا ایک سال تک گویا اس نے اس کو قتل کر دیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 294 قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا جب تک قطع رحمی کی سزا نہ بھگت لے۔

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعَمٍ ﷜ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قاطع رحم جنت میں نہیں جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب الادب باب فیمن یهجر اخاه المسلم (4106/3)
2. کتاب الادب باب فیمن یهجر اخاه المسلم (4107/3)
3. کتاب البر والصلة الادب ،باب فضل صلة الرحم و تحریم قطیعتها

مَسئلہ 295 قیامت کے روز ''رحم'' پل صراط کی بائیں جانب کھڑا ہوگا جس نے قطع رحمی کی ہوگی اسے جہنم میں گرادے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 179 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 296 صلہ رحمی کا حق ادا نہ کرنے والے کے گلے میں قیامت کے روز جہنم کا سانپ ''شجاع'' ڈالا جائے گا۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ ذِي رَحِمٍ يَأْتِي ذَا رَحِمِهِ فَيَسْئَلُهُ فَضْلًا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَيَبْخَلُ عَلَيْهِ إِلَّا أَخْرَجَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ جَهَنَّمَ حَيَّةٌ يُقَالُ لَهَا شُجَاعٌ يَتَلَحَّظُ فَيُطَوِّقُ بِهِ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (جید)

حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی رحم (کے تعلق) والا اپنے رحم والے کے پاس آتا ہے اور اس سے کوئی ایسی چیز طلب کرتا ہے جو اللہ نے اسے عطا کر رکھی ہے اور وہ بخیلی سے کام لیتا ہے (اور اسے نہیں دیتا) تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس (کو سزا دینے) کے لئے جہنم سے ایک سانپ نکالیں گے جس کا نام ''شجاع'' ہوگا جو اس کے گرد سختی سے لپٹ جائے گا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

(15) نَشُوزُ الْمَرْأَةِ

شوہر کی نافرمانی

مَسئلہ 297 شوہر کے احسانات کی ناشکری کرنے والی عورت جہنم میں جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَ رَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ)) قَالُوْا : بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((بِكُفْرِهِنَّ)) قِيْلَ : أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ ؟ قَالَ ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَ يَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ

[1] مجمع الزوائد 283/8 تحقیق عبداللہ محمد الدرویش

الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آج میں نے جہنم دیکھی ہے اور اس جیسا منظر (اس سے پہلے) کبھی نہیں دیکھا میں نے جہنم میں عورتوں کی اکثریت دیکھی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ان کی ناشکری کی وجہ سے۔'' عرض کیا گیا ''کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں، اگر تم کسی عورت پر زمانے بھر کے احسان بھی کر دو لیکن پھر کبھی اس کی مرضی کے خلاف (کوئی بات) ہو جائے تو کہے گی میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 298 شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب آدمی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 299 عورت کے لئے شوہر کی ناراضی میں جہنم اور رضا میں جنت ہے۔

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : حَدَّثَتْنِیْ عَمَّتِیْ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ ، فَقَالَ ((اَیُّ هٰذِهٖ أَذَاتُ بَعْلٍ ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ ((كَيْفَ أَنْتِ لَهُ ؟)) قُلْتُ : مَا آلُوْهُ اِلَّا مَا عَجِزْتُ عَنْهُ ، قَالَ ((فَانْظُرِیْ ، أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ ؟ فَاِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَ نَارُكِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے

---

❶ كتاب الكسوف ، باب ما عرض على النبى ﷺ فى صلاة الكسوف من امر الجنة والنار

❷ كتاب النكاح ، باب اذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها

❸ آداب الزفاف ، للالبانى ، رقم الصفحة 285 الطبعة الثالث

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا ''کون آئی ہے، کیا شوہر والی ہے؟'' میں نے عرض کی ''ہاں!'' پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''تیرا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟'' میں نے عرض کی ''میں نے کبھی اس کی اطاعت اور خدمت کرنے میں کسر نہیں چھوڑی سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا یہ بتاؤ اس کی نظر میں تم کیسی ہو؟ یاد رکھو! وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔'' اسے احمد، طبرانی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس معاملے میں شوہر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا حکم دے اس معاملے میں شوہر کی اطاعت نہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے معاملہ میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔'' (مسند احمد)

❁❁❁

⑯ اَلتَّخَبُّبُ لِلْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا

بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانا

مسئلہ 300 بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَةً عَلَى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا نوکر کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑰ عَدَمُ تَأْدِيَةِ حُقُوقِ الزَّوْجَةِ

بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا

مسئلہ 301 عورتوں کے حقوق مردوں پر اسی طرح واجب ہیں جس طرح مردوں

[1] تفریع ابواب الطلاق باب فیمن خبب امراۃ علی زوجھا (1906/2)

کے حقوق عورتوں پر، جنہیں ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (228:2)

''اور عورتوں کے لئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 228)

مسئلہ 302 بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا حرام ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ ، اَلْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے اللہ! میں دو ضعیفوں کا حق (مارنا) حرام کرتا ہوں یتیم کا اور عورت کا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

(18) سُؤَالُ الْمَرْاَةِ طَلَاقَ نَفْسِهَا

عورت کا بلا وجہ طلاق مانگنا

مسئلہ 303 بلا وجہ طلاق مانگنے والی عورت جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گی۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'جس عورت نے اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

[1] صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2968

⑲ إِتْيَانُ الْمَرْأَةِ فِيْ دُبُرِهَا

بیوی کے پاس دُبر کے راستہ آنا

مَسئلہ 304 اپنی بیوی کے پاس دُبر کے راستے آنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَی امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو آدمی اپنی بیوی کے پاس دبر کے راستہ آئے وہ ملعون ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 305 دبر کے راستے بیوی کے پاس آنے والا جب تک توبہ نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلٍ جَامَعَ امْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا)).رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ[2] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں جماع کرے اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت نہیں فرماتے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

⑳ عَدَمُ الْمُسَاوَاةِ بَیْنَ الْأَزْوَاجِ

ایک سے زائد بیویوں میں عدل نہ کرنا

مَسئلہ 306 ایک سے زائد بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنے والا قیامت کے روز

---

[1] کتاب النکاح باب فی جامع النکاح (1892/2) [2] کتاب النکاح باب النهی عن اتیان النساء فی ادبارهن (1560/1)

اس حالت میں آئے گا کہ اس کا آدھا جسم مفلوج ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلٰى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ شِقُّهُ مَائِلٌ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف جھک جائے (یعنی عدل سے کام نہ لے) وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا (یعنی فالج زدہ) ہوگا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

(21) نِكَاحُ التَّحَلُّلِ

نکاح حلالہ

مسئلہ 307 حلالہ کرنے اور کروانے والے پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُحَلِّلَ وَ الْمُحَلَّلَ لَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے حلالہ نکالنے والے اور نکلوانے والے پر۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(22) نِكَاحُ الشِّغَارِ

وٹہ سٹہ کا نکاح

مسئلہ 308 وٹہ سٹہ کا نکاح کرنا گناہ ہے۔

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1867
[2] ابواب النکاح ، باب ما جاء فی المحلل و المحلل له (894/1)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وٹہ سٹہ کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وٹہ سٹہ سے مراد یہ ہے کہ اپنی بیٹی کسی کے بیٹے کو اس شرط پر دینا کہ وہ اپنی بیٹی میرے بیٹے کو دے گا۔

❋❋❋

㉓ خِطْبَةُ الرَّجُلِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

رشتہ پر رشتہ کا پیغام بھیجنا

مسئلہ 309 کسی عورت کے رشتہ کی بات چیت ہو رہی ہو تو اس دوران رشتہ کا پیغام بھیجنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [2] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے بھائی کے پیغام رشتہ پر کوئی دوسرا آدمی رشتہ کا پیغام نہ بھیجے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

㉔ اَلتَّزْوِيجُ بِغَيْرِ الْوَلِيِّ

ولی کے بغیر نکاح کرنا

مسئلہ 310 ولی کی اجازت اور موجودگی کے بغیر عورت کا نکاح کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

---

[1] كتاب النكاح باب الشغار

[2] كتاب النكاح باب في كراهية أن يخطب الرجل على.... (1830/2)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِیَةَ هِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کرائے نہ کوئی عورت اپنا نکاح (ولی کے بغیر) خود کرے جو عورت اپنا نکاح خود کرے گی وہ زانیہ ہے۔''

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

㉕ اَلطَّلَاقُ الثَّلَاثَةُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ

ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دینا

مَسئلہ 311 ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دینے والے پر رسول اکرم ﷺ اس قدر ناراض ہوئے کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے تین طلاقیں دینے والے کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی۔

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ ؓ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ ((اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ)) حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَقْتُلُهٗ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ[2]

حضرت محمود بن لبید ؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے اپنی عورت کو بیک وقت تین طلاقیں دی ہیں۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ شدید غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا ''کیا میری موجودگی میں اللہ کی کتاب سے کھیلا جا رہا ہے؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اسے قتل کر دوں؟'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے رسول اکرم ﷺ نے ازراہِ شفقت اسے قتل کرنے کی اجازت نہیں دی لیکن شدید غصہ کا اظہار فرمایا۔

---

[1] صحیح سنن ابن ماجۃ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1528

[2] کتاب الطلاق باب الثلاث المجموعة وما فیه من التغلیظ

㉖ اَلظِّهَــــارُ

ظہار

مسئلہ 312 اپنی بیوی کو ماں یا بہن کہہ کر اپنے اوپر حرام کر لینا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ ﴾(58:2)

”تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں بن جاتیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے یہ لوگ سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں بے شک اللہ بڑا معاف فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔“ (سورہ المجادلہ، آیت 2)

وضاحت : یاد رہے ظہار کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

❋❋❋

㉗ اَلدِّيَــــاثَـــةُ

دیوثی

مسئلہ 313 دیوث جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَــلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی کبھی جنت میں نہیں جائیں گے ① دیوث ② عورتوں میں سے مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت اور ③ عادی شراب نوش۔“

❶ صحيح الجامع الصغير للالباني الجزء الثالث رقم الحديث 3057

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① دیوث سے مراد وہ شخص ہے جس کی بیوی غیر محرم مردوں کے سامنے بے حجاب آئے اور اسے غیرت محسوس نہ ہو۔

❋❋❋

㉘ اَلْخَلْوَةُ بِالْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ

غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا

مسئلہ 314 غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ ((أَلْحَمْوُ الْمَوْتُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کرنے سے باز رہو۔'' ایک انصاری نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ ! دیور (یا جیٹھ) کے بارے میں کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ تو موت ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : عربی زبان میں ''حمو'' کا لفظ شوہر کے تمام قریبی اعزہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ شوہر کے حقیقی بھائی، چچازاد بھائی، ماموں زاد بھائی وغیرہ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں جمع نہیں ہوتا مگر ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

❶ كتاب النكاح ، باب لا يخلون رجل بامراة الا ذو محرم

❷ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 937

29 سُفُورُ الْمَرْأَةِ خَارِجَ الْبَيْتِ

عورت کا بے حجاب گھر سے نکلنا

مَسئلہ 315 عورت کی بے حجابی زنا کا باعث بنتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت (پوری کی پوری) ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا (حسین وجمیل) کر کے دکھاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ ، وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ ، وَ الْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى ، وَالْقَلْبُ يَهْوِىْ وَ يَتَمَنّٰى وَ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْيُكَذِّبُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے جسے وہ بہر صورت کر کے رہے گا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم کبھی غلط نہیں ہوسکتا) آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو) دیکھنا ہے کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے، دل کا زنا خواہش کرنا ہے۔ شرم گاہ ان باتوں کو یا تو سچ کر دکھاتی ہے یا جھوٹ۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 936

❷ کتاب القدر ، باب قدر علی ابن ادم حظه من الزنا

(30) اَلتَّشَبُّهُ الْمُعَاكِسُ

جنس مخالف کی مشابہت اختیار کرنا

مسئلہ 316 مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : (1) مشابہت میں لباس کے علاوہ جوتے ، بالوں کی تراش خراش ، حرکات وسکنات ، بول چال کا انداز ، عورتوں کا اپنے لئے مذکر کا صیغہ استعمال کرنا ، مردوں کا اپنے لئے مونث کا صیغہ استعمال کرنا ، سبھی کچھ شامل ہے۔ (2) نابالغ لڑکیوں کو لڑکوں کے لباس پہنانے اور نابالغ لڑکوں کو لڑکیوں کے لباس پہنانے کا گناہ ان کے والدین کو ملے گا۔

مسئلہ 317 مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد جنت میں نہیں جائیں گے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ مِنَ الرِّجَالِ وَالرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَمَّا مُدْمِنُ الْخَمْرِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الدَّيُّوْثُ مِنَ الرِّجَالِ ؟ قَالَ ((اَلَّذِيْ لَا يُبَالِيْ مَنْ دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ)) قُلْنَا فَالرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَاءِ؟ قَالَ ((اَلَّتِيْ تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ[2] (حسن)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی کبھی جنت میں

---

[1] كتاب اللباس ، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال

[2] الترغيب والترهيب ، لمحي الدين ديب 31/3 رقم الحديث 3065

داخل نہیں ہوں گے ① دیوث ② عورتوں میں سے وہ جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے ③ بوڑھا شرابی۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بوڑھا شرابی تو ہمیں معلوم ہے، دیوث کون ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دیوث وہ شخص ہے جس کی بیوی کے پاس غیر محرم آئے اور وہ غیرت محسوس نہ کرے۔" پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "عورتوں میں سے مرد بننے والی عورت کونسی ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "وہ جو مردوں سے مشابہت اختیار کرے۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حدیث شریف میں جہنم میں قیام کے لئے "أبداً" کا لفظ طویل مدت کے لئے آیا ہے۔۔واللہ اعلم بالصواب!

مَسْئلہ 318 مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد ہم میں سے نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "عورتوں میں سے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور مردوں میں سے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد ہم میں سے نہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

㉛ اَلتَّشَبُّهُ بِالْكُفَّارِ

غیر مسلم قوموں سے مشابہت اختیار کرنا

مَسْئلہ 319 عقائد، عبادات، لباس، تہوار نیز عادات واطوار میں غیر مسلم اقوام سے مشابہت اختیار کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

❷ 461/11 تحقيق شعيب الارناؤط رقم الحديث 6875

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾ (115:4)

''حق بات واضح ہو جانے کے بعد جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے گا اور اہل ایمان کا طریقہ چھوڑ کر کسی دوسرے طریقے پر چلے گا اسے ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ چلے گا اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیں گے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 115)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی دوسری قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہوگا (یعنی اس کا انجام انہی کے ساتھ ہوگا)۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

(32) إِيْذَاءُ الْجَارِ

پڑوسی کو اذیت دینا

مسئلہ 320 پڑوسی کو اذیت دینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کا ہمسایہ اس کی اذیتوں سے محفوظ نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 321 کثرت عبادت کے باوجود ہمسائے کو اذیت دینے والی عورت جہنم

---

1. كتاب اللباس والزينة، باب في لبس الشهرة (3401/2)
2. كتاب الايمان باب من الايمان ان يامن جاره بوائقه

میں چلی گئی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ ((هِيَ فِي النَّارِ)) قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَاَنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ ((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

(حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! فلاں عورت کی نماز، روزہ اور صدقہ تو بہت اچھا ہے البتہ وہ اپنی زبان سے ہمسائے کو اذیت پہنچاتی ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ آگ میں ہے۔'' آدمی نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! فلاں عورت کے روزے، نماز اور صدقہ کا ذکر تو لوگ کم ہی کرتے ہیں اور صدقہ بھی پنیر کے چند ٹکڑے ہی کرتی ہے لیکن وہ اپنے ہمسائے کو زبان سے اذیت نہیں پہنچاتی۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ جنت میں ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 322 بھوکے ہمسائے کی خبر نہ لینے والا کامل مومن نہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا آمَنَ بِيْ مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❷ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو خود تو پیٹ بھر کر رات کو سویا اور اس کے پہلو میں ہمسایہ بھوکا رہا اور اسے معلوم تھا۔ (کہ میرا ہمسایہ بھوکا ہے)'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 323 ہمسائے کو اپنے مکان کی دیوار سے فائدہ نہ اٹھانے دینا کبیرہ گناہ ہے۔

---

❶ الجزء الخامس عشر رقم الحديث 9675 تحقيق شعيب الارناؤط

❷ الترغيب والترهيب كتاب البر والصلة الترهيب من اذى الجار تحقيق محى الدين ديب مستو الجزء الثالث رقم الحديث 3772

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لاَ يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً عَلٰى جِدَارِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

㉝ اَلْعَدَاوَةُ مَعَ الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں سے دشمنی کرنا

مَسئلہ 324 علماء حق کو قتل کرنے والوں کے لئے عذاب الیم کی ''بشارت'' ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (21:3)

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے احکام کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو لوگوں کو عدل وانصاف کا حکم دیتے ہیں ان کو عذاب الیم کی بشارت دے دو۔'' (سورۃ آل عمران، آیت 21)

مَسئلہ 325 نیک لوگوں سے دشمنی رکھنے والوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ قَالَ : مَنْ عَادٰى لِىْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَىَّ عَبْدِىْ بِشَىْءٍ اَحَبَّ اِلَىَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ اِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِىْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِىْ يَمْشِىْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِىْ لَاُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِىْ

---

❸ كتاب الأحكام باب الرجل يضع خشبه على جدار جاره (1892/2)

لَأُعِيذَنَّهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے میں اسے خبردار کرتا ہوں کہ میری اس سے جنگ ہے۔ میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا تقرب حاصل کرتا ہے ان میں سے اس عبادت سے بڑھ کر مجھے کوئی عبادت پسند نہیں جو میں نے فرض کی ہے (فرائض کے بعد) میرا بندہ نفل عبادت کر کے مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو پھر اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور جب مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ (کسی دشمن سے) میری پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: میں اس کے کان بن جاتا ہوں، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں سے مراد یہ ہے کہ میری محبت کے بعد بندے کے کان صرف وہ بات سنتے ہیں جو میں اس کو سنانا چاہتا ہوں، اس کی آنکھیں صرف وہ چیزیں دیکھتی ہیں جن کی میں نے اجازت دی ہے اس کے ہاتھ صرف انہیں چیزوں کو مس کرتے ہیں جن کا میں نے حکم دیا ہے اور اس کے پاؤں صرف اس سمت اٹھتے ہیں جس سمت میں نے اجازت دی ہے۔

❋❋❋

㉞ اَلظُّلْمُ عَلَى الْخَادِمِ

نوکر پر ظلم کرنا

مسئلہ 326 نوکر کی غلطی سے زیادہ سزا دینا جہنم میں جانے کا باعث بنے گا۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِيْ ((اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ !)) فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ ، قَالَ فَلَمَّا دَنٰى مِنِّيْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ ((اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ ! اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ !)) قَالَ : فَاَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِيْ فَقَالَ ((اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ ! اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ))

❶ كتاب الرقاق باب التواضع

قَالَ : فَقُلْتُ لاَ اَضْرِبُ مَمْلُوْکًا بَعْدَهُ اَبَدًا وَ فِیْ رِوَایَةٍ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ ((اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ .)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو کوڑے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے یہ آواز سنی ''ابومسعود، خبردار!۔'' لیکن غصہ کی وجہ سے میں آواز کو پہچان نہ سکا۔ جب آواز قریب آئی تو میں نے دیکھا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو فرما رہے تھے ''ابومسعود! یاد رکھ، ابومسعود! یاد رکھ۔'' میں نے (یہ سُن کر) اپنا کوڑا نیچے پھینک دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابومسعود! یاد رکھ جتنی تو اس غلام پر قدرت رکھتا ہے اللہ اس سے کہیں زیادہ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔'' میں نے عرض کی ''آج کے بعد میں کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔'' دوسری روایت میں ہے کہ ابومسعود نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اسے اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تیرے ساتھ چمٹ جاتی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

(35) دُخُولُ الْبَیْتِ بِلاَ إِذْنٍ

بلا اجازت گھر میں داخل ہونا

مسئلہ 327 کسی کی ذاتی زندگی کی ٹوہ لگانا اور کسی گھر میں بلا اجازت داخل ہونا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِیْ حُجَرِ النَّبِیِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِیِّ ﷺ مِدْرًی یَحُکُّ بِهٖ رَأْسَهُ فَقَالَ ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّکَ تَنْتَظِرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں سوراخ سے

---

[1] کتاب الایمان ، باب صحبة الممالیک

[2] کتاب الاستیذان ،باب الاستیذان من اجل البصر

جھانکا اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کھرچنا (خارش کرنے والا آلہ) تھا جس سے آپ ﷺ اپنا سر مبارک کھجلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر مجھے علم ہو جاتا کہ تو (سوراخ سے) جھانک رہا تھا تو میں تیری آنکھ پر مارتا (اور تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا) بے شک (گھر میں داخل ہونے کے لئے) اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اندر نظر نہ پڑے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 328 بلا اجازت گھر میں جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی جائے تو اس کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَأُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اہل خانہ کی اجازت کے بغیر گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس کی آنکھ رائیگاں ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

(36) نُفُورُ الْوَلَدِ عَنِ الْوَالِدِ

بیٹے کا اپنے باپ سے نفرت کرنا

مَسئلہ 329 اپنے والد سے نفرت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''اپنے باپوں سے نفرت مت

[1] أبواب النوم باب في الإستئذان (4309/3)

[2] كتاب الايمان باب حال ايمان من رغب عن ابيه

کرو جس نے اپنے باپ سے نفرت کی اس نے کفر کیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کفر سے مراد دائرہ اسلام سے خارج ہونا نہیں بلکہ اس سے مراد ناشکری اور احسان فراموشی ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

مَسئلہ 330 اپنے حقیقی باپ کی بجائے کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ وَأَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ كِلاَ هُمَا يَقُول سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مُحَمَّداً ﷺ يَقُولُ ((مَنِ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ دونوں روایت کرتے ہیں کہ ہمارے کانوں نے سنا اور دل نے یاد کرلیا کہ محمد ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا باپ بتایا اس پر جنت حرام ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

(37) التَّفَاخُرُ بِالْأَحْسَابِ

حسب نسب پر فخر کرنا

مَسئلہ 331 حسب نسب پر فخر کرنے والے جہنم کا ایندھن ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ! قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتَنَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[2] (صحيح)

---

[1] كتاب الايمان باب بيان حال ايمان من رغب عن ابيه

[2] أبواب النوم باب في التفاخر بالأحساب (4269/3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے تم سے جہالت کا تکبر اور غرور ختم کر دیا اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنا باطل قرار دیا ہے اب دو ہی گروہ ہیں مومن پرہیز گار یا پھر فاجر بد بخت تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اپنی قوم اور کنبے قبیلے پر فخر کرنا چھوڑ دیں حسب نسب پر فخر کرنے والے (آباؤاجداد) تو جہنم کے کوئلوں میں سے ایک کوئلہ ہو چکے اگر اب بھی لوگ حسب نسب پر فخر کرنا نہیں چھوڑیں گے تو اللہ کے نزدیک وہ اس گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک کے ذریعے گندگی اٹھائے پھرتا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 332 اپنے نسب پر فخر کرتے ہوئے کسی دوسرے کو نسب کا طعنہ دینا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِثْنَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "لوگوں میں دو باتیں ایسی ہیں جو کفر ہیں ① نسب کا طعنہ دینا اور ② میت پر نوحہ کرنا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یہاں کفر سے مراد دائرہ اسلام سے خارج ہونا نہیں بلکہ اس سے گناہ کی شدت کا اظہار مطلوب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

❀❀❀

㊳ بَيْعُ الْحُرِّ

آزاد آدمی کو بیچنا

مسئلہ 333 جو شخص کسی آزاد آدمی کو بیچے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے اپنے دشمنوں جیسا سلوک فرمائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[1] کتاب الایمان، باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب

رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اِسْتَأْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے روز میں تین آدمیوں کی طرف سے جھگڑا کروں گا ① جس نے میرے نام پر عہد کیا پھر دھوکہ دیا ② جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور ③ جس نے مزدور سے مزدوری پوری لی لیکن اسے اجرت ادا نہ کی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

㊴ جَلْسَةُ الرَّجُلِ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ بِلَا اِذْنٍ

دو آدمیوں کے درمیان بلا اجازت بیٹھنا

مسئلہ 334 اجازت کے بغیر دو آدمیوں کے پاس آکر بیٹھنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان جا گھسے ان کی اجازت کے بغیر۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁
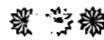
㊵ سَفَرُ الْمَرْاَةِ مَعَ الْاَجْنَبِیِّ

عورت کا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا

مسئلہ 335 عورت کا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

❶ کتاب الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب

❷ أبواب الإستئذان باب کراھیة الجلوس بین الرجلین (2211/2)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی غیر محرم مرد عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر کرے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِإِمْرَأَةٍ إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ)) فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ امْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَ إِنِّیْ اكْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَ كَذَا ، فَقَالَ ((اِنْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دوران خطبہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو۔'' ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی حج پر جا رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو اپنی بیوی کے ساتھ حج پر جا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ 223/1 تحقیق شعیب الأرناؤط رقم الحدیث 1934

❷ کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم الی حج و غیرہ

اَلْکَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالْاِمَارَةِ

امارت سے متعلق کبائر

① کَذِبُ الْحَاکِمِ عِنْدَ النَّاسِ

حکمران کا رعایا سے جھوٹ بولنا

مسئلہ 336 اپنی رعایا سے جھوٹ بولنے والے حکمران کو قیامت کے روز درج ذیل چار سزائیں ملیں گی:

① اللہ تعالیٰ اس سے کلام نہیں فرمائیں گے۔ ② اللہ تعالیٰ اسے پاک نہیں فرمائیں گے۔ ③ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا۔ ④ جہنم میں عذاب الیم سے دوچار ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَ ثَةٌ لاَّ یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لاَ یُزَکِّیْهِمْ)) قَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ وَلاَ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

---

[1] کتاب الایمان باب بیان الثلاثة الذین لا یکلمهم الله یوم القیامة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے (غصہ کی وجہ سے) کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں (جنت میں داخل ہونے کے لئے) پاک کرے گا۔'' ابومعاویہ رضی اللہ عنہ (حدیث کے راوی) نے کہا ''اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر کرم فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ① بوڑھا زانی ② جھوٹا حکمران اور ③ متکبر فقیر۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

② خِيَانَةُ الْإِمَامِ فِيْ حُقُوْقِ النَّاسِ

حکمران کا رعایا کے حقوق میں خیانت کرنا

مسئلہ 337 جو حکمران اپنی رعایا کے دینی اور دنیاوی حقوق ادا کرنے میں خیانت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایسا کوئی شخص نہیں کہ اللہ نے اسے کوئی رعیت دے رکھی ہو اور وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رعایا سے خیانت کرنے والا ہو تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حاکم پر اپنی رعایا کے دین اور دنیا کی اصلاح کرنا لازم ہے اگر وہ رعایا کے دین کو خراب کرے حدود شرعیہ ترک کرے رعایا کی جان و مال کی حفاظت نہ کرے ان پر ناحق ظلم اور زیادتی کرے تو گویا اس نے اپنا فرض ادا نہیں کیا بلکہ اپنا فرض ادا کرنے میں خیانت کی۔ (نووی رحمہ اللہ)

مسئلہ 338 اپنی رعایا سے خیانت کرنے والا حکمران سب سے بڑا خائن ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ

[1] کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیتہ النار

بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلاَ وَلاَ غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْراً مِّنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ)). رَوَاهُ مسلم [1]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز ہر خائن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا جسے اس کی خیانت کے مطابق بلند کیا جائے گا اور خبردار رہو (اپنی رعایا سے) خیانت کرنے والے حکمران سے بڑا خائن کوئی نہیں ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

③ ظُلْمُ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ

حکمران کا لوگوں پر ظلم کرنا

مسئلہ 339 رعایا پر ظلم کرنے والے حکمرانوں پر صبح شام اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَ يَرُوْحُوْنَ فِيْ غَضَبِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ. [2] (صحيح)

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آخری زمانے میں اس امت پر ایسے لوگ مسلط ہوں گے جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے وہ لوگ اللہ کے غضب میں صبح کریں گے اور اللہ کے غضب میں شام کریں گے۔'' اسے احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 340 ظالم حکمرانوں سے اللہ دشمنی رکھتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْبَيَّاعُ الْحَلاَّفُ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''چار آدمیوں سے اللہ تعالیٰ دشمنی

---

1. كتاب الجهاد باب تحريم الغدر
2. سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني الجزء الرابع رقم الحديث 1893
3. كتاب الزكاة باب الفقير المختال (2413/2)

رکھتے ہیں ① قسمیں کھا کر سودا بیچنے والا ② متکبر فقیر ③ بوڑھا زانی اور ④ ظالم حکمران۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 341 رعایا پر ظلم کرنے والا اور رعایا کے حقوق غصب کرنے والا حکمران رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَنْ تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي إِمَامٌ ظُلُومٌ غُشُومٌ وَكُلُّ غَالٍ مَارِقٍ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری امت میں سے دو طرح کے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی ① ظالم و غاصب حکمران اور ② دین میں غلو کرنے والے اور دین سے خارج ہونے والے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

④ اَلْإِرْعَاقَةُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

حدود اللہ کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنا

مَسئلہ 342 حدود اللہ کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے والے پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سارے اہل ایمان کی لعنت ہے۔

مَسئلہ 343 حدود اللہ کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے والے کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوتی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيًا اَوْ فِيْ رِمِّيًا تَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ بِعَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ، وَ مَنْ قُتِلَ عَمَدًا فَقَوَدُ يَدِهِ ، فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَ لاَ عَدْلٌ)).

---

[1] الاحادیث الصحیحۃ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 470

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص ہنگامے میں مارا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی مار سے مارا جائے خواہ پتھر سے یا کوڑے سے یا لاٹھی سے مارا جائے تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی اور جو قصداً مارا جائے تو اس میں قصاص لازم ہوگا اور جو قصاص کو روکے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 344 حدود اللہ کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے والی قوم تباہ ہو جاتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ؟)) فَقَالَ (لَهُ) اُسَامَةُ رضی اللہ عنہ اِسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَطَبَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاِنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ قریش مکہ کو اس (مخزومی) عورت کے بارے میں فکر لاحق ہوئی جس نے عہد نبوی ﷺ میں فتح مکہ کے موقع پر چوری کی تھی۔ قریش مکہ نے کہا ''اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون سفارش کر سکتا ہے؟'' لوگوں نے کہا ''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور اتنی جرأت کون کر سکتا ہے جو نبی اکرم ﷺ کا بہت زیادہ چہیتا ہے؟'' وہ عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لائی گئی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اسے سزا نہ دینے کی سفارش کی۔ رسول

---

❶ کتاب القصاص ، باب من قتل بحجر او سوط (4456/3)

❷ کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیرہ

اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک (غصہ کی وجہ سے) متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد (نافذ نہ کرنے) کی سفارش کر رہے ہو؟'' اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے اللہ سے معافی طلب فرمائیے!'' پھر جب شام کا وقت ہوا تو رسول اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی شایان شان ثناء بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا ''تم سے پہلے لوگ اسی بات کی وجہ سے تباہ ہوئے کہ جب ان میں کوئی عزت دار آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 345 حدود اللہ کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے والا اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخِبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس شخص نے اللہ کی حدود میں سے کسی حد کو روکنے کی سفارش کی اس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے جانتے بوجھتے باطل کی حمایت کی وہ مسلسل اللہ کے غصے میں رہتا ہے حتی کہ وہ باطل کی حمایت سے الگ ہوجائے (یعنی توبہ کرلے) اور جس نے کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی اللہ تعالیٰ اس کو جہنمیوں کی میل کچیل اور کیچڑ میں ٹھہرائے گا الا یہ کہ وہ توبہ کرلے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑤ اَلتَّعَاوُنُ مَعَ الْاِمَامِ الْجَائِرِ

ظالم حکمران سے تعاون کرنا

مسئلہ 346 جھوٹے اور ظالم حکمرانوں سے تعاون کرنے والے لوگ حوض کوثر پر نہیں

[1] كتاب الاقضية باب فيمن يعين على خصومة (3066/2)

آ سکیں گے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ ، فَقَالَ ((إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحيح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نو آدمی تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے بعد حکمران آئیں گے جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں تعاون کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں نہ ہی مجھے اس سے کوئی غرض ہے وہ میرے پاس حوض پر نہیں آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا نہ ہی ان کے ظلم میں تعاون کرے گا وہ میرا ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ (قیامت کے روز) میرے پاس حوض پر بھی آئے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑥ نُصْرَةُ الْحَاكِمِ لِلدُّنْيَا

دنیاوی مفاد کے لئے حکمران کی حمایت کرنا

مسئلہ 347 جس نے محض دنیاوی مفاد کی خاطر حکمرانوں کی حمایت کی اور دنیاوی مفاد کی خاطر مخالفت کی، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہ اس سے بات کریں گے، نہ اسے پاک کریں گے اور اس کے لئے جہنم میں عذابِ الیم ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ

---

[1] كتاب البيعة، باب ذكر الوعيد لمن أعان أميرا على الظلم (3923/3).

اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيْقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِلدُّنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهُ وَاِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذَهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’(قیامت کے روز) تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام فرمائے گا، نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے عذاب الیم ہوگا ① وہ شخص جس کے پاس راستے میں (یعنی دوران سفر) اپنی ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ کسی دوسرے مسافر کو (مانگنے پر) نہ دے ② وہ شخص جس نے دنیاوی مفاد کے لئے (حکمران سے) بیعت کی اگر حکمران نے اس کی خواہش پوری کردی تو وفا کی، اگر پوری نہ کی تو بے وفائی کی اور ③ وہ شخص جو عصر کے بعد بھاؤ تاؤ بنانے میں جھوٹی قسم کھائے کہ یہ چیز اسے اتنے میں پڑی ہے اور گاہک وہ چیز خرید لے۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑦ تَرْكُ الْعَدْلِ فِي الْحُكْمِ

فیصلہ میں عدل نہ کرنا

مسئلہ 348 بلا تحقیق فیصلہ کرنے والا قاضی اور جانتے بوجھتے ناحق فیصلہ کرنے والا قاضی دونوں جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ اِثْنَانِ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ جَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ❷ (صحیح)

---

❶ كتاب الشهادات باب اليمين بعد العصر

❷ كتاب الاحكام باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق (1873/2)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قاضی تین طرح کے ہیں دو جہنم میں جانے والے اور ایک جنت میں جانے والا ① وہ قاضی جس نے (چھان بین کر کے) حق بات معلوم کی اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا ② وہ قاضی جس نے بلا جانے بوجھے (یعنی بلا تحقیق) فیصلہ کیا وہ جہنم میں جائے گا اور ③ وہ قاضی جس نے فیصلہ کرنے میں ظلم کیا وہ بھی جہنم میں جائے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

⑧ تَقَبُّلُ هَدَايَا الْعُمَّالِ

سرکاری عہدے پر فائز ہوتے ہوئے ہدیہ قبول کرنا

مَسئلہ 349 کسی سرکاری عہدے پر فائز ہونے والے آدمی کا لوگوں سے ہدیہ وصول کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْاَسَدِ یُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا لِیْ اُهْدِیَ لِیْ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ ((مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهُ فَیَقُوْلُ هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ اَفَلَا قَعَدَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِیَدِهٖ لَا یَنَالُ اَحَدٌ مِنْکُمْ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَحْمِلُهُ عَلٰی عُنُقِهٖ بَعِیْرٌ لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَیْعَرُ)) ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَتَیْ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) مَرَّتَیْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسد (قبیلہ) کے ایک شخص ابن لتبیہ نامی کو عامل مقرر فرمایا، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ابو عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکاۃ وصول کرنے کے لئے (تحصیلدار) مقرر فرمایا تھا جب وہ شخص واپس آیا تو کہنے لگا ''یہ آپ کا (یعنی بیت

[1] صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب تحریم هدایا العمال

المال کا) حصہ ہے اور یہ میرا حصہ ہے، جو مجھے بطور تحفہ دیا گیا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور پھر فرمایا ''اس عامل کا معاملہ کیسا ہے جسے میں نے زکاۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا وہ کہتا ہے یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر میں دیکھتا کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ تم میں سے جو شخص اس طرح سے کوئی مال لے گا (یعنی تحفہ وغیرہ کے نام پر) تو وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا اونٹ ہوگا تو وہ بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوگی تو وہ ڈکارتی ہوگی۔ بکری ہوگی تو وہ ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے حتی کہ ہمیں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا ''یا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

⑨ اَلْقَتْلُ لِعِزَّةِ الْإِمَامِ

حکومت قائم کرنے کے لئے مخالف کو قتل کرنا

مسئلہ 350 کسی کی حکومت قائم کرنے کیلئے ناحق قتل کرنے والا قیامت کے روز اپنے گناہوں کے علاوہ مقتول کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائے گا اور جہنم رسید ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَجِيْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ فَاِنَّهَا لِيْ ، وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا قَتَلَنِيْ ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةَ لِفُلاَنٍ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِاِثْمِهِ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز)

[1] كتاب تحريم الدم باب حرمت اراقة دم المسلم بغير حق (3732/3)

ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور عرض کرے گا ''اے میرے رب! اس آدمی نے مجھے قتل کیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے ''تو نے اسے کیوں قتل کیا؟'' وہ عرض کرے گا ''میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا تاکہ عزت آپ کے لئے ہو (یعنی شرک اور کفر ذلیل ہو اور آپ کا دین سربلند ہو)'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''ہاں! عزت میرے ہی لائق ہے۔'' اسی طرح ایک اور آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور عرض کرے گا ''اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے ''تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟'' قاتل عرض کرے گا ''تاکہ فلاں کی عزت بنے (یعنی اس کی سرداری یا حکومت قائم ہو)'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''عزت اس کے لائق نہیں۔'' چنانچہ وہ قاتل مقتول کے گناہ بھی سمیٹے گا۔ (اور جہنم رسید ہوگا)'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

اَلْكَبَائِرُ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالزِّيْنَةِ
زینت سے متعلق کبائر

① اَلتَّصْوِيرُ
تصویر

مَسئلہ 351 تصاویر بنانے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ ﷛ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ كَسْبِ الْبَغِيِّ ، وَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبٰوا وَ مُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خون نکالنے کی اجرت لینے، کتے کی قیمت وصول کرنے اور بدکار عورت کی آمدنی لینے سے منع فرمایا ہے نیز سود کھانے اور کھلانے والے اور (جسم) گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 352 جاندار اشیا کی تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے روز شدید ترین

❶ کتاب اللباس، باب من لعن المصور

عذاب ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ اَشَدَّالنَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "اللہ کے ہاں شدید ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 353 جاندار اشیاء کی تصاویر کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتاً فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرٌ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس گھر میں کتا اور (جاندار اشیاء کی) تصاویر ہوں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

② اَلتَّعَرِّي فِيْ اللِّبَاسِ

عریاں لباس پہننا

مَسئلہ 354 عریاں لباس پہننے والی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَ اِنَّ

---

❶ كتاب اللباس باب عذاب المصورين يوم القيمة

❷ كتاب اللباس باب التصاوير

رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَ كَذَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جہنمیوں کی دو قسمیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھیں ان میں سے ایک وہ قسم ہے جن کے پاس بیل کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، وہ دوسروں کی طرف مائل ہونے والی اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی۔ ان کے سر (جوڑے کی وجہ سے) بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ٹیڑھے ہوں گے، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو لمبے فاصلے سے آتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

③ اَلتَّبَـــرُّجُ

عورتوں کا غیر شرعی بناؤ سنگھار کرنا

مسئلہ 355 بالوں میں مصنوعی بال (یا وگ) لگانے والی عورت (یا مرد) پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی لعنت ہے۔

مسئلہ 356 بیوٹی پارلر میں غیر شرعی بناؤ سنگھار کرنے اور کروانے والی عورتوں پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی لعنت ہے۔

مسئلہ 357 جسم پر انمٹ نقش و نگار بنانے اور بنوانے والی عورت دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ الْمُسْتَوْشِمَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

---

❶ كتاب اللباس والزينة، باب النسآء الكاسيات العاريات المائلات المميلات

❷ كتاب اللباس، باب وصل الشعر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو بالوں میں جوڑا لگائیں (دوسری عورتوں کو) اور ان عورتوں پر جو جوڑا لگوائیں نیز لعنت فرمائی جسم گودنے یا گدوانے والی پر۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ ؓ قَالَتْ : سَاَلَتِ امْرَاَةُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ ابْنَتِیَ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَاِنِّیْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِیْهِ ؟ فَقَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُ❶

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا (بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کہتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میری بیٹی کو چیچک نکلی جس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں، میں اس کا نکاح کر چکی ہوں، کیا اسے جوڑا لگا دوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جوڑا لگانے اور لگوانے والی دونوں عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے بالوں میں جوڑا لگانے کی ممانعت ہر قسم کے بالوں کے لئے ہے خواہ وہ انسانی بال ہوں یا کسی جانور کے ہوں خواہ مصنوعی ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 358 بھنوؤں کو خوبصورت بنانے کے لئے بال اکھڑوانے یا صاف کرانے والی عورت پر اللہ کی لعنت ہے۔

مسئلہ 359 دانتوں کو خوبصورت بنانے کے لئے انہیں باریک کروانا یا ان کے درمیان مصنوعی خلا پیدا کروانے والی عورت پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔

مسئلہ 360 دوسری عورتوں کی بھنویں خوبصورت بنانے والی عورت اور دانتوں کو باریک یا گھسانے والی عورت پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِیْ یُغَیِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ ❷ (صحیح)

---

❶ كتاب اللباس، باب الموصولة ❷ كتاب الزينة، باب المتفلجات (4737/3)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ نے چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں، جسم گدوانے والیوں اور دانتوں کو رگڑ کر کھلا کرانے والیوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔‘‘ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوبصورتی کے لئے اپنا جسم گدوانے والیوں، چہرے سے بال اکھاڑنے والیوں اور دانتوں کو رگڑ کر کشادہ کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اہل علم نے خوبصورتی کے لئے چہرے کے کسی حصے کے بال اکھیڑنے یا صاف کرانے کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی قرار دیا ہے، لہٰذا یہ منع ہے۔ ② اگر عورت کے چہرے پر مردوں کی طرح داڑھی یا مونچھ جیسے بال اگ آئیں تو انہیں زائل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان شاء اللہ!

❁❁❁

④ خُرُوْجُ الْمَرْأَةِ الْمُتَعَطِّرَةِ

عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا

مسئلہ 361 عورت کا تیز خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا جس سے غیر محرم مرد اس کی طرف متوجہ ہوں، کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْاَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً.)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (حسن)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ہر آنکھ زانی ہے، عورت جب خوشبو لگا کر

---

[1] كتاب اللباس ، باب المتفلجات للحسن

[2] ابواب الادب من رسول الله ﷺ ، باب ما جاء فى كراهية خروج المراة المتعطرة (2237/2)

مردوں کی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⑤ حَلْقُ اللِّحْيَةِ

داڑھی منڈانا

مَسْئلہ 362 داڑھی منڈانا مجوسیوں اور مشرکوں سے مشابہت اختیار کرنا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَجُوْسُ فَقَالَ ((اِنَّهُمْ يُوْفُوْنَ سِبَالَهُمْ وَيَحْلِقُوْنَ لُحَاهُمْ فَخَالِفُوْهُمْ)) فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَجُزُّ سِبَالَهُ كَمَا تُجَزُّ الشَّاةُ اَوِ الْبَعِيْرُ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے مجوس (آتش پرست) کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ لوگ مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں منڈاتے ہیں، ان کی مخالفت کرو۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھیں اس طرح کاٹتے جس طرح بکری یا اونٹ کی اون (اچھی طرح کاٹی جاتی ہے۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بخاری شریف کی حدیث میں ''داڑھی رکھ کر مشرکین کی مخالفت کرو'' کے الفاظ ہیں، جبکہ مسند احمد کی حدیث میں ''اہل کتاب (یعنی یہود ونصاریٰ) کی مخالفت کرو'' کے الفاظ ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ داڑھی منڈانا مجوسیوں، مشرکوں اور یہود نصاریٰ تمام غیر مسلم اقوام سے مشابہت اختیار کرنے کے حکم میں ہے۔

مَسْئلہ 363 داڑھی منڈانے والوں کے لئے ویل ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ ...... وَدَخَلَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ حَلَقَا لُحَاهُمَا وَاَعْفَيَا شَوَارِبَهُمَا فَكَرِهَ النَّظَرَ اِلَيْهِمَا وَقَالَ وَيْلَكُمَا مَنْ اَمَرَكُمَا بِهٰذَا؟ قَالَا

---

[1] كتاب الزينة والتطيب ، باب ذكر العلة التى من اجلها امر بهذا ، تحقيق شعيب الارنائوط (289/2)رقم الحديث(5476)

اَمَرَنَا رَبُّنَا ، یَعْنِیَانِ کِسْرٰی ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَلٰكِنْ رَبِّیْ قَدْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَآءِ لِحْيَتِیْ وَقَصِّ شَارِبِیْ)). ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ [1]

حضرت زید بن حبیب رضی اللہ عنہ (کسریٰ کے نام دعوت نامہ ارسال کرنے کے واقعہ میں بیان کرتے ہیں کہ خسرو پرویز کے نمائندے رسول اللہ ﷺ کو گرفتار کرنے کے لئے مدینہ منورہ گئے) جب وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھنا پسند نہ فرمایا کیونکہ دونوں نے اپنی داڑھیاں منڈا رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم دونوں کے لئے ویل ہے، کس نے تمہیں داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کا حکم دیا ہے؟'' دونوں نے جواب میں کہا ''ہمیں ہمارے رب یعنی کسریٰ نے حکم دیا ہے۔'' رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے رب نے مجھے اپنی داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترانے کا حکم دیا ہے۔'' یہ واقعہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں بیان کیا ہے۔

وضاحت : ''ویل'' جہنم کی ایک وادی کا نام ہے اور اس کا معنیٰ ''ہلاکت اور بربادی'' ہے۔ دونوں اعتبار سے انجام ایک ہی ہے یعنی ''جہنم''۔

⑥ لُبْسُ الْحَرِيْرِ
ریشمی لباس پہننا

مسئلہ 364 ریشمی لباس پہننے والے مرد قیامت کے روز آگ کا لباس پہنیں گے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاَى النَّبِیُّ ﷺ جُبَّةً مُكَفَّفَةً بِحَرِيْرٍ فَقَالَ لَهُ ((طَوْقٌ مِنْ نَّارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِیُّ [2] (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جبہ دیکھا جس کا دامن ریشمی لباس

---

[1] البدایۃ والنھایۃ ، الجزء الرابع ، رقم الصفحہ 663، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان الطبعۃ الرابعۃ 1419ھ

[2] سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ، للالبانی ، الجزء السادس ، رقم الحدیث 2684

سے بنا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز یہ آگ کا طوق ہوگا۔'' اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قمیص کے گلے کے ساتھ بٹن لگانے کے لئے جو چاک بنایا جاتا ہے اسے دامن یا جَیب کہا جاتا ہے۔

⑦ سَـــــدْلُ الْإِزَارِ

ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانا

مسئلہ 365 ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا اور جہنم میں اس کے لئے عذابِ الیم ہوگا۔

عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّـہ قَالَ ((ثَـلاَ ثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ))فَقَالَ:فَقَرَاَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلاَثَ مِرَارٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ((اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ)).رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا نہ ان پر نظر کرم فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے''۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! نامراد اور برباد ہوں وہ لوگ، کون ہیں وہ لوگ؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

[1] کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار

⑧ اَلْخِضَابُ بِالْاَسْوَدِ

سیاہ رنگ کا خضاب لگانا

مسئلہ 366 سیاہ رنگ کا خضاب لگانے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَکُوْنُ قَوْمٌ یَخْضِبُوْنَ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ ، کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا یَرِیْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکیں گے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

⑨ اَلتَّحَلِّيْ بِالذَّهَبِ

سونے کا زیور پہننا

مسئلہ 367 سونے کی اشیاء مثلاً انگوٹھی یا گلے کی زنجیر یا گھڑی کا چین وغیرہ استعمال کرنے والے مردوں کے لئے قیامت کے روز یہ اشیاء آگ کا انگارہ بن جائیں گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ وَقَالَ ((یَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِنْ نَّارٍ فَیَجْعَلُهَا فِیْ یَدِهٖ)) فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ ،قَالَ : لَا وَاللّٰهِ ! لَا اٰخُذُهُ

---

❶ کتاب الترجل، باب ما جاء في خضاب الأسود (3548/2)

اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھی تو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ سے اتار کر دور پھینک دی اور ارشاد فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے اور پھر اسے ہاتھ میں لے لیتا ہے'' جب آپ ﷺ تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا ''اپنی انگوٹھی اٹھالو (اسے بیچ کر) فائدہ حاصل کرو'' اس آدمی نے کہا ''اللہ کی قسم! جس انگوٹھی کو رسول اللہ ﷺ نے (غصہ سے) پھینکا ہے میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⑩ اَلْاَكْلُ فِي الذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ

سونے یا چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا

مَسْئلہ 368 جو شخص سونے یا چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ گویا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو (مرد یا عورت) سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا (یا کھاتا) ہے وہ گویا جہنم کی آگ اپنے پیٹ میں اتارتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب اللباس و الزینۃ ، باب تحریم خاتم الذھب علی الرجال

[2] کتاب اللباس و الزینۃ ، باب تحریم اوانی الذھب و الفضۃ

⑪ اَلْغِنَاءُ

گانا بجانا

مسئلہ 369 موسیقی اور گانے بجانے کے دلدادہ لوگوں کے لئے قیامت کے روز رسوا کن عذاب ہوگا۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (6:31)

''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو (دین سے) غافل کرنے والی باتیں خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے علم کے بغیر ہٹا دے اور اللہ کی راہ کا مذاق اڑائے۔ ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔'' (سورۃ لقمان، آیت نمبر 6)

وضاحت : یاد رہے کہ اہل علم کے نزدیک دین سے غافل کرنے والی باتوں سے مراد موسیقی اور گانا بجانا ہے۔

مسئلہ 370 موسیقی اور گانا بجانا عام ہونے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب نازل ہوتے ہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَتٰى ذَاكَ؟ قَالَ ((اِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس امت کے لوگوں پر زمین میں دھنسانے، شکلیں مسخ ہونے اور (آسمان سے) پتھروں کی بارش برسنے کا عذاب آئے گا۔'' مسلمانوں میں سے کسی آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جب گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی، آلات موسیقی عام استعمال ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 3247

مسئلہ 371 موسیقی اور مغنیات کی کثرت ہونے پر اللہ تعالیٰ لوگوں کی شکلیں مسخ کر کے بندر اور سؤر بنا دیں گے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا يُعْزَفُ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَ يَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے ان کے ہاں آلات موسیقی (طبلہ سرنگی وغیرہ) بجیں گے مغنیات گانے گائیں گی اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 372 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیقی کی آواز تک سننا گوارا نہیں فرمایا۔

عَنْ نَافِعٍ ﷺ قَالَ : سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ مِزْمَاراً قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيْقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئاً قَالَ : فَقُلْتُ لَا! قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ، وَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا، فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے باجے کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے ہٹ گئے (تاکہ آواز سنائی نہ دے راستے سے ہٹنے کے بعد) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا ''نافع اب باجے کی آواز آ رہی ہے؟'' میں نے کہا ''نہیں'' تب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور فرمانے لگے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی آواز سنی تو اسی طرح کیا (جیسے میں نے کیا ہے)۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

---

[1] كتاب الفتن ، باب العقوبات (3247/2)

[2] كتاب الأدب، باب كراهية الغناء والزمر (4116/3)

كَفَّارَةُ الْكَبَائِرِ - تَوْبَةُ النَّصُوحِ

کبیرہ گناہوں کا کفارہ - سچی توبہ

مسئلہ 373 سچی توبہ سے اللہ تعالیٰ تمام کبیرہ گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ (8:66)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کے حضور سچی اور خالص توبہ کرو امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں اس جنت میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔'' (سورہ التحریم، آیت 8)

﴿ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ﴾ (39:5)

''پس جس نے ظلم (یعنی گناہ) کرنے کے بعد توبہ کرلی اور (اپنے اعمال کی) اصلاح کرلی اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے گا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورہ المائدہ، آیت 39)

مسئلہ 374 سچی توبہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے سارے گناہ معاف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ○﴾ (53:39)

''کہو اے میرے بندو جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بڑا بخشنہار اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورہ الزمر: آیت 53)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوىٰ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ أَنَّهُ قَالَ ((يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو باتیں روایت فرمائی ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ فرماتا ہے ''اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سارے گناہ معاف کرنے والا ہوں لہٰذا تم مجھ سے گناہوں کی معافی مانگو میں تمہارے گناہ معاف فرماؤں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 375 گناہوں سے سچی توبہ کرنے والا اس طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جس طرح اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

عَنْ اَبِی عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لاَ ذَنْبَ لَهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ❷ (حسن)

حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 376 موت سے پہلے پہلے ہر انسان اپنے گناہ معاف کروا سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ حالت نزع سے پہلے پہلے بندے کی توبہ قبول فرلیتا ہے'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم

❷ کتاب الزهد باب ذکر التوبة (3427/2)

❸ جامع الدعوات باب 103 (2802/3)

مسئلہ 377 اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت اور جلال کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص سچی توبہ کرے گا میں اس کے سارے گناہ معاف فرما دوں گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ الشَّیْطَانَ قَالَ وَ عِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیَ عِبَادَکَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ وَ ارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ)) . رَوَاہُ اَحْمَدُ[1]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شیطان نے کہا اے میرے رب! تیری عزت کی قسم، تیرے بندوں کے جسموں میں جب تک روحیں ہیں، میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم اور مجھے میرے بلند مرتبہ کی قسم جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 378 درج ذیل کلمات کے ذریعے توبہ کرنے والے کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

عَنْ بِلَالِ بْنِ یَسَارِ بْنِ زَیْدٍ ﷜ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ قَالَ [اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ] غُفِرَ لَہٗ وَاِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ[2] (صحیح)

حضرت بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے اور میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص یہ کلمات کہے ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ)) ترجمہ: میں اس اللہ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں وہ حی اور قیوم ہے میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“ اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ”جو شخص کافروں سے جنگ کے دوران میدان جنگ سے فرار ہو گا وہ اللہ کا غضب مول لے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ (سورہ الانفال، آیت 16)

[1] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبۃ، الفصل الثانی

[2] کتاب الصلاۃ باب فی الاستغفار (1343/1)

مسئلہ 379 درج ذیل کلمات کے ذریعے توبہ کرنے والے کے تمام گناہ معاف فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ [اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ] قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کہو ((اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں)) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ بھی جنتی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 380 تین بار درج ذیل کلمات کہنے والے کے اللہ تعالیٰ نے عمر بھر کے گناہ معاف فرما دیئے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَ ذُنُوْبَاهُ فَقَالَ : ((قُلْ [اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِىْ وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِىْ مِنْ عَمَلِىْ])) فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ : ((عُدْ)) فَعَادَ ، ثُمَّ قَالَ ((عُدْ)) فَعَادَ ، فَقَالَ ((قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ [2]

---

[1] مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 2070

[2] عدۃ الحصن والحصین ، رقم الحدیث 246

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوا اور کہنے لگا "ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کہو ((یا اللہ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔)) اس نے یہ دعا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کو دوبارہ کہہ۔" اس نے دوبارہ کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پھر کہہ۔" اس نے سہ بارہ کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کھڑا ہو جا، اللہ نے تجھے بخش دیا۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 381 سو آدمیوں کو قتل کرنے کے بعد سچی توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ نے قاتل کے سارے گناہ معاف فرما دیئے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاهِبٍ فَاَتَاهُ ، فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ نَفْسًافَهَلْ لَه مِنْ تَوْبَةٍ ، فَقَالَ : لَا ! فَقَتَلَه فَکَمَّلَ بِه مِائَةً ، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمُ اَهْلِ الْاَرْضِ دُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ ، فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ! وَ مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَهُ وَ بَیْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلَقَ اِلٰی اَرْضٍ کَذَا وَ کَذَا فَاِنَّ بِهَآ اُنَاسًا یَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی فَاعْبُدِاللّٰهَ تَعَالٰی مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعُ اِلٰی اَرْضِکَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٌ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقِ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَتْ : مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَآئِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَی اللّٰهِ ، وَ قَالَتْ : مَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرٌ قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَةِ آدَمِیٍّ فَجَعَلُوْهُ بَیْنَهُمْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلٰی اَیَّتِهِمَا کَانَ اَدْنٰی فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضَ الَّتِیْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ ، قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذَکَرَ لَنَا اِنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاءَ بِصَدْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟"

[1] کتاب التوبة، باب غیرة الله تعالیٰ

لوگوں نے اسے ایک راہب کا پتہ بتایا۔قاتل نے راہب سے پوچھا ''میں نے ننانوے قتل کئے ہیں، میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟'' راہب نے بتایا ''تیری توبہ قبول نہیں ہوگی۔'' اس نے اس راہب کو بھی قتل کردیا اور سوقتل پورے کردیئے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا ''ملک میں سب سے بڑا کون عالم ہے؟'' لوگوں نے ایک عالم کے بارے میں بتایا، تو وہ اس کے پاس گیا اور پوچھا ''میں نے سوقتل کئے ہیں، میری توبہ ہوسکتی ہے یا نہیں؟'' وہ بولا ''ہاں ہوسکتی ہے اور توبہ ہونے میں کون سی چیز مانع ہے، تو فلاں ملک چلا جا، وہاں کچھ (نیک) لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت قیام کر، یہ گناہوں کی سرزمین ہے۔'' چنانچہ وہ اس ملک کی طرف چل پڑا۔ اس نے آدھا راستہ طے کیا تو اسے موت آ گئی۔ عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا ''یہ خلوص دل سے توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا۔'' عذاب کے فرشتوں نے کہا ''اس نے کوئی نیکی نہیں کی۔'' آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے اس کو (قاضی) مقرر کیا۔ اس نے کہا ''دونوں شہروں کا فاصلہ ماپو۔ جس ملک سے قریب ہو وہ وہیں کا ہے۔ فاصلہ ماپا تو وہ آدمی اس شہر کے قریب تھا، جس کا ارادہ رکھتا تھا۔ آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے۔ قتادہ نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل آگے بڑھا تاکہ اپنی منزل کے نزدیک ہو جائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَعْرِفَةُ الصَّغَائِرِ

صغیرہ گناہوں کی پہچان

مَسئلہ 382 ایسی غلطی جس سے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہو لیکن سخت الفاظ استعمال نہ فرمائے ہوں یا اظہار ناراضی نہ فرمایا ہو، صغیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے مثلاً:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِراً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں نمازی کو دوران نماز کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 383 ایسی بات جسے اللہ تعالیٰ یا اللہ کے رسول ﷺ نے ناپسند فرمایا ہو، لیکن اس کے لئے سخت الفاظ استعمال نہ فرمائے ہوں، بھی صغیرہ گناہ ہے۔ مثلاً:

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ ؓ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کرکے ادا فرماتے اور نماز عشاء سے قبل سونا اور بعد میں باتیں کرنا ناپسند فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؓ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ (صحيح)

حضرت عمرو بن شعیب ؓ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سفید بال اکھاڑنے سے منع فرمایا پھر فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❶ أبواب العمل في الصلاة باب الخصر في الصلاة

❷ كتاب المساجد باب استحباب التكبير بالصبح في أول وقتها

❸ أبواب الإستيذان باب ما جاء في النهي عن نتف الشيب

اَلصَّغَائِرُ

صغیرہ گناہ

مسئلہ 384 صغیرہ گناہوں کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

① وضو کے بعد انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحيح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے ارادے سے مسجد کی طرف نکلے تو انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے اس لئے کہ وہ نماز میں ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

② دوران نماز بال سنوارنا اور کپڑے سمیٹنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ ثَوْبَهُ وَلَا شَعْرَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اپنے کپڑے اور بال بھی (دوران نماز) نہ سمیٹوں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

③ دوران نماز کمر پر ہاتھ رکھنا۔

---

[1] أبواب الصلاة باب ما جاء في كراهية التشبيك بين الأصابع في الصلاة (316/1)

[2] كتاب الصلاة باب لا يكف شعرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِراً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نمازی کو دوران نماز کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

④ دوران نماز جمائی کو روکنے کی کوشش نہ کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلاَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَااسْتَطَاعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں جمائی آنا شیطان کی طرف سے ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو منہ بند کر کے اسے روکے جہاں تک ممکن ہو۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⑤ دوران تشہد ہاتھ پر ٹیک لگانا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ[3]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی نماز میں (تشہد کے وقت) ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

⑥ بلا عذر نماز عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا۔

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[4]

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تہائی رات تک مؤخر کر کے ادا

---

1. أبواب للعمل فی الصلوۃ باب الخصر فی الصلوۃ
2. أبواب الصلاة باب ما جاء في كراهية التثاؤب في الصلاة (304/1)
3. أبواب تفريع استفتاح الصلاة باب كراهية الاعتماد على اليد (875/1) (صحيح)
4. كتاب المساجد باب استحباب التكبير بالصبح في أول وقتها

فرماتے اور نماز عشاء سے قبل سونا اور بعد میں باتیں کرنا ناپسند فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⑦ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا۔

⑧ پیشاب کرتے ہوئے داہنے ہاتھ سے شرم گاہ کو ہاتھ لگانا۔

⑨ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔

عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص (کچھ) پی رہا ہو تو برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی پیشاب کرے تو شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور جب استنجا کرے تو داہنے ہاتھ سے نہ کرے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

⑩ مساجد کی آرائش اور زینت پر فخر کرنا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ[2] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مساجد پر فخر کرنے سے منع فرمایا۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

⑪ درمیانی انگلی اور اسکے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننا۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ وَ هٰذِهِ قَالَ وَ أَوْمَا إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی میں اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع

---

[1] كتاب الاشربه باب النهى عن التنفس في الاناء

[2] 492/4 رقم الحديث 1613 تحقيق شعيب الأرناؤط

[3] كتاب اللباس والزينة باب تحريم خاتم الذهب على الرجال

فرمایا اور اشارہ کیا درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(12) بائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لاَ يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلاَيَشْرِبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرِبُ بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی بائیں ہاتھ سے کھائے نہ پیئے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا اور پیتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(13) گھر میں جلتی آگ چھوڑ کر سونا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب سونے لگو تو اپنے گھروں میں جلتی آگ مت چھوڑو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(14) پیٹ کے بل لیٹنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً مُضْطَجِعاً عَلٰى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لاَ يُحِبُّهَا اللّٰهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل لیٹے دیکھا تو فرمایا کہ یہ لیٹنا ایسا ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(15) سفید بال نکالنا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[4] (صحیح)

---

[1] کتاب الاشربہ باب آداب الطعام و الشراب

[2] کتاب الاشربہ باب استحباب تخمیر الاناء وھو تغطیتہ و ایکاء السقا......

[3] أبواب الإستیذان باب ما جاء في کراھیة الاضطجاع (2221/2)

[4] أبواب الإستیذان باب ما جاء في النھي عن نتف الشیب (2262/2)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھاڑنے سے منع فرمایا پھر فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(16) حلال کھانے سے نفرت کرنا۔

عَنْ هَلْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَسَئَلَهُ رَجُلٌ قَالَ : إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَاماً أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ❶ (حسن)

حضرت ہلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب ایک آدمی نے سوال کیا ”کھانے کی چیزوں میں سے کیا کوئی ایسی چیز بھی ہے جس سے پرہیز کروں؟“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کھانے کی چیزوں کے معاملے میں اپنے دل میں کسی شے کا اضطراب محسوس نہ کر۔ کیا تو عیسائیوں سے مشابہت اختیار کرنا چاہتا ہے (جو ہر چیز میں شک کرتے ہیں)۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(17) کسی کی ہوا خارج ہونے پر ہنسنا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الضَّحِكِ مِنَ الضَّرْطَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ❷ (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوز مارنے پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(18) دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّجْلَسَ بَيْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ وَقَالَ ((مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ❸ (صحيح)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ كتاب الاطعمة باب كراهية التقذر للطعام (3214/2)

❷ صحيح الجامع الصغير للالباني الجزء السادس رقم الحديث 6773

❸ 414/3 تحقيق شعيب الأرنؤوط رقم الحديث 15421

(نصف) دھوپ اور (نصف) سائے میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے نیز فرمایا ہے کہ شیطان کی بیٹھک ہے۔
اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

⑲ مہمان کیلئے غیر ضروری یا استطاعت سے بڑھ کر تکلف کرنا۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَكَلَّفَ لِلضَّيْفِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (صحيح)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مہمان کیلئے تکلف کرنے سے منع فرمایا ہے۔اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

⑳ جس چھت پر منڈیر نہ ہو اس پر سونا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسے چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس کی منڈیر نہ ہو۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

㉑ بند جوتا کھڑے ہو کر پہننا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: بند جوتا کھڑے ہو کر پہننے میں گرنے کا خدشہ ہے اس لئے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔واللہ اعلم بالصواب!

㉒ مرغ کو برا بھلا کہنا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ

---

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني رقم الحديث 2392 123/4

[2] أبواب الإستئذان باب آداب السفر (2292/2)

[3] أبواب اللباس ، باب ماجاء فی کراهية ان ينتعل الرجل و هو قائم (1453/2)

لِلصَّلاَةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ❶ (صحیح)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرغ کو برا بھلا نہ کہو وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

㉓ زیادہ ہنسنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُكْثِرُوا الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ مت ہنسا کرو اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

㉔ مریض کو کھانے پینے پر مجبور کرنا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ❸ (حسن)

حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

㉕ بخار کو برا بھلا کہنا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لاَ تُسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کو برا مت کہہ بخار بنی آدم کے گناہ اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کو غلاظت سے صاف کر دیتی ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ أبواب النوم باب ما جاء في الديك والبهائم (4254/3)
❷ كتاب الزهد باب الحزن والبكاء (3381/2)
❸ كتاب الطب باب لاتكرهوا المريض على الطعام (2777/2)
❹ كتاب البر والصلة باب ثواب المرء فيما يصيبه من مرض

كَفَّارَةُ الصَّغَائِرِ – اَ لْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ

صغیرہ گناہوں کا کفارہ - نیک اعمال

مَسئلہ 385 نیک اعمال صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتے ہیں۔

﴿ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ (114:11)

''بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔'' (سورہ ہود، آیت 114)

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ سے ڈرتے رہو جہاں کہیں بھی ہو، برائی کے بعد نیک عمل کرو وہ برائی کو مٹادے گا اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 386 وضو سے آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا تَوَضَّا الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنِهٖ مِنَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

❶ ابواب البر والصلة باب ما جاء فى معاشرة الناس (1618/2) ❷ كتاب الطهارت باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی یا پانی کا آخری قطرہ گرنے تک وہ سارے گناہ ڈھل جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا پانی کا آخری قطرہ گرنے تک وہ سارے گناہ ڈھل جاتے ہیں جو ہاتھ سے کئے گئے اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پانی یا پانی کا آخری قطرہ گرنے تک وہ سارے گناہ ڈھل جاتے ہیں جو اس کے پاؤں نے کئے تھے حتی کہ (وضو مکمل کرنے تک) آدمی سارے گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 387 صدقہ اور نمازِ تہجد گناہوں کو مٹاتے ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلاَ اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیْءُ الْخَطِیْئَةَ وَصَلاَةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہیں بھلائی کے طریقے نہ بتاؤں؟ روزہ (آگ سے) ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کی آگ بجھاتا ہے اور تہجد کی نماز بھی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 388 پچھلی نماز، پہلی نماز کے بعد ہونے والے صغیرہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَا مِنْ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَّکْتُوْبَةٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُکُوْعَهَا اِلاَّ کَانَتْ کَفَّارَةٌ لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ یَأْتِ کَبِیْرَةً وَ ذٰلِکَ الدَّهْرَ کُلَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو مسلمان فرض

---

❶ الجزء السادس والثلاثون رقم الحديث 22016 تحقيق شعيب الارنوؤط

❷ كتاب الطهارة باب فضل الوضوء والصلاة عقبه

نماز کا وقت پائے اور اچھی طرح (سنت کے مطابق) وضو کرے اور پورے خشوع سے نماز ادا کرے، رکوع (وسجود) پورا کرے تو یہ نماز اس سے پہلی نماز تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور ساری زندگی اسی طرح نمازیں کفارہ بنتی رہتی ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 389 پچھلے جمعہ کی نماز پہلے جمعہ کی نماز کے دوران ہونے والے صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

مسئلہ 390 پچھلے رمضان کے روزے پہلے رمضان کے روزوں کے درمیان ہونے والے صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 1 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 391 فرض نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد کی طرف چل کر جانا صغیرہ گناہوں کی بخشش کا باعث بنتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((كَفَّارَاتُ الْخَطَايَا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' نہ چاہنے کے باوجود (سردی کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے) اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کا کفارہ بننے والے اعمال ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 392 یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کا روزہ گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔

مسئلہ 393 یوم عاشورہ (10 محرم) کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔

---

[1] كتاب الطهارة ، باب ماجاء فى اسباغ الوضوء (343/1)

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ وَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزہ کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہ معاف فرمائیں گے اور یوم عاشورہ کے روزہ کے بدلہ میں گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 394 لیلۃ القدر میں قیام گزشتہ زندگی کے تمام گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 395 مصائب و آلام بھی گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں بشرطیکہ صبر کیا جائے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَ لاَ نَصَبٍ وَ لاَ سَقَمٍ وَلاَ حَزَنٍ حَتَّی الْهَمِّ یُهِمُّهٗ إِلَّا كُفِّرَ بِهٖ مِنْ سَیِّاٰتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''مومن کو جو بھی تکلیف یا بیماری یا رنج پہنچتا ہے حتی کہ وہ فکر جو اسے لاحق ہوتی ہے (اس سے بھی) اس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 620

[2] صحیح بخاری ، کتاب الصوم ، باب فضل لیلة القدر

[3] کتاب البر والصلة ، باب ثواب المومن فیما یصیب من مرض

شُرُوطُ مَغْفِرَةِ الصَّغَائِرِ

صغیرہ گناہوں کی مغفرت کی شرائط

مسئلہ 396 صغیرہ گناہوں کی مغفرت کیلئے کبیرہ گناہوں سے بچنا شرط ہے۔

﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّأَتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلاً كَرِيمًا۝﴾(31:4)

اگر تم ان کبائر سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہاری برائیوں کو مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے (سورہ النساء: آیت 31)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر نماز گذشتہ نماز تک کے جمعہ یعنی ہفتہ بھر کے اور رمضان سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 397 صغیرہ گناہوں کی مغفرت کیلئے صغیرہ گناہوں پر اصرار یا مداومت سے بچنا بھی شرط ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يَصِرُّوْنَ عَلَى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی ''ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لئے جو جانتے بوجھتے اپنے گناہوں پر اصرار کرتے ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب الطهارة باب فضل الوضوء والصلاة عقبه

[2] الجزء الحادى عشر ، رقم الحديث 6541، تحقيق شعيب الارناؤط

عَقُوبَةُ الذُّنُوبِ فِي الدُّنيَا

دنیا میں گناہوں کی سزا

مَسئلہ 398 انسان پر جو بھی مصیبت دکھ رنج پریشانی اور بیماری آتی ہے وہ اس کے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔

﴿ وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ○ ﴾(30:42)

''اور تمہیں جو بھی مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے حالانکہ بہت سے گناہوں سے تو اللہ ویسے ہی درگزر فرما دیتے ہیں۔'' (سورہ شوریٰ، آیت 30)

مَسئلہ 399 گناہوں کی وجہ سے انسان کی زندگی دکھوں اور پریشانیوں میں گزرتی ہے۔

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ﴾(124:20)

''اور جو شخص میری یاد سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تکلیف دہ گزران ہوگی۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت 124)

عَنْ أَبِي مُوسىٰ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُصِيبُ عَبْداً نَكْبَةٌ فَمَا فَوقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُوا اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِي[1] (حسن)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آدمی کو جو بھی چھوٹی یا بڑی تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے گناہوں کے سبب پہنچتی ہے اور جو گناہ اللہ معاف فرما دیتے ہیں وہ ان سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 400 دنیا میں ہر جگہ لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے ہی فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

---

[1] أبواب التفسير باب تفسير سورة الشورىٰ. صحيح جامع الصغير للالباني رقم الحديث 7609

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ○﴾(41:30)

''خشکی اور سمندر میں لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی بد اعمالیوں کی سزا دے شاید کہ وہ (اللہ کی طرف) پلٹ آئیں۔'' (سورہ الروم: آیت 41)

مسئلہ 401 گناہوں کی وجہ سے آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نظر کرم سے محروم ہو جاتا ہے۔

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ○﴾ (19:59)

'اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے (سزا کے طور پر) انہیں ان کی ذات سے غافل کر دیا ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔'' (سورہ الحشر: آیت 19)

وضاحت: ''ذات سے غافل کرنے'' سے مراد یہ ہے کہ انہیں اس شعور سے محروم کر دے کہ وہ انسان ہیں یا حیوان ہیں، انسان ہوتے ہوئے بھی وہ حیوانوں جیسی زندگی بسر کریں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔ أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ یعنی یہ لوگ چوپائے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ اس کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس شعور سے محروم کر دے کہ ان کا مقصد حیات کیا ہے؟ آخرت سے غافل ہو کر اسی دنیا کو اپنا مقصد حیات سمجھ لیں۔ دونوں صورتوں میں آخرت کی تباہی اور بربادی ہی نتیجہ ہے۔

مسئلہ 402 گناہوں کی وجہ سے انسان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنٰهُ آيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ○﴾ (175:7)

''ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جسے ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان (پر عمل کرنے) سے بھاگ نکلا پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا بالآخر وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا۔'' (سورہ الأعراف: آیت 175)

عَنْ أَبِي أَوْفَى ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَبَرَّءَ مِنْهُ وَأَلْزَمَهُ الشَّيْطَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ [1] (حسن)

[1] صحيح الجامع الصغير للألباني رقم الحديث 1823

حضرت ابو اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک جب تک قاضی ظلم نہ کرے اللہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی اللہ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے) لیکن جب قاضی ظلم کرے تو اللہ اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور شیطان اس کے ساتھ لگ جاتا ہے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 403 جب کسی قوم میں گناہ کثرت سے ہونے لگیں تو اس قوم پر عذاب نازل ہوتا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا ظَهَرَ السُّوْءُ فِي الْاَرْضِ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَأْسَهٗ بِاَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ يُصِيْبُهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهٖ)). رَوَاهُ الطِّبْرَانِيُّ[1] (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب زمین میں گناہ (نیکیوں پر) غالب ہونے لگیں تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا عذاب نازل فرماتے ہیں خواہ ان میں نیک لوگ بھی موجود ہوں ان پر بھی وہ عذاب آتا ہے جو دوسروں پر آتا ہے پھر (موت کے بعد) اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو اپنی رحمت اور مغفرت سے نواز دیں گے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 404 جو قوم عہد شکنی کرے اللہ ان پر خانہ جنگی کا عذاب مسلط فرما دیتے ہیں۔

مَسئلہ 405 جس قوم میں بے حیائی عام ہو جائے اس پر اللہ تعالیٰ موت مسلط فرما دیتے ہیں۔

مَسئلہ 406 جو قوم زکاۃ ادا نہ کرے، اللہ تعالیٰ اسے قحط سالی سے دو چار کر دیتے ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ اِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ، وَمَا ظَهَرَتْ فَاحِشَةٌ فِي قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ وَلَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ اِلَّا حَبَسَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ[2] (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم عہد شکنی کرتی ہے ان میں باہمی قتال

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى الجزء الثالث رقم الحديث 1372

[2] 126/2 سلسلة الأحاديث الصحيحة الجزء الأول رقم الحديث 107

(خانہ جنگی) شروع ہو جاتا ہے اور جب کسی قوم میں بے حیائی عام ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر موت مسلط فرما دیتے ہیں اور جب کوئی قوم زکاۃ ادا کرنا بند کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بارش روک لیتے ہیں۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 407 جس قوم میں خیانت عام ہو جائے اللہ تعالیٰ اس پر دشمن کا خوف مسلط کر دیتے ہیں۔

مسئلہ 408 جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں اموات بڑھ جاتی ہیں۔

مسئلہ 409 جو قوم ماپ تول میں کمی کرے اللہ تعالیٰ اس پر فقر و فاقہ مسلط فرما دیتے ہیں۔

مسئلہ 410 جو قوم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین ترک کر کے غیر شرعی قوانین کے مطابق فیصلے کرے اللہ تعالیٰ اس پر خانہ جنگی کا عذاب مسلط فرما دیتے ہیں۔

مسئلہ 411 جس قوم میں عہد شکنی عام ہو جائے اللہ تعالیٰ اس قوم پر دشمن مسلط کر دیتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أُلْقِيَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ وَلاَ فَشَى الزِّنَا فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوتَ وَلاَ نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلاَ حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيرِ الْحَقِّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلاَ خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمِ الْعَدُوُّ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس قوم میں خیانت عام ہو جائے ان کے دلوں میں (دشمن کا) رعب ڈال دیا جاتا ہے جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرے اس کا رزق بند کر دیا جاتا ہے اور جو قوم حق کے بغیر فیصلے کرے ان میں خون

---

[1] كتاب الجهاد، باب ما جاء في الغلول

ریزی عام ہو جاتی ہے اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 412 جس قوم میں بے حیائی عام ہو اس قوم کو اللہ تعالیٰ طاعون اور اس جیسی دوسری مہلک بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

مسئلہ 413 جو قوم ماپ تول میں کمی کرنے لگے اس پر اللہ تعالیٰ قحط سالی، فقر و فاقہ، آفاتِ ارضی و سماوی نیز ظالم حکمران مسلط فرما دیتے ہیں۔

مسئلہ 414 جب لوگ زکاۃ ادا کرنی ترک کر دیں تو اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمانی ترک کر دیتے ہیں۔

مسئلہ 415 جب لوگوں کی اکثریت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمان بن جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر بیرونی دشمن مسلط فرما دیتے ہیں۔

مسئلہ 416 جب عدالتیں کتاب و سنت کے مطابق فیصلے کرنے ترک کر دیتی ہیں اور قاضی رشوتیں لے کر من مانے فیصلے کرنے لگتے ہیں تب اللہ سبحانہ وتعالیٰ خانہ جنگی کا عذاب مسلط فرما دیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ خَمْسٌ اِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكَاةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَيَتَخَيَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ

بَيْنَهُمْ))۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا ”اے گروہ مہاجرین! (ڈرو اس وقت سے) جب تم پانچ باتوں میں مبتلا کر دیئے جاؤ گے اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ تم ان میں مبتلا کر دیئے جاؤ ① جب کسی قوم میں بے حیائی پھیلتی ہے حتی کہ لوگ علانیہ بے حیائی پر اتر آئیں تو ان لوگوں میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلنے لگتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں ② جب لوگ ماپ تول میں کمی کرنے لگیں تو ان پر قحط سالی، شدید مصائب و آلام اور ظالم بادشاہ مسلط کر دیئے جاتے ہیں ③ جب لوگ زکاۃ دینا چھوڑ دیں تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے اگر زمین پر چوپائے نہ ہوتے تو ایسے لوگوں پر آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا ④ جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر باہر کے دشمنوں کو مسلط فرما دیتے ہیں جو ان سے سب کچھ چھین کر لے جاتے ہیں جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے ⑤ جب ان کے حکمران کتاب اللہ کو چھوڑ کر فیصلے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیم میں سے (جو چاہتے ہیں) قبول کرتے ہیں (اور جو چاہتے ہیں رد کر دیتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ ان کو آپس میں لڑا دیتے ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 417 زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے رسیا لوگوں کو اللہ تعالیٰ پتھروں کی بارش برسا کر ہلاک کر دیں گے یا ان لوگوں کی شکلیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَداً فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ))۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو جائز سمجھ لیں گے۔ (کسی قافلے

---

❶ کتاب الفتن باب العقوبات (3246/2)
❷ کتاب اشد به، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر

کے) چند لوگ ان کے قریب ایک پہاڑ پر آ کر قیام کریں گے شام کو اس قافلے کا چرواہا ان لوگوں کے پاس کسی حاجت کے لئے آئے گا وہ لوگ کہیں گے ''اچھا کل آنا'' اللہ تعالیٰ رات کو پہاڑ ان کے اوپر گرا کر کچھ لوگوں کو ہلاک کر دے گا اور کچھ لوگوں کی شکلیں مسخ فرما دے گا اور انہیں قیامت تک کے لئے بندر اور سور بنا دے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 418 آلات موسیقی اور گانے والیوں کی کثرت پر زلزلوں کا عذاب آتا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ مَسْخٌ)) قِيْلَ وَ مَتٰى ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَ الْقَيْنَاتُ وَ اسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (صحيح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آخری زمانے میں خسف، قذف اور مسخ ہوگا۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی نیز شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 419 شراب پینے، سود کھانے اور حلال حرام میں تمیز نہ کرنے کے جرم میں مسخ (شکلیں بدلنے) کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَبِيْتَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى اَشَرٍ وَ بَطَرٍ وَ لَعِبٍ وَ لَهْوٍ فَيُصْبِحُوْا قِرَدَةً وَ خَنَازِيْرًا بِاسْتَحْلاَ لِهِمُ الْمَحَارِمَ وَ الْقَيْنَاتِ وَ شُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَ اَكْلِهِمُ الرِّبَا وَ لَبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میری امت کے کچھ لوگ فخر و غرور اور کھیل تماشے میں رات بسر کریں گے لیکن صبح کے وقت بندر اور سور بنے ہوں گے حرام کو حلال ٹھہرانے، گانے والیوں کے عام ہونے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

[1] مجمع الزوائد (20/8)، کتاب الفتن، الجزء الثامن، رقم الحدیث 12589

[2] اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی (200/1)

مسئلہ 420 زکاۃ ادا نہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ قحط سالی اور فقر و فاقہ کا عذاب مسلط فرما دیتے ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ اِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (حسن)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 421 جھوٹ بولنے سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخَيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَّقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذِبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو اس وقت تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں (اپنے اپنے معاملے میں) سچ بولیں گے اور جو کچھ عیب ہو (مال تجارت میں) بیان کر دیں گے تو اس سودے میں انہیں برکت دی جائیگی اور اگر (عیب) چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو سودے سے برکت ختم کر دی جائے گی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 422 باہمی لڑائی جھگڑے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ ((خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَّكُونَ خَيْراً لَّكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ.)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] صحیح الترغیب والترهیب الجزء الاول رقم الحدیث 761

[2] کتاب البیوع باب ما یمحق الکذب والکتمان فی البیع

[3] کتاب الزهد باب ذکر الذنوب (3422/2)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے تا کہ ہمیں لیلۃ القدر سے آگاہ فرمائیں اسی دوران دو مسلمان آپس میں جھگڑ پڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں گھر سے نکلا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں آگاہ کروں (کہ کون سی رات ہے) لیکن فلاں اور فلاں کے جھگڑے کی وجہ سے مجھے وہ رات بھلا دی گئی ممکن ہے اسی میں تمہاری بھلائی ہو پھر بھی نویں (یعنی 29 ویں) ساتویں (یعنی 27 ویں) اور پانچویں (یعنی 25 ویں) رات میں اسے تلاش کرو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 423 گناہوں کی وجہ سے انسان آئے ہوئے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ❶ (حسن)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''انسان آئے ہوئے رزق سے اپنے گناہوں کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 424 گناہوں کی وجہ سے انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ فَاِنْ زَادَ زَادَتْ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ❷ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے اگر توبہ کی ، باز آ گیا اور معافی مانگ لی تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے لیکن اگر مزید گناہ کرتا رہا تو وہ سیاہ داغ بھی زیادہ کر دیا جاتا ہے اور یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞ ﴾ ترجمہ: ''(یہ قرآن مجید) ہرگز (افسانہ) نہیں بلکہ (اس سے انکار کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے برے اعمال کا زنگ ان کے دلوں پر چڑھ گیا ہے۔'' (سورہ المطففین ، آیت 11) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الفتن باب العقوبات (3248/2)

❷ کتاب الایمان باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی

مسئلہ 425 گناہوں کی وجہ سے انسان کے ایمان میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَزْنِیْ الزَّانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”زانی جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں رہتا، چور جس وقت چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں رہتا، شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ البتہ گناہ کے بعد اس کی توبہ قبول ہوگی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 426 گناہوں کی وجہ سے انسان ہدایت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا نَزَعَ فَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوا قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ ”كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ.)) رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ[2] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک بندہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے اگر وہ گناہ سے باز آ جائے معافی مانگ لے اور توبہ کر لے تو اس کا دل (سیاہی سے) صاف ہو جاتا لیکن اگر گناہ پر گناہ کرتا چلا جائے تو سیاہی میں اضافہ ہو جاتا ہے حتی کہ سارے دل پر سیاہی چھا جاتی ہے اور یہ وہی ران (زنگ) ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ذکر فرمایا ہے۔ کلا بل ران... (ترجمہ: بے شک بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔ سورۃ المطففین آیت نمبر 14)۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 427 ماضی میں ہلاک ہونے والی تمام اقوام محض اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔

﴿ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ

---

[1] كتاب الايمان ، باب بيان نقصان الايمان بالمعاصي و نفيه من المتلبس ......

[2] أبواب تفسير القرآن ، باب تفسير سورة ويلٌ للمطففين (2654/3)

وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ﴾(40:29)

''پھر ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہوں کی پاداش میں پکڑا ان میں سے کسی پر ہم نے پتھر برسائے (قوم لوط پر) اوران میں سے کسی کو زبردست چیخ نے آلیا (قوم ثمود کو) اوران میں سے کسی کو زمین میں دھنسا دیا (قارون کو) اوران میں سے کسی کو ہم نے غرق کردیا (قوم نوح کو) اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔'' (سورہ العنکبوت، آیت 40)

مسئلہ 428 قوم ثمود پر ان کے گناہوں کی وجہ سے ایسا عذاب آیا کہ ان کا نام ونشان تک مٹ گیا۔

﴿ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ۝ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝﴾(91:11-15)

''قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی بناء پر (حضرت ہود علیہ السلام کو) جھٹلایا۔ جب اس قوم کا سب سے بڑا شقی اٹھا تو اللہ کے رسول نے اسے کہا (دیکھو!) یہ اللہ کی اونٹنی ہے اوراس کے پانی پینے کی باری مقرر ہے (لہٰذا اسے مت روکنا) لیکن قوم کے لوگوں نے رسول کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں پھر ان کے رب نے ان کے گناہوں کی پاداش میں ان پر عذاب کا ایسا کوڑا برسایا کہ انہیں پیوند خاک کردیا اور اللہ تعالیٰ کو ایسی سزا دینے کے انجام سے کسی کا خوف نہیں ہے۔'' (سورہ الشمس، آیت 11 تا 15)

مسئلہ 429 قوم لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہم جنس پرستی کے جرم میں پتھروں کی بارش سے ہلاک فرمادیا۔

﴿ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ﴾(7:84)

''اور ہم نے قوم لوط پر پتھروں کی بارش برسائی پھر دیکھو مجرموں کا انجام کیسا ہوا؟'' (سورہ الاعراف، آیت 84)

مَسئلہ 430 گناہوں کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے قوم سبا سے اپنی ساری نعمتیں چھین لیں۔

﴿ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ○ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ○ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ○ ﴾(34:15-17)

”قوم سبا کے لئے ان کے اپنے مسکن میں ایک نشانی تھی دائیں اور بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان سے کہا) اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو صاف ستھرا شہر ہے اور بخشنے والا (مہربان) رب! قوم سبا نے (اپنے رب کے حکم سے) منہ موڑا تو ہم نے ان پر سخت امڈتا ہوا سیلاب بھیجا اور ان کے دونوں (سرسبز) باغوں کی جگہ دو اور باغ انہیں دیئے جن میں کڑوے کسیلے پھل، جھاؤ کے درخت اور چند ایک بیریاں تھیں ہم نے انہیں یہ بدلہ ان کے کفر کی وجہ سے دیا تھا ایسا بدلہ ہم صرف ناشکروں کو ہی دیتے ہیں۔“ (سورہ سبا، آیت 15 تا 17)

مَسئلہ 431 بنی اسرائیل پر طوفان، ٹڈیوں، جوؤں، مینڈکوں اور خون کا عذاب ان کی سرکشی اور گناہوں کی وجہ سے آیا۔

﴿ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ○ ﴾(7:133)

”ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیوں، جوؤں، مینڈکوں اور خون کا عذاب الگ الگ (مختلف اوقات میں) نشانی کے طور پر بھیجا پھر بھی انہوں نے تکبر کیا وہ بڑے ہی گنہگار لوگ تھے۔“ (سورہ الاعراف، آیت 133)

عَقُوبَةُ الذُّنُوبِ فِی الْاٰخِرَةِ

آخرت میں گناہوں کی سزا

مَسئلہ 432 نماز عشاء ترک کرنے والے کا سر پتھروں سے کچلا جائے گا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ حَدِیْثِ الرُّؤْیَا قَالَ : قَالاَ لِیْ ((اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَیَرْفُضُهُ وَ یَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَکْتُوْبَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ خواب میں میرے پوچھنے پر جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ ﷺ کو دکھائے گئے ہیں ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ ﷺ کا گزر ہوا اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے دنیا میں قرآن (سیکھ کر) بھلا دیا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایک نماز ترک کرنے کی یہ سزا ہے تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پانچوں نمازیں ترک کرنے والے کی سزا کیسی ہوگی؟

مَسئلہ 433 زکاۃ ادا نہ کرنے والے کی گردن میں زہریلا سانپ ڈالا جائے گا جو اسے مسلسل ڈستا رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ((مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ یُؤَدِّ زَکَاتَهُ ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ،لَهُ زَبِیْبَتَانِ،یُطَوَّقُهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ بِشِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ،اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلاَ ﴿ وَلاَیَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَشَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ﴾ اَلْآیَةِ)) رَوَاهُ

[1] کتاب التعبیر ، تعبیر الرؤیا بعد صلاة الصبح

اَلْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، اور اس نے اس سے زکاۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے، اس کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا "میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لیے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق ہونے والی ہے۔" (سورۃ آل عمران، آیت 180) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 434 روزے ترک کرنے والوں کو الٹا لٹکا کر ان کے منہ چیرے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِیْ رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعِیْ فَاَتَیَا بِیْ جَبَلاً وَعْرًا فَقَالَا اَصْعَدْ فَقُلْتُ : اِنِّیْ لَا اُطِیْقُهٗ ، فَقَالَا اَنَا سَنُسَهِّلُهٗ لَکَ فَصَعَدْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِیْ سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِاَصْوَاتٍ شَدِیْدَةٍ ، قُلْتُ : مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا هٰذَا عَوَآءُ اَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِهِمْ مُشَقَّقَةٌ اَشْدَاقُهُمْ تَسِیْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : اَلَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ......اَلْحَدِیْثُ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ وَ ابْنُ حَبَّانَ ❷

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا "اس پہاڑ پر چڑھیں۔" میں نے کہا "میں نہیں چڑھ سکتا۔" انہوں نے کہا "ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سہولت پیدا کر دیں گے۔" پس میں چڑھ گیا حتی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا "یہ آوازیں کیسی ہیں؟" انہوں نے بتایا "یہ

❶ کتاب الزکاۃ ، باب اثم مانع الزکاۃ

❷ صحیح الترغیب والترھیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 995

جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔'' پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ چیرے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا'' یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا'' یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔'' اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 435 جھوٹی خبریں گھڑنے والے یا جھوٹ بولنے والے کے جبڑے، نتھنے اور آنکھیں گدی تک چیری جائیں گی۔

مسئلہ 436 زانی مردوں عورتوں کو ننگے بدن ایک تنور میں جلایا جائے گا

مسئلہ 437 سود خور کو خون کے سمندر میں غوطے دیئے جائیں گے اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جائیں گے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ الرُّؤْيَا قَالَ : قَالَا لِيْ ((وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشِرُ شِدْقُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَ مَنْخِرُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُسَبِّحُ فِي النَّهْرِوَ يُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهُ اٰكِلُ الرِّبَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(خواب میں میرے پوچھنے پر) جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ کو دکھائے گئے ہیں ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ ﷺ کا گزر ہوا اور جس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھیں گدی تک (لوہے کے آلے سے) چیری جارہی تھیں وہ شخص تھا جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا تھا جھوٹی خبریں گھڑتا تھا جو (آناً فاناً) ساری دنیا میں پھیل جاتیں اور (دوسرے) ننگے مرد اور عورتیں جو آپ ﷺ نے تنور میں (جلتے) دیکھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں اور (تیسرا) وہ شخص جو (خون کی) ندی میں

---

[1] کتاب التعبیر ، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح

غوطے کھا رہا تھا اور جس کے منہ میں (بار بار) پتھر ڈالے جا رہے تھے یہ وہ شخص تھا جو (دنیا میں) سود کھاتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 438 علم دین چھپانے والے کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص سے دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے چھپایا، قیامت کے روز اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 439 دوغلا پن اختیار کرنے والے کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ڈالی جائیں گی۔

عَنْ عَمَّارٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِی الدُّنْیَا كَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِسَانَانِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❷

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دنیا میں دورخا پن اختیار کیا اس کے لئے قیامت کے روز آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 440 میت پر نوحہ کرنے والے مرد یا عورت کو گندھک کا پائجامہ اور کھجلی کا کرتہ پہنایا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَ الطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ وَ قَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

---

❶ ابواب العلم ، باب ماجاء فی کتمان العلم (2135/2)

❷ کتاب الادب ، باب فی ذی الوجهین (4078/3)

❸ کتاب الجنائز باب التشدید فی النیاحة

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں زمانہ جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگ نہیں چھوڑیں گے ① اپنے حسب پر فخر کرنا ② دوسروں کے حسب پر طعنہ زنی کرنا ③ تاروں سے بارش طلب کرنا اور ④ (مرنے والوں پر) بین کرنا''، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے قبل توبہ نہیں کرے گی تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر کے گندھک کا پائجامہ اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 441 خودکشی کرنے والے کو جہنم میں خودکشی کرنے والے طریقے سے مسلسل سزا دی جاتی رہے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَلَّذِیْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَ الَّذِیْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِی النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مرے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص تیر (خنجر، پستول یا بندوق وغیرہ) سے اپنے آپ کو مارے وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو تیر مارتا رہے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 442 شراب پینے والے کو اہل جہنم کے جسموں سے خارج ہونے والی پیپ پلائی جائے گی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 135 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 443 غیبت کرنے والے تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے کا گوشت نوچیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 77 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 444 ظلم کرنے والے اندھیروں میں ٹھوکریں کھائیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 193 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[1] کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس

مسئلہ 445 ایک سے زائد بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنے والے کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 306 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 446 دوسروں کے معاملات کی ٹوہ لگانے والوں یا دوسروں کی باتیں چھپ چھپ کر سننے والوں کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 122 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 447 تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کے اجسام دے کر ذلیل کیا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 186 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 448 دوسروں کے ساتھ مذاق کرنے والوں کے ساتھ آخرت میں مذاق کیا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 96 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 449 دوسروں کو نیکی کا حکم دینے والوں اور خود اس پر عمل نہ کرنے والوں کی جہنم میں انتڑیاں پیٹ سے باہر نکلی ہوں گی۔

عَنْ اُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يُجَاءَ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابَهُ فِى النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلاَنُ مَا شَأْنُكَ ؟ لَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لاَ اٰتِيْهِ ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اٰتِيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”قیامت کے روز ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں (پیٹ سے باہر) آگ میں

[1] کتاب بدء الخلق ، باب صفة النار

ہوں گی وہ اپنی انتڑیوں کو لئے اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا (کولہو کی) چکی کے گرد گھومتا ہے اہل جہنم اس کے اردگرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے ''اے فلاں! تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ کیا تم ہمیں نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی نصیحت نہیں کیا کرتے تھے؟'' وہ شخص جواب میں کہے گا ''میں تمہیں نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 450 ریا کرنے والوں کو ان کے نیک اعمال کی جزا دکھائی جائے گی، لیکن دی نہیں جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ رَاْیاً رَایَا اللّٰہُ بِہٖ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے لوگوں کو سنانے کے لیے نیکی کی اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو (اس کا عذاب اور ذلت) سنائے گا اور جو شخص دکھاوے کے لیے نیکی کرے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) اسے نیک اعمال کا اجر وثواب دکھائے گا (لیکن عطا نہیں فرمائے گا)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 451 شوہر کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی سے زنا کرنے والے پر ایک زہریلا سانپ مسلط کیا جائے گا جو اسے مسلسل ڈستا رہے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 145 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 452 کبیرہ گناہوں کے مرتکب کی تمام نیکیاں دوسرے لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں گی اور وہ خود جہنم کا مستحق ٹھہرے گا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((أَ تَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ ؟)) قَالُوْا : اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لاَ دِرْھَمَ لَہٗ وَ لاَ مَتَاعَ ، فَقَالَ ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

[1] کتاب السنۃ باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ 202/1

بِصَلاَةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكَاةٍ وَ يَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَ قَذَفَ هٰذَا وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فُنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہم میں سے مفلس تو وہی ہے جس کے پاس درہم نہ ہوں اور سامان زیست نہ ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکاۃ (جیسے نیک) اعمال لے کر آئے گا لیکن اس کے ساتھ کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو قتل کیا ہوگا کسی کو مارا ہوگا چنانچہ حق داروں کے درمیان اس کی نیکیاں تقسیم کردی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں واجبات ادا ہونے سے پہلے ختم ہوگئیں تو حقداروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 453 حشر میں لوگ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((تُدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ مِنْهُمْ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)) قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''قیامت کے روز سورج مخلوق سے میل بھر کے فاصلے پر آجائے گا اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کوئی ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک ڈوبا ہوگا کسی کو پسینہ کی لگام آئی ہوگی'' یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الجنة و صفته ، باب صفة يوم القيامة

❷ كتاب الجنة و صفته ، باب صفة يوم القيامة

سَارِعُوْا وَ بَادِرُوْا

دوڑو اور جلدی کرو

مَسئلہ 454 توبہ و استغفار کرنے میں بہت جلدی کرنی چاہئے۔

﴿ وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴾ (133:3)

''لوگو، دوڑو اپنے رب کی مغفرت حاصل کرنے کے لئے اور جنت حاصل کرنے کے لئے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے جو متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔'' (سورۃ آل عمران آیت 133)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا اَوْ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا، یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نیک اعمال بجالانے میں جلدی کرو ان فتنوں سے پہلے پہلے جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے۔ صبح کے وقت آدمی مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوجائے گا یا شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجائے گا۔ آدمی دنیا کے مال اور منصب کے بدلے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الایمان، باب الحث علی المبادرۃ بالاعمال قبل تظاھر الفتن

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے